یہ کتاب مذہب حقہ اثناعشر (یعنے شیعہ) کی ہر کوئی سنت الجماعت اسکو نہ دیکھیں او نہ خریدیں

وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ

سنیون کے جھوٹے اعتراضات

اور اون کے اعتقادات کی تردید

مسمے بہ

تفضیح الکاذبین

مولفہ سید امیر کاظم رئیس نگینہ

حسب فرمائش سید ضمیر حسین ساکن نگینہ کے سطبع

رضا فیض نگینہ ضلع بجنور مین چھپوا کر شائع کیا

بار اول ۵۰۰ نمبر رجسٹر ۳۵۰ قیمت مجلد ۱۲؍

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ **امابعد** بندہ عاصی **امیر کاظم** اپنے دینی بھائیون کی خدمت مین عرض کرتا ہے - کہ میرے ظاہری برتاؤ سے عام طور پر یہہ نہین سمجھا جاتا کہ مین پیرو مذہب حقہ اثنا عشریہ کا ہون لہذا مجھسے اکثر اہل تسنن سے گفتگو ہوتی ہے اور جب مین نے بذریعہ احادیث تردید شروع کی تو اونکو ضعیف بتا دیتے ہین اور جب پوچھا کہ اس حدیث کا راوی سچا ہے یا جھوٹا - تو راوی سچا مگر روایت غلط - اور جب آیات الٰہی کو پیش کرکے مجبور کیا تو بجز اسکے اور کچھہ جواب نہین ملتا کہ ہم کچھہ نہین کہہ سکتے یا یہ کہ خود ہی تو جا و بیجا سوال کرتے ہین اور جب جواب ترکی بہ ترکی پاتے ہین تو لڑنے مرنے کو موجود ہو جاتے ہین غرض مین نے جہانتک غور کیا تو اہلسنت اپنی بھائیونکو تو عموماً اور شیعونکو جو جاہل ہین خصوصاً - دھوکہ دیکر ایسی بے بنیاد اور جھوٹی باتین کہ جنکا شیعونکے یہان کچھہ وجود ہی نہین مشہور کرتے ہین کہ جنسے خواہ مخواہ جہلا کو نفرت پیدا ہو لہذا مین نے

اپنا فرض سمجھا کہ اول کتابون کو دیکھون - اوسکے بعد اپنے شیعہ بھائیونکو اونکے مفسدہ اور
افترا سے آگاہ کرون مین نے جہانتک کتب کو دیکھا تو جو افترا وہ شیعون پر کرتے ہین - وہ
قریب قریب سنیون ہی کے اعتقادات ہین اور اونہین کی کتب معتبرہ صحاح ستہ مین موجود ہین
جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اونکے علماے سب مضامین کو پڑھا تو یقین کر لیا کہ جب دنیا واقف
ہوگی اور کتب کو پڑھیگی پس ایسے واہیات مضامین کو دیکھکر یقینی بات ہے کہ سنت کی پول کھل جائیگی
لہذا چالاکی کرکے ایسی بات مشہور کردو کہ اپنے الزامات دوسرون پر لگاؤ - چونکہ اس مذہب مین ایسے لعد
جاہل بھرے ہوے ہین پورے طور پر یقین کرلینگے کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے ٹھیک ہے
کتابین جہوٹی مگر مولوی صاحب نے کہا ہوگا لہذا ہمکو کتب کے دیکھنے کی ضرورت نہین - اور یہ حکم بھی
دیدیا کہ جو کچھ ہم کہین وہ سب درست ہے اوسکو مانو تمکو ضرورت تحقیق کی نہین ہے - ہرگز
عقل کو مت دخل دو (حالانکہ کوئی حکم شرع ایسا نہین جو عقل اور حکمت سے خالی ہو پس جہانتک
اوسمین غور کیا جائیگا تو بھلائی اور بہتری ہی نظر آئیگی البتہ جب جھوٹی باتون مین غور کیا جاتا ہے
تو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہانپر گھڑت لگگئی ہے اسلئے ایسا واہیات حکم دیا ہے کہ تم ہرگز مت
سونچو جو کچھ ہم کہین اوسی پر عمل کرو)

دوسرا منتر پیری مریدی کا نکالا کہ جتنے چاہو گناہ کرو توبہ کرلو سب معاف ہوجائینگے اور تمہارا
پیر تمہارے لئے ذمہ دار ہے - اودھر جہلا کی کثرت بس پھر کیا تھا عالم سنت پر وبا نازل ہوگئی
درحقیقت کتب کے معائنہ سے یہ معلوم ہوا کہ سنت کے پیرو اور امامیہ اثنا عشریہ مین اتنا
بڑا فرق ہے کہ جس خدا کے سنی قائل ہین وہ ہمارا خدا نہین ہے - جس رسول کے وہ امت ہین
ہمارا رسول ویسا نہین ہے خلفا کے وہ پیرو ہین ہم اونکو خلیفہ نہین سمجھتے کیونکہ کتب کے
معائنہ سے معلوم ہوا کہ شیعون کے قرارداده خلفا نائب رسول نہین ہوسکتے اور جیسی
ذلت کلام اللہ کی اونکے یہان ہے خدا نکرے کہ ہمارا کوئی بھائی کبھی ویسا خیال
بھی کرے - اہلسنت کی عام عادت یہہ ہے کہ جو بات اونکی مرضی کے موافق ہو خواہ وہ

کسی دہنے جلا ہے ہی کا قول ہے جھٹ پٹ منظور اور اگر اونکے مطلب کے خلاف اونکی ہی کتب سے حدیث رسول بھی پیش کرو تو وہ ضعیف و نامنظور گویا اوسکا راوی جھوٹا ہے - اور اگر مخالف مزاج آیت کو پیش کرو تو گو اوسکے انکار کی بھی جرات تو کرنا چاہتے ہین مگر ڈر کے مارے کہ ابہی کسی مولوی صاحب نے اسکے انکار کا حکم نہین دیا مجبور ہوکر یہہ کہدیتے ہین کہ اب ہم کچھ نہین کہہ سکتے - چنانچہ ایسے ہی لوگون کے حق مین خداوند عالم فرماتا ہے کہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض الکتاب یعنی کسی بات کو مانتے ہو اور کسی کو نہین مانتے - اب مین اون بے بنیاد باتون کی اصلیت دکہلاتا ہون کہ جو بیجا الزامات بیچارے شیعون پر لگاتے ہین اونکا جواب نمبروار قول سنیان او جواب شیعہ کے ذریعہ سے اور اونکی تردید کے بعد اہلسنت کے عقائد کی تردید کرکے کچھہ مسائل فقہہ حنفیہ کے بطور نمونہ کے بحوالہ کتب و صفحہ لکہونگا - لہذا مین اپنے شیعہ بہائیون سے درخواست کرتا ہون کہ جو صاحب میرے رسالہ کو پڑہین وہ اپنا یہہ فرض سمجہین کہ اپنے ناخواندہ بہائیون اور متعلقین کو ضرور سنا دین تاکہ وہ لوگ اہلسنت کے مکر سے واقف ہوکر اونکے افتراپردازیکا جواب نہایت لطف سے دندان شکن دین اور آپ کو ثواب ہو -

نمبر ۱ - قول سنیان تبرّا ہی کی بدولت سے یہہ جہگڑا چلا آتا ہے اب کیا ہوتا ہے -

جواب شیعہ - یہہ بہی ایک اہلہ فریبی ہے فرمائیے تو اس جہگڑے کا موجد کون ہوا ہم - یا آپ کے آبا و اجداد - آپ کو کچھہ تبرہ سوال کی خبر بہی ہے کہ کیون یہہ جہگڑا کہڑا ہوا - قاعدہ ہے کہ ہر جہگڑے کے لئے دو برابر فریق کی ضرورت ہوتی ہے - جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد ہی لوگون نے خلیفۂ رسول بنکر اہلبیت نبوی کو ایسا کمزور کرنا شروع کر دیا تاکہ اصل و نیا انکو مفلس دیکھکر اونکے ساتہہ سے علیحدہ ہو جائین اور اس اپنی حکمت عملی مین خلفا کو پوری

کامیابی ہوئی (دیکھو لکچر فطرۃ اللہ اور رویائے صادقہ مصنفہ مولوی نذیر احمد دہلوی سنی المذہب پھر
بعد شہادت جناب امام حسینؑ آپ کے خلفا بنی امیہ اور بنی عباس نے چھہ سو سال تک اس
بے دردی سے سادات کشی کی کہ جو کوئی یہہ کہدیتا تھا کہ ہم پیروان اہلبیت رسول ہیں تو اوسکو قتل اور
مال ضبط - چنانچہ سعید ابن جبیر اس جرم پر قتل ہوا کہ اونے یہہ کہدیا تہا کہ حسنینؑ پیغمبر خدا کے نواسے
تہے - ہندو بیچارہ تو تاریخ کے صفحے دیکھہ دیکھکر روہی رہے ہیں مگر میں بتاتا ہوں کہ سادات جو
آل پیغمبر کہلاتے ہیں اونکے خون سے گارا بنا بنا کر مکان چنے گئے سیدوں کو دیواروں میں
زندہ چنا گیا آخر سادات نے ان مظالم سے تنگ آکر بہت عرصہ تک تقیہ میں بسر کی جسکو میں
بموجب حکم خدا اور سنت رسول کے تقیہ کے بحث میں پورے طور پر ثابت کرونگا یہی وجہ ہے
کہ سادات کی اولاد گمراہ ہو کر اب تک سنی ہے - تو اب فرمائے کہ ایسی جبر و ظلم کے زمانہ میں
جب ایک فریق اسقدر پست ہوگیا ہو تو سلطنت کے خلاف کوئی کب دم مار سکتا تہا خداوند کریم
شاہ اسمٰعیل صفوی کا مرتبہ اعلے علیین میں بڑہاوے کہ اونے ایک دم ہی مذہب شیعہ کا
جہنڈا بلند کیا جس سے لکہوکہا بندگان خدا اوسکے علم کے نیچے آگئے - مگر یہہ حالت صرف ایران
ہی میں رہی - باقی اور ممالک میں سلطنت یزیدی ظلم ڈہا رہی تہی یہانتک کہ غدر سے پہلے
تک شیعہ ایسے خوفناک حال میں تہے کہ جیسا کوئی سانپ کا کاٹا ہوا رسی ہی سے ڈرا کرتا ہے
آخر یہہ ظلم دیکہتے دیکہتے خدائے عادل و دادرس کی یہہ مرضی ہوئی کہ اُس سلطنت کو
تلپٹ کردیا اور اب وہ مبارک زمانہ **گورنمنٹ انگریزی** کا ہو کہ جسکی برکت سے ہر
مذہب و ملت آزاد ہے لہذا ہمکو اپنی گورنمنٹ کا نہایت مشکور ہونا چاہئے کہ اوسکی وجہ سے ہم
الحمد اللہ ہم ترقی کر رہے ہیں اور اسلام میں ایک ہمارا ہی فریق ہے جو محض زبانی وعظ و پند سے
ترقی کر رہا ہے کسی فرد بشر کو تلوار سے ڈرا کر مسلمان نہیں کیا اسمیں کچہہ شک نہیں ہے
کہ آپ کے آبا و اجداد نے ہمکو صفحہ ہستی سے مٹانے کی بیحد کوشش کی تاہم بفضل خدا
اسوقت ہندوستان میں منجملہ چہہ کرور کے دو کرور شیعہ ہیں چونکہ ہم آیات اور احادیث سے

استدلال کرتے ہین ہر عاقل و جاہل اچھی طرح سمجہہ سکتا ہے - ہم ضعیف اقوال کو پسند
نہین کرتے پس اس خیال سے کہ کہین لوگ سنکر مذہب سے نہ ہاتہہ دہو بیٹہین جہلا کے
بہکانے کو ایسی نفرت آمیز فقرے گہڑ دیے کہ اونکے پاس مت بیٹہو ایمان خراب ہوتا ہے
انسے باتین مت کرو ایمان خراب ہوتا ہے - انکی کتب مت دیکہو گالیان ہوتی ہین -
اور سب سے زبردست جادو یہہ کیا کہ جسکا جواب سوائے خدا کے اور کوئی نہین دیسکتا -
کہ جب تم عاجز ہو جاؤ تو یہہ سمجہہ لو کہ ہماری عقل جاتی رہی اور دماغ خراب ہو گیا (آمین ثم
آمین خداوند عالم تمہارے قول کو جلد پورا کرے) تو پہر فرمائے کہ ایسون کے آگے
رونا اپنی آنکہین کہونا ہے - جب ایسے واقعات ہوئے اور ہین تو کون ایک تصفیہ
کرسکتا تہا بجز اوس شخص کے کہ جو محققانہ طور سے تلاش اور جستجو کرے -

نمبر ۲ - قول سنیان - شیعہ لوگ رافضی ہین -

جواب شیعہ - آپ ہمکو ناحق رافضی کہتے ہین - سنی سنائی باتون کو چہوڑکر
پہلے آپ اپنے مذہب کی دیکہہ بہال کتب سے کرلین تب دوسرے پر اعتراض کرین
بڑے شرم کی بات ہے کہ آپ کا گہر تو کوڑے اور غلاظت سے بہرا پڑا ہے اور دوسرے کے
تنکے کو آپ مونہہ پر لاتے ہین - بہلا ہمنے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو ہمکو بری الفاظ
سے یاد کرتے ہو دنیا کا قاعدہ ہے کہ تم میری تعظیم کروگے مین تمہاری کرونگا
بہائی جان جیسا کہوگے ویسا سنوگے کیونکہ سختی کا جواب بہی سخت ہوتا ہے آئندہ اگر کسیکو
برا کہو تو پہلے اپنے آپ کو اوس سے دوگنا برا سننے کے لئے تیار کرلو - تمہاری
عادت مین داخل ہے کہ خواہ تم شراب پیو - زنا کرو - سود لو - اور دنیا بہر کے برے
افعال کرو - تمکو سب جائز دوسرا اگر موافق شرع کرے تو ناجائز - اپنی دفعہ کو تم
برا مانتے ہو - یہہ تمہارے بائین ہاتہہ کا کہیل ہے کہ کسی سے مار پیٹ کر بیٹہے کسیکو
گہر پہونکنے کی دہمکی دی اور کچہہ نہو سکا تو عدالت مین پہونچکر حکام کو پریشان کیا آخر تمکو

کونسا حق حاصل ہے، جو ہمکو برے الفاظ سے پکارتے ہو اور تمہارا کیا احسان کس پر ہے ہمسے تو تہذیب کا برتاؤ کرتے ہین - تم آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو آیندہ جیسا کہو گے ویسا سنو گے تم ہمکو شیعہ کہو گے ہم تمکو سنی کہینگے - تم ہمکو رافضی کہو گے ہم تمکو ثمری اور یزیدی کہینگے - ہماری شکایت معاف - بر رسولان بلاغ باشد و بس -

نمبر ۳ - قول سنیان شیعون کی کتابین مت دیکھو اون مین گالیان ہوتی ہین -

جواب شیعہ - ہمارے یہان گالیان بکنی حرام ہین - ہم تمہاری واہیات اعتراضون کا جواب تمہاری کتب معتبرہ سے نکالکر عقلی و نقلی لکھتے ہین - چونکہ اکثر لوگ اونکو پڑھکر ایمان لے آتے ہین لہذا پیشبندی کے لئے جہلا کو ایسا دہوکہ دیتے ہو - بھلا فرمائیے تو سہی کہ گالیان بکنے سے یا گالیان کتابون مین لکھنے سے کسی مذہب کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے - بلکہ اخلاق خراب ہوتا ہے - البتہ گالی کا جواب تو گالی ہو سکتا ہے مگر برخلاف اسکے ہمارا کوئی بھائی یہ نہین کہتا کہ سنیون کی کتب مت دیکھو ہمتو تمہارے اور ہنود اور یہود و نصاریٰ کی کتب بھی دیکھتے ہین - مہربانی کرکے کسی شیعہ کی کتاب کو دیکھئے ورنہ ایک اردو کی کتاب احقاق الحق کو ملاحظہ فرمائیے اوسمین تمام روایات آپکی صحاح ستہ سے لکھی لیکن ہین کوئی روایت اپنے یہان کی نہین ہے اگر آپکی کتب کی روایات گالی ہین تو ہمکو بھی تسلیم ہے - اور اگر بقول آپکی گالیان ہی ہین تو آپکو لپٹ نہ جائینگی - افسوس کہ سنی دن بھر مان بہن کی فحش گالیان بکین اونکو کوئی ممانعت نہین کرتا اور شیعون پر ناحق الزام - بھلا آپ لوگ کون کونسے افعال قبیحہ نہین کرتے ہر گز کتب شیعہ مین گالیان نہین ہوتین چونکہ آپ لوگون کی عام عادت ہے کہ جسطرح سے ممکن ہو سکے شیعون کو نقصان پہونچاؤ - لہذا اپنی حفاظت کے لئے تاکہ آپ لوگ ناحق ہمارا قیمتی وقت عدالت مین ضائع نہ کرائین اعلان لکھہ دیتے ہین جسکی نسبت آپ لوگ

باتین بنائے ہین کہ بوجہ ممانعت کے ہم نہین دیکھتے مگر مین ابھی ثابت
کئے دیتا ہون کہ آپ لوگون کا کوئی قول اور فعل ٹھیک نہین ہے - کیونکہ جب
آپ کے نزدیک شیعہ بدترین مردم ہین اور قابل صحبت کے بھی نہین تو ایسے
لوگون کی ممانعت کا ماننا تو آپ کا فرض ہوگیا - مگر جن کو آپ کے پیغمبر اور خلفا
اور آئمہ اور علماء نے ناجائز اور حرام بتایا اونکا کرنا حلال انصاف سے غور کیجئے - کہ
کتنے امور ممنوعات شرعی سے آپ لوگ کرتے ہین اونکی کچھہ شرم وحیا نہین
مگر شیعون کی ممانعت آپ پر ناطق ہوگئی - دوسری وجہ اعلان لکھنے کی یہہ ہے کہ جب
آپ لوگون کا بوجہ سلطنت غیر دینی ہوجانے رہنے کے کچھہ بس چل نہین سکتا تو سب و شتم
اپنے بزرگون کی اور کچھہ نہین تو نالش کردی چونکہ کثرت سے اہلکار سنی مذہب ہین وہی
جا جا کر حکام یورپین کو سخت سخت مغالطہ دیتے ہین اس وقت سے بچنے کے لئے اعلان
لکھہ دیتے ہین کہ آپ لوگ دیکھین تو کچھہ حرج نہین ہے کچھہ معلومات ہی ہونگی -

نمبر ۴ - قول سنیان شیعون کے پاس مت بیٹھو اور اون کی باتین مت سنو
کیونکہ ایمان خراب ہوتا ہے -

جواب شیعہ - ہم تو ہمیشہ تقی کرتے ہین ہان جب کوئی سنی ہم سے کچھہ دریافت
کرتا ہے تو جیسا سوال کرتا ہے ویسا ہی جواب پاتا ہے اسمین ہمارا کیا قصور ہے
آپ لوگ کیون احمقانہ طور سے بے سوچے بوجھے ہم پر اعتراض کرتے ہین کیا ہمکو
اتنا حق بھی حاصل نہین کہ آپ کے اعتراض کا جواب دین - البتہ جب ہم اپنے
سائل کی تسلی کر دیتے ہین تو یہ نتیجہ ضرور ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ کسی خوف یا مصلحت سے شیعہ
تو نہین ہوتا مگر اپنے پہلے مذہب پر مشکوک ہو کر ضرور دوسری طرف مائل ہونے لگتا ہے -
اسلئے جلا قریبی کے لئے آپنے ایسا مشہور کر دیا - لیکن ہمکو آپ لوگون کا شکریہ ادا
کرنا چاہئے کیونکہ اگر آپ لوگ ہمکو نہ چھیڑتے تو ہم اپنے مذہب سے غافل رہجاتے آپکے

ان جہوٹے منترون کو سنکر حنفیہ آپ کی کتب دیکہین تب سے ہماری تو غیبت ہوگئی بقول شخصیکہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

نمبر ۵۔ قول سنیان شیعہ کہانے مین ناپاکی ملادیتے ہین اور سنیونکو کہلاتے ہین۔

جواب شیعہ۔ غلط۔ بالکل غلط جہوٹے پر خدا کی گالیان یعنی لعنت میرے یہان تو ایسا نہین کرتے مگر آپ کے یہان صریحی حکم ہے کہ عین نماز مین کبہ اندر گوہ لگا ہو یا گب ہو یا موت ہو تو نماز درست ہے۔ لکہو مین آخر کتاب مین آپ کے مسائل فقہ مین لکہونگا۔ اور بقول آپ کے اگر مین مان لون کہ ایسا کرتے ہین تو سنی کا کیا نقصان ہوا اور شیعہ کو کیا فائدہ۔ آپ نے تو لاعلمی مین کہا لیا اوسکا گنہگار شیعہ ہوا بخلاف اسکے جہلوگون سے کبہی نہ سنا ہوگا کہ سنیون کے یہان کا کہانا مت کہاؤ۔ کہانا تو درکنار اگر شریعت الٰہی کا خوف نہو اور قانون رائج الوقت ہی اجازت دیتا ہو اور پہر ہمارا کچہ فائدہ ہی ہو تو ہم آپکو ہی کہا جائین۔ کیا آپ کے امام ابوحنیفہ صاحب نے کوئی ایسا مسئلہ لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص لاعلمی مین ناپاکی کہائے تو اوسکا مذہب جاتا رہیگا اور کہلانے والے کے مذہب مین آجائیگا۔ یا حضرت عمر نے ایسا حکم دیا ہے۔ کیا شراب پاک ہی۔ جو اوسکے پینے سے مسلمان اپنے مذہب پر قائم رہتے ہین اور جنت کی کنجیون کے مالک بننا چاہتے ہین۔ جیسے شراب حرام ایسا ہی سور کا گوشت حرام۔ ویسا ہی گوہ موت حرام۔ آپ لوگون کو شرم نہین آتی جو شراب پی وہ بے تکلف سور ہی کہا سکتا ہے یہ کیا۔ کہ شراب تو پی لی مگر سور حرام گویا افعال بُرے کرنے مین آپ لوگ ایسے خودمختار ہین کہ سبکو جی چاہا کر بیٹہے ایک حرام کام کیا دوسرا بچا لیا اور ثواب کو خواستگار۔ ہان اگر آپ یہہ کہتے کہ شیعہ سنیون کو زہر دیتے ہین تاکہ انکی تعداد گہٹے تب تو شاید ناواقف اقوام معتقد

قرین قیاس سمجھہ لیتے مگر اس قول مین آپ کو جھوٹا بننا پڑا اسلئے جاہلون کے بہکانیکو
تاکہ اسمین ارتباط نہ پڑے ورنہ مذہب مین تعداد کثرت کہ مضر ہوجائیگا - ایسا مشہور
کردیا ہے - مگر مین آپ کو دوستانہ سمجھاتا ہون کہ واہمہ خلاف ہوتا ہے - کہین ایسا نہو
کہ آپ لوگون کے اقوال سن سنکر جاہل شیعہ آپ کو گوہ موت کہلانے لگین کیونکہ
وہ بیچارے یہہ یقین کرینگے کہ ہمارے یہان درست ہوگا اور ہمارے بزرگ ایسا
کیا کرتے ہونگے جب ہی تو یہہ لوگ کہتے ہین - لاؤ ہم بھی اونکو ناپاکی کہلائین تو
پس اسکا عذاب آپ کی گردن پر ہوگا کیونکہ آپ اسکا باعث ہوئے مین آپ کو
اپنے یہان کا شرعی مسئلہ بتاتا ہون کہ جب ہمارے یہان کہانے مین چوہے کی مینگنی
نکل آتی ہے - چونکہ ہمارے یہان وہ ناپاک ہے تو ہم اوس کہانے کو کفار کو بھی نہین
دیتے - اسلئے کہ جس شے کو ہمنے ناپاک سمجھا اگر خود کہایا تو دوسرے کو کہلادیا اسکا
بھی ویسا ہی مواخذہ ہے لہذا ہم اوسکو دفن کردیتے ہین یا کتے کو کہلادیتے ہین اور یہانتک
احتیاط کرتے ہین کہ اوسکو حیوانات ماکول اللحم کو بھی نہین کہلاتے ؟

نمبر - ۶ - قول سنیان - شیعہ پانی مین تہوک دیتے ہین -

جواب شیعہ - اسکا بھی وہی اوپر والا جواب کافی ہے مگر مین ثابت
کرتا ہون کہ آپ کی کتب مین ایسے مضامین موجود ہین اور دوسرون پر الزام - بہائیجان
پہلے یہہ تو دریافت کرلو کہ تہوک پاک ہے یا ناپاک اگر خود لیاقت نہین ہے تو
کسی مولوی صاحب سے صحیح بخاری کہلوائے اوسمین حدیث موجود ہے - کہ سور
انسان طاہر یعنے آدمی کا جہوٹا پاک ہی چاہے وہ کسی قوم کا ہو - کیونکہ
دوسرا فقرہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ - سور المومنین شفاء یعنے جہوٹا مسلمانونکا
شفا ہے پس بقول آپ کے مسلمان ہم بھی ہین پہر اگر شیعہ تہوک دیتے ہین تو
کیا بیجا ہے مگر آپ کیون اونکو ایسا موقع دیتے ہین اگر نہین تہوکتے تو تم سے

سن سنکر تہوکنے لگین گے - **نمبر ۷** - قول سنیان شیعونکی مجالس مین سب جا و صحابہ کو گالیان دیتے ہین

جواب شیعہ - کسی جلسہ مین صحابہ تو درکنار کسی شخص کو بہی گالیان نہین دیتے اور مجالس امام
حسین مین تو صحابہ کا کچہہ ذکر بہی نہین ہوتا کیونکہ وہ تو ۳۰-۳۱- سال پہلے مرچکے تہے - وہان تو یہہ
دکہایا جاتا ہی کہ شہادت حسین دنیاوی بنیاد پر ہوئی یا دینی پر - اور یزید اور اوسکے پیروان کا حکم خدا
و رسول سے باہر ہوجانا جس سے وہ خلیفہ رسول نہین ہوسکتا یہہ امور یہان بیان کئے جاتے ہین جنکو سنکر
واقف کار سنی اور عموماً شیعہ سب یکزبان یزید اور اوسکے پیروان پر لعنت کرتے ہین مگر یون کہئے
کہ جسکو محبت ہوتی ہی وہ اوسکے ذکر کو نہایت شوق سے سنتا ہے اور اوسکے احسانات کو یاد
کرکے آنسو بہاتا ہے اور جسکو کسی سے عداوت ہوتی ہے وہ اوسکی بہلائی مین برائی پیدا کرتا ہے
اور اوسکا ذکر سننا پسند نہین کرتا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون کو اہلبیت
نبوی سے اسقدر عداوت ہی کہ اونکا ذکر بہی پسند نہین کرتے اور اونکے دشمنونکو اچہا سمجہتے ہو
ورنہ بقول آپکے اگر شیعہ گالیان دیتے ہین تو خود گنہگار ہوتے ہین آپکو تو اون کے گناہ
نہ لگ جائینگے - **نمبر ۸** - قول سنیان - شیعہ مردیکے گز چلاتے ہین -

جواب شیعہ - جہوٹے کے منہ مین کیا شی ہونیکی مثل مشہور ہے اور جہوٹے پر خدا و رسول اور
فرشتون اور آدمیون کی گالیان یعنے لعنت کسی معتبر کتاب شیعہ مین دکہادو - یہہ بہی کٹہہ
ملون نے دہنی چلاہون مین نفرت پیدا کرنیکو مشتہر کر رہا ہے لیکن مین ایسی لغویات آیندہ کو قطعی
بند کرنیکو عقلی دلائل سے ثابت کرتا ہون - ممکن ہے کہ کسی سخت کینہ سنی بادشاہ نے کسی شیعہ
سے مردہ نہلانیکی خدمت لی ہو تو اوس نے بوجہ اسکے کہ یہہ لوگ اہلبیت سے سخت عداوت رکہتے
ہین اُن بزرگوار کی گز سے خبر لیکر اپنے جلے دلکے پہپولے پہوڑے ہون اور اس ذریعہ سے
اس خدمت سے سبکدوشی بہی حاصل کی ہو - دوسرے اسکا جواب بہت آب و تاب کیساتہ
آپکو دیا کہ آپ غصہ کے مارے باولے ہنکر آیندہ ایسی لغویات بکنے سے توبہ کرلیتے مگر میری تہذیب کا
یہہ اصول نہین ہی یہہ جہوٹی باتین گڑہنی اور بزدلانہ حملے کرنے سنیون اور اونکے علماہی کو مبارک

رہیں ہم لوگ کتب سے مکر پکڑتے ہیں یزیدیوں نے جھوٹ بولنا اور تمام گناہ کرنے اپنا فخر سمجھ رکھا ہے تاکہ اونکے ذریعہ بارگاہ خلافت کی سیر کریں ایسی لغویات کا بار ثبوت یزیدیوں کے ذمہ ہے کسی کتاب شیعہ کو لاکر میرے سامنے پیش کریں اور اپنے اور برادر اپنے تعلیم کنندوں پر جھوٹوں والی آیت پڑھیں میری تہذیب مانع ہے ورنہ مجھے نہایت ہی عمدہ جواب اسکا معلوم ہے تاہم گنجینہ کے خاص خاص شیعوں سے دریافت کرلینا منجملہ اون کے صرف دو نام ہی بتائے دیتا ہوں ایک سید ضمیر حسین دوسرے محمد مرتضے ہیں جنکو بالخصوص تمہاری ہزلیات کے جواب ترکی بہ ترکی بتا دیے ہیں ہاں اگر کوئی شمری عالم ایسی باتیں بذریعہ تحریر کے مجھ سے دریافت کرے تو میں تحریری جواب دونگا۔

نمبر ۹ - قول سنیان شیعوں کے یہاں عید غدیر ہوتی ہے -

جواب شیعہ (اسکے نسبت وہ فحش الفاظ گڑھے ہیں کہ کوئی ننگا لچا اور دنیا بھر کا بدتہذیب بھی تو کہنا گوارا نکریگا مگر یہ شمری اور یزیدی جھوٹی باتیں بنانے حضرات خلفا کا صحیفہ سمجھکر محض یہ جھوٹ بولتے ہیں) مختصراً میں تہذیب کے الفاظ لکھتا ہوں - مگر ناظرین اس سے بدتر اور فحش سمجھ لیں - کہ عید غدیر میں تمام شیعہ مرد و عورت جمع ہوتے ہیں اور تمام مکانیں روشنی ہوتی ہے پھر مجتہد اکر چراغوں کو گل کردیتا ہے اوسوقت جو کوئی عورت کسیکے ہاتھ لگے خواہ کسی کی ماں ہو یا بہن یا بیٹی وغیرہ سب جائز ہیں اور اون سے اگر لڑکا پیدا ہو تو اوسکا نام نقیب المومنین رکھا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ -

اسکا جواب بھی مجھ سے زبانی سن لینا بہت معقول ہے - مگر ان بدبختوں کو جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی - جھوٹے پر خدا کی - فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت - لعنت - لعنت - انکی شرمندگی اور اپنے مونھ کی سیاہی دور کرنیکو

ہدایہ چھاپہ مصطفائی جلد ۱ - صفحہ ۹۶۴ - کا مسئلہ جو یزیدیوں کے یہاں ہے اوسکو شیعوں پر وارد کیا ہے - مگر جھوٹ کہانتک چل سکتا ہے ان کور بختوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ جلسۂ غدیروں میں ہوتا ہے

یارات ہین - اونہون نے مثل گیارہوین وغیرہ کے سمجہہ لیا ہے کہ جن مین معشوقون کا سا حلیہ لکہکر نعتیہ غزلین پڑہتے ہین اور چلتے کو دیتے ہین طرح طرح پر تہرکتے ہین بدمستی اور بد تہذیبی کا نام معرفت رکہکر بوندون کا مونہہ چومتے ہین -

ہین آپ کو جلسۂ غدیر کا خلاصہ بتاؤن یہہ وہ تاریخ ہے کہ جس مین حضرت نے **ایک لاکھہ چوبیس ہزار** صحابی کے مجمع مین فرمایا تھا کہ جس کا مین مولے ہون اوس کا علی مولے ہے خداوندا جو کوئی اس سے راضی ہو تو اوس سے راضی رہنا اور جو اس کا دشمن ہو تو اوسکا دشمن رہنا ہمارے یہان جلسے دو قسم کے ہوتے ہین ایک خاص دوسرا عام یہہ غدیر کا جلسہ خاص ہوتا ہے اس مین ہم آیات قرآنی اور احادیث جناب سرور کائنات سے خلافت حقہ جناب امیر اور اون کی باضابطہ ولی عہدی کو ثابت کرتے ہین اور اپنے بہائیون کو سمجہاتے ہین - مگر برا بہلا کسی زید - بکر - عمر کو نہین کہتے -

چونکہ ان باتون کو سنکر یزیدیون کے آگ لگ جاتی ہے اسلیئے ہم اون کو نہین بلاتے ہین اگر خود آجائین تو ہمارا کچہہ ہرج نہین ہے بلکہ اوس جلسہ مین شریک ہوکر ان بدبختون کو شرمندہ ہونا پڑے گا کہ ہم ناحق بے چارون پر جہوٹ گڑہتے تہے یہہ تو جلسہ خاص مین بھی کسی قسم کی گالی گلوج نہین بکتے اور مزہ یہ ہے کہ اگر اچہی طرح ہماری دلایل کو سینگے تو اپنے مذہب کو اگر نہ چہوڑینگے تو مشکوک ضرور ہو جاینگے -

دوسرا جلسۂ عام ہے وہ مجالس جناب امام حسین ہین جن مین ہم آپ لوگون کو بہی بلاتے ہین آنا نہ آنا آپکا کام ہے ہم حجت ختم کردیتے ہین -

نمبر ۱۰- قول سنیان - ہماری کتابون مین شیعون نے چالاکی سے اس قسم کی حدیثین لکھدین ہین -

جواب شیعہ - آیندہ کبھی ایسا نہ کہنا ورنہ غیر اقوام آریہ وغیرہ آپ کا مونہہ نوچ لینگے اگر شیعہ ایسا کہدین تو بیجا نہین ہے جنہون نے تیرہ سو سال تک تمہارے ہاتھون سخت سخت رنج و مصیبت اوٹھائی کیا عجب ہے کہ تمنے بوجہہ اپنی حکومت کے ہماری کتب مین مضامین بڑہا دیے ہون - جیسا کہ ہندون کو تلوار سے دہمکا کر اون کے ویدون مین مضمون بڑہوا دیے تھے جنکو آج آریہ چھانٹ چھانٹ کر نکال رہے ہین بہلا شیعون کو ایسی حکومت اور موقع کب ملا تھا اگرچہ لکھنؤ مین چند روزون کو شیعون کی حکومت ہوئی تہی لیکن چونکہ ہمارے یہان ایسے کام گناہ مین داخل ہین لہذا کسی نے ادہر توجہ بہی نکی - مگر مین آپ کی خاطر سے تسلیم کیے لیتا ہون کہ بموجب آپ کے فرمانے کے ہی سہی - تو یہہ کام صرف ہندوستان اور ایران مین ہو سکتا تھا - روم مصر کابل - بخارا - سمرقند - حبش - زنگبار - مسقط - نہروان - ترابلس - مراکو اور الجیریا وغیرہ مین کہ جہان ہمیشہ سے سنیون ہی کی حکومت ہے وہان کیونکر شیعہ بہس ملانے پہونچ گئے - مقابلہ کیجیے وہان کی اور یہان کی کتب کا ایک مضمون ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے علماء قدیم جو بہ نسبت آپ کی رسول پاک کے زمانہ سے قریب تر تہے کہ جنہون نے احادیث کو خوب چہانٹ پہٹک چہوڑ کر ان کتب مین درج کیا اور صحاح ستہ نام رکہدیا وہ آپکی رائے کے بموجب نہایت ہی جہوٹے اور بہ نسبت آپ کی کم عقل تہے - اب آپ ان کتب کا نام اغلاط ستہ رکھکر نئی سرے سے ترمیم کیجیے - مصرع اگر پدر نتواند پسر تمام کند - مگر یہ جادو چلنے کا نہین کیونکہ ہمارے پاس بہی آپ کی کتب موجود ہین اگر آپ مثل قرآن کے اپنی سب

کتابون کو جلا کر نئی بنائینگے تو پھر ہم آپ کو آپ کی کتب کی سیر کرائینگے افسوس جس مذہب کی
صحاح کا یہہ حال ہو تو اوس مذہب کا کیا ٹھکانا ہے ۔

نمبر ۱۱ - قول سفیان - شیعون مین کوئی حافظ نہین ہوتا ۔

جواب شیعہ - ہمارے یہان حافظ موجود ہین اگر آپ کو ضرورت ہے تو مجھسے کہیے مین اونکے
نام اور مقامات دریافت کرکے آپکو پتہ دون آپ خرچ آمدورفت بھیج دین تو مین بلوا کر
پیش کردون پہلے آپ اونکے تشیع کا امتحان کرلین کیونکہ جب آپ لوگون کو حافظ کا پتہ چلتا ہے
تو پھر یہہ باتین بناتے ہو کہ اسکو رشوت دیکر کہہ دیا ہے کہ اپنے کو شیعہ بتائے جس سے
ثابت ہوا کہ سنی عموماً رشوت خوار ہین کہ دس بیس روپیہ کے لالچ سے مذہب
تبدیل کردیتے ہین - چونکہ آپ نے یہہ مشہور کر رکھا ہے کہ یہہ لوگ خلفاء سے
تبرا کرتے ہین - اسلئے اونکو قرآن حفظ نہین ہوتا - پس اگر کوئی سنی حافظ روپیہ
کے لالچ سے اپنا تشیع ظاہر کریگا تو وہ حضرت عمر کی وہ خدمت انجام ندے گا جو شیعہ
کرتے ہین اور اگر کرے گا تو فوراً قرآن کو بھول جائے گا - مگر آپ یہہ تو ثابت کیجئے
کہ اگر قرآن کا حفظ کرنا دلیل سچے اسلام کی ہے تو آپ کے حضرت عمر کو بھی حفظ تھا یا
نہین اون کی نسبت تو آپ کی کتب سے ثابت ہے کہ بارہ سال تک سورہ بقر
نہ یاد کرسکے - لیکن ہمارے یہان اسلئے حفظ نہین کرتے کہ اجرت لیکر پڑہتے پھرین
یا سیوم مین جاکر لوگون کا کھانا اوڑائین - بلکہ حفظ کا لطف اوسوقت ہے کہ معانی
اور تفسیر جانتا ہو ورنہ طوطے کیطرح رٹنے سے کیا فائدہ نہ مقام رحم کو تمیز کرسکتا ہے
نہ مقام غضب کو بے تکا پڑہے چلا جاتا ہے ہمارے یہان ناظرہ پڑہنے مین تین ثواب ہین اول
آنکھین کلام پاک کی کتابت کو دیکھتی ہین دوسرے چونکہ اعراب لگی ہوئی ہین غلط نہین پڑہ سکتا
تیسرے ہاتھ اوس کلام پاک کو چھوتے ہین لیکن آپکی جھوٹ کی بدولت چند عرصہ مین ہمارے
یہان حفاظ کی تعداد بہت بڑھجائیگی کیونکہ آپکو دروازہ تک پہونچانیکے لئے اب ہماری توجہ

اسطرف بہی ہوگئی اب مین آپکو حفظ کرنیکی وجہہ بہی بتاتا ہون اول یہ کہ پہلے امتونکی تاریخ دیکہنے سے
معلوم ہوا کہ جب اونمین سلطنت گردی ہوتی تہی تو فاتح قوم توریۃ و انجیل کو جلادیتی تہین
پہر جب عرصہ کے بعد یہود آزاد ہوتے تہے تو جس جس کو جسطرح پر یاد ہوتا تہا نقل کرتے تہے
جسکی وجہہ سے کتب سماویہ مین کثرت سے تحریف ہوکر حالت اصلی بدل گئی پس اس دو اندیشی
سے کہ ایسا نہو اسلام پر بہی ایسا وقت آپڑے تو چونکہ شریعت کلام اللہ کامل شریعت ہے
اسلئے یہہ مناسب سمجہا گیا تہا کہ حفظ کرانا بہتر ہوگا کیونکہ اگر قرآن دنیا سے نابید ہوجائیگا تو جبر
کسیکو یاد ہوگا پہر نقل کرلینگے دوسرے مطبع وغیرہ اوسوقت مین نہ تہے جو کثرت سے اشاعت
ہوجاتی اسلئے حفظ کرایا جاتا تہا کہ ہر شخص کو استطاعت خریدنے کی نہین ہو لہذا حافظ سے
سن لیا کرینگے زیادہ صاحب مقدور قرآن کو لکہوا سکتے تہے کیونکہ اوسوقت مین کاغذ بہی تہا
تیسرے یہ کہ اوسوقت اہل عرب بالکل جاہل تہے چونکہ عربی اونکی زبان مادری ہے اسلئے
اسطرح جیسا کہ یہان اندہون کو یاد کراتے ہین حفظ کراتے تہے تاکہ احکام شریعت کی
اونکو وقفیت ہو اور بہول نہ جائین - چونکہ دنیا مین اب قریب ہر جگہہ مسلمان ہین
اور بہت کثرت سے لوگون کے پاس قرآن ہین اب کاغذ بہی کثرت سے ملتا ہے اچہاپہ خانہ
بہی کثرت سے ہین اور قرآن مجید نہایت ارزان قیمت پر ملنے لگے اگر خدانخواستہ ایک
جگہہ سے جاتے رہین تو دوسری جگہہ سے آجائینگے یہ اب ناممکن ہے کہ صفحہ دنیا سے بالکل
جاتے رہین اسکے علاوہ تین چار برس جو حفظ کرنے مین ضائع ہون تو اس عرصہ مین تفسیر
اور معانی خوب پڑہ سکتا ہے جس سے کچہہ فائدہ بہی ہو - نرے حفظ کرنے سے تو کچہہ فائدہ
ہی نہین ہوسکتا جبتک کہ عربی کا علم اچہا نہو -

نمبر - ۱۲ - قول سنیان - شیعون مین ولی نہین ہوتا -

جواب شیعہ - جس طریقہ کو آپنے کرامات اور ولایت سمجہہ رکہا ہے وہ تو ہر
پرہیزگار اور گنہگار کو حاصل ہے فرق یہ ہے کہ صاحب وحی صاحب معجزہ ہوتے تہے اور صاحب

الہام صاحب کرامات ہوتے تہے باقی جسقدر انسان ہین خواہ کافر ہون یا مسلمان سب
مین آنکی ذاتی کرامات موجود ہے جسکا تجربہ اکثر اشخاص کو ہوا ہوگا کہ الہام ہی کے
ایک شاخ رویاء صادقہ ہے جسکو گنہگار آدمی بہی دیکہتے ہین اور کوئی شخص دنیا مین
ایسا نہین ہے کہ جسکی ہر ایک دعا قبول ہوتی ہو یا سب دعائین وہ ہوتی ہون یہانتک کہ
انبیانے بہی کبہی ایسا خیال نہین کیا نہ وہ مرضی الٰہی کے خلاف دعا کرسکتے تہے کیونکہ
انبیا کا یہ فرض ہے کہ احکام الٰہی کی تبلیغ کرین نہ کہ حکم الٰہی کو منسوخ کرین جب انبیا کسی کیلیے
درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کرتے تہے حکم الٰہی کی ترمیم نکرتے تہے اوس سفارش کا
قبول کرنا نکرنا قبضۂ قدرت پروردگار مین تہا اور اگر برگزیدہ باری حکم خدا کو ترمیم کرین تو ذات
احکم الحاکمین مین نقص لازم آتا ہی اور وہ عالم الغیب نہین ہوسکتا اب ملاحظہ ہو کہ ہر شخص
اپنی اور اپنے دوست و اقارب کیلئے دعا کرتا ہے جنمین بعض قبول ہوتی ہین بعضی نہین ہوتین تو
یہ رتبہ ہر پرہیزگار و گنہگار کو حاصل ہے چونکہ خداوند عالم عادل حقیقی ہے وہ کسیکی محنت کو رائیگان
نہین کرتا جو شخص ریاض کریگا ضرور اُسکا عوض پاویگا ـ فرق یہ ہے کہ جو باقاعدہ احکام الٰہی پر
عمل کریگا وہ دنیا مین بہی ثواب پاویگا اور آخرت مین بموجب وعدہ خدا عوض پائیگا اور جو لوگ
خلاف طریقہ الٰہی عبادت مین ریاض کرتے ہین اُنکو دنیا مین پورے طور پر صلہ ملجاتا ہی اور ثواب آخرت سے محروم
چنانچہ بوجہ ریاضت کے ہنود اور نصاری تک مین صاحب کرامات ہوتے ہین پہر سنیونکو کیا شرف حاصل
ہوگیا وہ بہی اگر مثل ہنود وغیرہ کے صاحب کرامات بذریعہ محنت کے بنجائین تو کیا بیجا ہی اپنی محنت کا بدلہ
دنیا مین پا یعنی ہین ابہی تک تو مینے کسی شخص کو نہ دیکہا کہ جسکی تمام دعائین قبول ہوتی ہون ایسا آدمی تو
خدا کا چہوٹا بہائی ہونیکا دعوی کریگا جبکہ بغیر کسی خاص وجہ کے منصور صاحب نے ربوبیت کا دعوی کر دیا تو پہر کیا کہنا ہے
اگر دعوی کرامات کا کرتے تو آپ کے علما کرتے ہین سنئے تو ابہی تک کسی عالم کو
اس بات کا مدعی نہین پایا کہ مین سنیون کے اعتقاد کے موافق ولی ہون کیونکہ وہ لوگ
بے وقوف نہین ہین مگر آپ نے زبردستی باولون اور ننگے مادرزاد پہرنیوالون

اینٹ پتھر مارنے والون کو ولی بنالیا ہے جو عقل سے خارج ہوتے ہین ماشاء اللہ کیا خدا کے
دوست بنے ہین جنکو نہ اپنی خبر نہ دوسرے کی خدا کے دوست اور ہادی برحق کا یہہ
کام ہے کہ خلقت کو ہدایت کرے نہ کہ خود باؤلا بنجائے آپکے یہان کون اولیاء ہوئی
ہین جو بھنگ پئیں جو نشہ باز ہون کیا خدا کو ایسے افعال پسند ہین ۔ جو علم سے بہرہ
اور شعبدہ بازی مین مشاق وہ آپ کے ولی ہوتے ہین جیسے **ذرہ شاہ** وغیرہ
اب بتاؤن کہ یہہ حرکت کیون کیگئی ہے یہ اہلبیت نبوی کی عداوت مین کیگئی ہے
تاکہ جاہل یہ یقین کرین کہ جب ایسے بھنگڑ چرسی صاحب کرامات ہوتے ہین
تو اہلبیت مین کیا فضیلت ہوسکتی ہے ۔ چنانچہ ادنی ادنی مصنوعی پیرون کی قبرون پر جاکر
سجدہ کرنا مرادین مانگنا ۔ ناچنا ۔ کودنا ۔ گانا ۔ بجانا ۔ درست کرلیا مگر زیارت جناب علی مرتضے
اور بارہ جگر حضرت ختم الانبیاء پر جانا گناہ ۔ اس کرامات کی بدولت تو ذرہ شاہ امام الدین کا
پچیس ۲۵ ہزار کا مال مار کرلے گیا کہ جسکو بعد گرفتاری سات برس کی قید ہوئی وہان نہ اون کی
ولایت چلی نہ انکے موکل حوالات یا قید سے ولی صاحب کو نکال کرلیگئے ہمارے یہان
یہہ سلسلہ بند ہے کیونکہ نہ اسکے متعلق کوئی حکم خدا نہ حدیث رسول اور سب سے زیادہ تو انکے
یہان حضرت عمر کا مرتبہ ہے ان مین بھی کوئی کرامات نہیں کسکو نہ دکھلایا سوائے گھر پھونکنے
کے دھمکی دینے کے ورنہ جو لوگ اپنی کرامات دکھاتے پھرتے ہین وہ آپ کے حضرت
عمر صاحب سے بڑھ جائینگے ۔ کوئی کتاب انکے کرامات مین گھڑو ہمارے یہان اعلےٰ
درجہ کا متقی اور پرہیزگار عالم بھی تو ایسا واہیات خیال نہین کرسکتا کہ مین ولی ہون ۔
چونکہ آپ نے اعتقادات بنالئے ہین لہذا انکی بدولت پہلے ولی غوث قطب ہی بنتے تھے
اب رسالت کے مدعی بھی موجود ہین ایک مرزا قادیانی ہین تو دو دانبالہ مین اور چہتے مرزا
حیرت بھی چندروز مین رسالت کا جھنڈا بلند کرینگے ایک خدائی کی کسر باقی ہے یہہ
بھی عنقریب کوئی مدعی بنینگے ۔ چونکہ ہمارے یہان ایسی واہیات نہین ہے لہذا ہم

اپنے کو بندۂ ناچیز سمجھتے ہین کیا عالم اور کیا جاہل - آپ لوگون نے تو نقصان رسانیکا
نام کرامات رکھہ چھوڑا ہے - جیسا کہہ دیا کرتے ہین کہ فلان مقام پر پیر کا بہہ تصرف ہے
کہ مکتیان نہین ہوتین بہت خوب کیا کرامات ہے مکھی مار پیر کی کہ آدمیون کو تو ہرایا
بھی سکے مکھیون پر بس چلا - یا کہ فلان میان صاحب مین ایسی قوت ہے کہ جہان ہو کیا
اور آگ لگ گئی سبحان اللہ کیا کرامات ہے کہ ولی اللہ صاحب آگ لگاتے پہرتے
ہین وہ وہی اپنے سنی بہائیون ہین کیونکہ شیعہ تو ایسے لوگون کو مشرک جانتے ہین وہ
پاس بہی نہین پہٹکتے - لاؤ ہم بغیر ولی بنے سارے شہر کو ایک دیا سلائی سے ہیونکدین
کرامات تو جب ہے کہ کسی کا گہر جل رہا ہو اور میان صاحب ہو کے فوراً بجہا دین -
مارڈالنا تو بہت آسان ہے البتہ جلانا کرامات ہے - توڑ دالنا بہت آسان البتہ جوڑ لگانا
مشکل ہے کبہی کسی نبی نے بہی ایسے افعال کئے ہین جو آپ کے ولی اللہ کرتے پہرتے
ہین لہذا ہمکو اس کرامات سے معاف کیجئے ہم ان مزخرفات سے بری ہین -

**نمبر ۱۳ - قول سنیان شیعون مین تقیہ کرنا جائز ہے یعنے جہوٹ بولتے ہین
اور ہمارے یہان حرام ہے -**

جواب شیعہ - آپ تقیہ ہی کو نہین جانتے کہ کیا ہے دیکھو حضرت ابراہیم
نے محض جان کے خوف سے اپنی بی بی سارا کو فرعون کے سامنے اپنی بہن
بتایا تھا اور اسیطرح اور انبیاء نے بہی بخوف جان تقیہ کیا مگر مین اس بحث کو یون
ختم کئے دیتا ہون کہ جناب رسالتمآب نے بعد بعثت تین سال تک خفیہ
تبلیغ اسلام کی یہ دین اسلام مین سب سے پہلا تقیہ تہا ورنہ خدا نے کیون اہل
مکہ کو اپنی قدرت سے ایک دم مسلمان نہ بنا دیا اور کیون اپنے دوست نبی برحق کو
کفار کے ہاتہہ سے ایذا دلوائی - کیا کوئی اپنے دوست کی ایذا گوارا کر سکتا ہے
شاید سنیون کے یہان دستور ہو گا - یا کیون خدا تلوار لیکر نہ کود پڑا کہ چل میرے دوست کو

تیرے ساتھہ ہو کر لڑتا ہون اور انکو ابھی ایک دم مین سیدھا کر دونگا - منجملہ بہت سے
مقامات کی صرف ایک آیت بطور نمونہ کے پیش کرتا ہون کہ خداوند کریم اپنے کلام
پاک مین سورۂ مومن مین فرماتا ہے وقال رجلٌ مومنٌ من آل فرعون یکتم
ایمانہ یعنی آل فرعون کے مرد مومن نے کہا کہ جو اپنے ایمان کو چھپاتا تہا - ملاحظہ ہو خداوند کریم
ایمان چھپانے والے کو مومن کے لقب سے یاد کرتا ہے اور آپ ایمان چھپانیوالیکو
کافر کہتے ہین - یہہ تو آپ ہی لوگون کی ہمت اور جرأت ہے جو کلام آلہی کی تردید تک پر
آپ آمادہ ہو جاتے ہین محض اپنے مذہبی دیوانہ وار جوش مین - اب سنئے کہ تقیہ کس
مقام پر ثابت ہوا جہان پر جان بچنے کی کوئی صورت نہو تو وہان پر بادل ناخواستہ
کہدے کہ ہم بہی مثل تمہارے ہین - جیساکہ آپ کے بزرگوار خلفاء امیہ اور عباسیہ ہمارے
قتل پر تلے ہوئے تہے تو ہم اپنے کو سنی کہکر بچالیتے تہے کسی کو برا بہلا نہ کہتے تہے
بلکہ ہمنے بہی آپ کے ہم آہنگ ہو کر بادل ناخواستہ کسی برے کو بہلا یا اچہا کہدیا تو کونسا
گناہ ہو گیا - مگر مین ثابت کرتا ہون کہ دنیا مین کوئی قوم ایسی نہین ہے جو آپ کے
برابر اسورنا شروع کرنے کی جرأت کرتی ہو جتنے افعال قبیحہ ہین سب کے موجد آپ
لوگ ہین سنئے تمام مذاہب دنیا مین یہانتک کہ لامذہب کے یہان بہی جہوٹ بولنا
منع ہے مگر آپ لوگ فخریہ جہوٹ بولتے ہین اور دوسرون پر الزام لگاتے ہین
اگرچہ اس گورنمنٹ کے وقت مین ہمکو تقیہ کی ضرورت نرہی اور اگر فرض کیا جائے
کہ کسی شیعہ نے سائل ہو کر آپ سے یہہ کہدیا کہ مین سنی ہون تو آپ سے کچہہ کما لایا -
کسیکو برا بہلا نکہا - مگر آپ کے سنی بہائی ہندا و لمبی لمبی داڑہی والے عرب جب
ہمارے یہان آکر اپنے کو شیعہ ظاہر کرتے ہین اور ہمسے کچہہ جواب نہ پاکر اپنے تشیع کا یقین
دلاتے ہین یا صرف دو چار پیسہ کے لالچ سے وہ الفاظ کہ جنکا نام آپنے گالیان رکہہ چہوڑا
ہے حضرات ثلاثہ کی خدمت مین ارسال کرتے ہین کہئے انکا ایمان کہان کو اوڑگیا -

کہ جنکو تم اپنا ہادی برحق جانتے ہو اونپر تہوڑے سے لالچ مین اگر لعنت کرتے ہو اگر شوق ہو تو
ہم اسکا تجربہ بہی کرا سکتے ہین ہمارا تقیہ ٹہیک رہا کہ ہم کسی اپنے ہم مذہب پر بہی لعنت
نہین کرتے اور آپ کے بہائی خلفائے ثلثہ کی خدمت مثل شیعون کے کرتے ہین۔

نمبر ۱۴۔ قول سنیان شیعون کے یہان گالیان بکنا ثواب ہے اور
عبادت جانتے ہین۔

جواب شیعہ ۔ ہمارے یہان گالیان بکنا سخت گناہ ہے اور پاجیون کا
کام ہے ہمارے مذہب مین گالی بکنے والے کی نماز نہین قبول ہوتی اور اگر امام گالیان
بکتا ہو تو ہم اوسکے پیچہے نماز نہین پڑہ سکتے اگر آپ کے نزدیک گالیان اسکا نام ہے
کہ جو بات آپ کے مزاج کے خلاف ہو وہ گالی ہے تو نہ معلوم روزانہ دنیا آپ کو سوا
اسکے گالیان دیتی ہوگی اور اگر تبرا کے معنی گالی ہین تو لغات مین ملاحظہ ہو تبرا کے
معنی بیزاری کے ہین کہ جسکو ہم ناپسند کرتے ہون اوس سے علیحدگی اختیار کیجائے
دیکہو (احقاق الحق باب اول بحث تبرا) اور بغیر تبرا کے کوئی دین اور ملت قایم نہین ہوسکتا
کیونکہ سنی اور شیعہ سب کلمہ لا الہ الا اللہ سے غیر اقوام کے فرضی اور بنائے ہوئے معبودون پر
تبرا کر رہے ہین اور بغیر اس تبرے کے دین اسلام قایم نہین رہ سکتا اور اگر لفظ لعنت
کے معنی گالی ہین تو خداوند کریم نے قرآن مین ظالمون فاسقون اور جہوٹون پر جابجا لعنت
کی ہے تو گویا آپ کے اصطلاح مین قرآن مجید گالیون سے بہرا ہوا ہے۔ اور رسول اللہ نے
عین نماز مین جنگ اُحد کے فراریون مین سے تین اشخاص پر لعنت کی ہے دیکہو صحیح بخاری
باب غزوہ احد۔ اور جن معنون سے ہم لعنت کرتے ہین آپ ہی مجبوراً کرینگے ورنہ دین اسلام
سے خارج ہونا پڑے گا وہ یہ ہے کہ جو کوئی دشمن دین خدا اور دشمن رسول ہو یا آل رسول کا
دشمن ہو اوسپر لعنت۔ مگر فرق صرف اسقدر ہے کہ آپ مجملاً لعنت کرتے ہین اور ہم کتب سے
تحقیق کرکے نام بہی لے دیتے ہین اب رہین گالیان تو وہ فحش الفاظ ہین جنکے لکہنے کی

کیا ضرورت نہین ہر شخص جانتا ہے اونکے ہمارے یہان سخت ممانعت ہے۔ چونکہ آپ لوگ
ہمپر جھوٹے الزام لگاتے ہین لہذا مین ثابت کرتا ہون کہ اسکا جواز ہی آپ کے یہان سے
نکلا ہے اور ہمارے بچے بھی سنیون سے سنکر سیکھتے ہین اور یہ سیرت آپ کی شیخ نمبر ایک کی
ہے ملاحظہ ہو مشکوۃ شریف باب الرفق فصل ۳ کی حدیث ۹ - ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ جناب رسالتماب اور ابو بکر ایک جگہ بیٹھے تھے جب قریب سو آدمیون کے جمع ہو گئے
تو ایک شخص نے آکر ابو بکر کو گالیان دینی شروع کین۔ رسولخدا اوسکی طرف تعجب سے
دیکھتے رہے اور ہنستے رہے جب ابو بکر صاحب نے جواب مین گالیان دین تو رسول اللہ کو
غصہ آیا اور اوٹھکر چلے گئے۔ ابو بکر صاحب نے جاکر دریافت کیا کہ جب تک وہ گالیان
دیتا رہا تو آپ ہنستے رہے اور جب مین نے گالیان دین تو آپ کو کیون غصہ آیا۔ تو انجناب نے
فرمایا کہ جب تو چپ تھا تو تیرا فرشتہ جواب دیتا تھا اسلئے مین ہنس رہا تھا اور جب تو نے
گالیان بکین تو فرشتہ بند ہو گیا۔ اسلئے مین غصہ ہوا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتہ
بھی گالیان دیتا ہے۔ کیونکہ گالی کا جواب گالی ہی ہوتا ہے پس اگر فرشتہ گالیان دے
رہا تھا تو رسولخدا خوش ہوتے تھے لہذا ہر شخص کو سنت رسول پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر
گالیون کے جواب مین رحمت بھیج رہا تھا تو ابو بکر صاحب نے اپنے نفس پر ظلم کیا کہ
اوسکو بند کر دیا اور رسول نے منع کیا کہ چپکا بیٹھا رہ اسوقت تجھپر رحمت نازل ہو رہی ہے
پھر آپ لوگ کیون زبردستی ناخوش ہوتے ہین اگر بقول آپ کے شیعہ خلفا کو گالیان
دیتے ہین تو اونپر رحمت نازل ہوتی ہے جسمین آپ کو بھی حصہ ملیگا کیونکہ آپ اونکے
لایق اولاد ہین اور اگر رحمت نہین نازل ہوتی تو ایسے یار غار کی گالیون سے رسول خوش
ہوتے تھے تو گویا آپ کو رسول کی ناخوشی منظور ہے۔ تعجب ہے کہ اسوقت اسلام کو
پوری قدرت حاصل ہو چکی تھی کیون رسول اللہ نے تلوار کی دہمکی دیکر اوسکو نہ قتل کرا دیا اور یہ
قصہ سنہ ہجری کے بعد کا ہے۔ کیونکہ ابو ہریرہ سنہ ہجری مین مسلمان ہوئے تھے

(۲) ملاحظہ ہو تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی - وہ لکھتے ہین - وَکَانَ اَبُوبَکرٍ سَبَّابٌ یعنے حضرت ابو بکر بہت سے گالیان دینے والے تھے -

(۳) ملاحظہ ہو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ - صفحہ ۵۳ - چھاپہ مصر - اور سیرت ابن ہشام جزو ثانی صفحہ ۲۰۷ - مطبوعہ مصر - اور مدارج النبوۃ - چھاپہ بمبی رکن چہارم - صفحہ ۱۴۹ - جنمین صلح حدیبیہ کے قصہ مین عروہ بن مسعود ثقفی کا جھگڑا لکھا ہے کہ اوسنے جناب رسالت مآب سے کہا کہ آپ کو ان چند اوباشون کا تجربہ ہوا ہوگا جو آپ کے گرد جمع ہین کہ یہہ وقت پر کس درجہ ثابت قدم رہے ہونگے - یہہ سنکر حضرت ابو بکر نے عروہ کو گالیان دین اور مدارج النبوۃ مین صاف یہہ الفاظ لکھے ہین - کہ عروہ را دشنام داد - وبتان او را اہانت رسانیدہ - ان تینون واقعات کو دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے شیخ نمبر ایک بہت ہی گلسندی تھے گویا گالیان بکنا اونکا روزمرہ تہا اور یہہ انہیں جناب کی سیرت ہے - ہم اور ہمارے بزرگ ان باتون سے بری ہین آپ کسی علم سے یہ تو ثابت کردین کہ ہمارے آیمہ طاہرین مین سے خود تو درکنار کسی کے جواب مین بہی کبہی گالی دی ہو - اور پہر مین ثابت کرتا ہون کہ اگر لعنت کا نام آپ نے گالی رکہا ہے تو آپ کی فقہ کی کتابون مین یہ شعر درج ہے - جسکو مین احقاق الحق باب دوم مین آپ کے آیمہ کی سوانح عمری مین لکہہ چکا ہون - یہان بعینہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے ترجمہ لکہتا ہون - کہ خداوند اوس شخص پر ریگ بیابان کی تعداد کی برابر لعنت ہو - جو ابو حنیفہ کے قول کو رد کرے - چونکہ آپ کے ۹۹ - علماء نے مع حضرت پیران پیر کے ابو حنیفہ پر جرح و قدح کی ہے لہذا سب اسمین شامل ہوگئے پہر فرمائے کہ آپ کے کسی طریقہ کو مین ٹہیک سمجہون میرے نزدیک تو آپکا یہہ وتیرہ ہے کہ میٹہا میٹہا ہپ اور کڑوا کڑوا تہو - جو بات اپنے کو اچہی معلوم ہوئی لکہہ آگے پیچھے کا خیال نہ کہا اور پہلے اوسکو لکہہ مارا اب مین سوال کرتا ہون کہ آپ کے ایمان کے بموجب اگر کوئی خلیفہ آپکا

بُرا کہے تو کیسا آپ ضرور اس بات کے قایل ہین کہ وہ کافر ہی اچھا صاحب اگر کوئی خلیفہ
نمبر ۲ - کو بُرا کہے تو کیسا - بس وہ تو سر اسر جہنم رسید ہے - چاہئے کوئی نسل آریہ اور
عیسائیون کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کو برا کہے تو وہ آپ خوب سن لینگے
مگر جس نے حضرت عمر صاحب پر ذرا شک کیا تو اوسکا کہان ٹھکانا رہا - وہ سب سے بُرا کافر
ہوگا - اور جو خلیفہ نمبر ۳ - کو بُرا کہے تو وہ بھی کافر ہے - بہت اچھا اب ذرا ایمان اور انصاف
سے کہو کہ بھلا جی جو کوئی حضرت علی پر لعنت کرے اور کرائے تو وہ کیسا اب آپ کو مجبورا
ماننا پڑیگا کہ وہ بھی کافر ہے - پس پھر اضطراب حاصل ہوگیا ذرا مسلم اور بخاری ملاحظہ ہون
سعد بن وقاص کی روایت ہے کہ جب سنیون کے حضرت امیر المومنین معاویہ صاحب
نے سعد سے پوچھا کہ تو کیون علی پر لعنت نہین کرتا کونسا امر مانع ہے تو اوسنے جواب دیا
کہ علی کے شان مین مجھے تین حدیثین یاد ہین اگر اونمین سے ایک بھی میرے لئے ہوتی
تو مین اپنے کو دنیا اور مافیہا سے بہتر سمجھتا ایک حدیث سپردگی رایت - دوسری
حدیث منزلت - تیسری حدیث ولایت - تو فرمائے کہ موجد لعنت کرنے کا
کون ہوا - ہم یا تمہارے بزرگ - اور پھر اولٹی ہمسے عداوت - بقول شخصیکہ اولٹا چور
کوتوال کو ڈانٹے آپ کو شرم نہین آتی کہ اپنے الزام دوسرون کے سر لگاتے ہو -
مین پھر سوال کرتا ہون کہ حضرت علی پر کسنے لعنت کی اور کرائی آیا شیعون نے
یا سنیون نے یا خارجیون نے ان تینون باتون مین سے ایک کو کہئے اگر آپ کہین
کہ خارجیون نے تو معاویہ صاحب خارجی ہوئے - پھر آپ نے کیون اچھا کہا اور
اگر آپ کہین کہ شیعون نے یہ فعل کیا تو معاویہ صاحب شیعہ ہوئے اور شیعہ بوجہ
خلفا پر لعنت کرنے کے آپ کے نزدیک قابل دوزخ ہین پس معاویہ صاحب بھی
اس زمرہ مین آگئے پھر آپ نے کیون اونکو اچھا سمجھا لہذا آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ معاویہ
سنی تھا تو ثابت ہوا کہ آپ اور آپ کے معاویہ صاحب اس امر قبیح کے موجد ہوئے

چونکہ خداوند کریم عادل ہے - بجائے ۵۹ سال کی لعن کے کہ حضرت علی پر کی
اور کرائی گئی اوسکی عادل داورس خدا نے ایک قوم کو تعینات کر دیا کہ تا قیام
قیامت اون لوگون پر کہ جنہون نے خلاف حکم خدا اور رسول کیا - جنہون
نے پرایا حق ضبط کیا اور دین نبوی مین احداث کیا اہلبیت رسولؐ کو
برباد کیا لعنت کیا کرین - لعنت کے معنی گالی نہین ہین مگر ہم گالیونکی
حدیث بہی دکہاتا ہون ملاحظہ ہو - ہدایہ چھاپہ مصطفائی جلد ایک صفحہ ۵۷۸
اور شرح وقایہ چھاپہ نولکشور صفحہ ۱۸۳ - اور کنز الدقایق چھاپہ احمدی
پریس دہلی صفحہ ۱۹۲ - ترجمہ - جو ذمی جزیہ دینوالا جزیہ سے انکار کرے
یا کسی مسلمان کو قتل کرے یا گالی دے رسول اللہ کو یا مسلمان عورت سے زنا کرے
تو اوسکا عہد نہین ٹوٹتا - اور رد المختار شرح در المختار مین صاف کر دیا ہے ملاحظہ ہو
چھاپہ دہلی جلد ۳ صفحہ ۲۷۹ - ترجمہ اور لیکن ابو حنیفہ - ابو یوسف اور محمد کہتے ہین
کہ نہین ٹوٹتا عہد ذمی کا پیغمبر کو گالی دینے سے اور نہ قتل کیا جائے وہ اس بات سے
پہر آپ خلفا پر لعنت کرنے سے کیون شیعون سے لڑے مرتے ہین -

نمبر ۱۵ - قول سنیان - شیعون کے یہان حوض کا پانی پاک ہے
اوسکو پیتے ہین اور کیا کیا کرتے ہین -

جواب شیعہ - یہہ بہی آپ نے گنوارون کو نفرت دلانے کو گہڑ دیا
آپ کو کچہہ اپنے گہر کی خبر بہی ہے - مشکوۃ شریف باب المیاہ ملاحظہ ہو حضرت
عمر صاحب کے فرزند ارجمند سے حدیث منقول ہے جسکا یہہ ترجمہ ہے کہ عبد اللہ
ابن عمر نے جناب رسالت مآب سے دریافت کیا کہ جو پانی زمین کے میدانونمین
ہوتا ہے اور جسپر درندے اور جانور آتے ہین اوسکے لئے کیا حکم ہے آپ نے
فرمایا کہ جو پانی برابر دو قلون کے ہو تو وہ ناپاکی کو نہین اوٹھاتا یعنے ناپاک نہین ہوتا ہے

اس حدیث کو۔ احمد۔ ترمذی ۔ ابو داؤد ۔ نسائی ۔ دارمی ۔ اور ابن ماجہ نے
کہا ہے اور ابو داؤد کی دوسری روایت یہہ ہے کہ بے شک وہ پانی ناپاک نہین
ہوتا ہے جو دو قلون کی مقدار مین ہو اور اسکو صحیح کہا ہے ابن خزیمہ ۔ ابن حبان
دار قطنی اور حاکم نے اگر یہہ حدیث ضعیف ہے تو ہو آپ کے عمزاد ی صاحب
جہوٹے ہوتے ہین اور جسقدر علمانے اسکو صحیح مانا ہے وہ سب جہوٹے ہوتے
ہین ۔ اور امام شافعی نے جو آپ کے ہی بہائی بند ہین قلے کی تعداد حجازی مشکے
کی برابر لکہی ہے جسمین قریب ڈہائی مشک کے پانی آتا ہو۔ پس قلتین یعنے
دو مشکے برابر پانچ مشک کی ہوتے ہین اور وزن پانی کا سوا چہہ من قرار دیا گیا
ہے اور شرط یہہ ہے کہ تعداد شرعی پانی مین اگر اتنی نجاست ملجائے کہ پانی کا رنگ
اور بو اور مزہ نہ خراب ہو تو وہ پانی پاک ہی۔

اب مین سوال کرتا ہون کہ اگر پانی مین جو سوا چہہ من پختہ سے کسیقدر زیادہ ہو اور
کوئی آنا گوہ گہولدے کہ جس سے پانی کے رنگ و بو اور مزہ مین کچہہ فرق نہ آئے تو وہ
پانی پاک رہا یا ناپاک ۔ اگرچہ اسکا یہہ ہی جواب ہے کہ شرعا پاک رہیگا۔ مگر میری
رائے یہہ ہے کہ درحقیقت بموجب شرع پاک ہے لیکن انسان کی طبیعت تو
کراہت کے اوسکے استعمال کو ہرگز گوارا نہ کرے گی ۔ آپ کے یہان سوا چہہ من پختہ
پانی پاک ہے اور ہمارے یہان ۲ہم۔ بالشت اور سوا نو من پختہ گویا آپ کے
یہان سے تین من زیادہ اور وہ بہی اوسی شرط کے ساتہہ رنگ اور بو اور مزہ کے
مشروط ہے اور یہ دہ دردہ جو گہر ڈالا ہے اول تو یہہ لفظ فارسی ہے دوسرے
کوئی حدیث اسوقت تک سنی اسکے متعلق نہین دکہا سکتے مگر وہ بہی یون نہین ہے
کہ جیسا دہنے جلاہون مین مشہور ہے بلکہ یون بتایا گیا ہو کہ دس ہاتہہ چوڑا دس
ہاتہہ لانبا اور گہرا اسقدر کہ چلو بہرتے مین ہاتہہ زمین کو نہ لگے مگر کوئی حدیث اسکے

متعلق نہین ہے کہ یہہ مسئلہ کہانسے گہڑا ہے نہ کوئی صاف اور قابل اطمینان
جواب اسکا آپ دیسکتے ہین ہان شاید اب آپ کے نئے ہونے والے پیغمبر
مرزا حیرت کے پاس کوئی حدیث نکل آوے تو نکل آوے اور لیجئے آپ کے سُنئے
امام ترمذی صاحب نے حدیث بیر بضاعۃ کو حسن کہا ہے اور احمد نے صحیح لکہا ہے
اور ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ - دارقطنی اور بیہقی نے بہی روایت کیا ہے دیکہو
مشکوۃ شریف باب المیاہ فصل ۲ - اور مسک الختام اور بلوغ المرام اور ابو داؤد
چہاپہ اول دہلی کے صفحہ ۸ پر ہے جسکا یہہ ترجمہ ہے کہ ابو سعید خدری سے روایت ہے
کہ لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ بہلا ہم بیر بضاعہ کے پانی سے وضو کرین اور وہ
ایک کنوان ہے کہ جس مین حیض کے لتے اور کتون کے گوشت اور بدبو دار چیزین
ڈالی جاتی تہین تب فرمایا اون جناب نے کہ بیشک وہ پانی پاک ہے نہین ناپاک
کرتی اوسکو کوئی چیز -

دوسری حدیث ابن ماجہ چہاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۷ مین ہے جابر بن عبد اللہ
سے ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم ایک گڑہے پانی کے پاس پہونچے تو اوس مین ایک
گدہا مرا ہوا پایا ہم پیچہے ہٹے اور رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ بیشک
وہ پانی پاک ہے پس ہمنے اوسکو پی لیا اور بہر کر ساتہہ لے لیا - اب فرمائے کہ جب
آپ کے یہان ایسا خراب پانی بہی پاک ہو گیا تو شیعون پر کیا اعتراض ہے تمکو اپنی
گہر کی تو خبر ہی نہین ہے ہمارے یہان تو تمہارے یہانسے زیادہ پانی پاک ہے اور اگر
یہہ کتابین اور اونکے راوی اور قبول کرنے والے علما جہوٹے ہین تو یہی ہمارا بہی
مطلب ہے کہ آپ یا تو اونکو جہوٹا کہئے یا ایسے پانیکو پی جائے -

نمبر ۱۶ - قول سنیان - شیعہ کہتے ہین کہ قرآن کے چالیس پارہ تہے
دس حضرت علی کی شان مین تہے اور شیعہ قرآن کو محرف کہتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ قرآن حضرت علی پر نازل ہوا تھا جبرئیل غلطی سے سول اللہ کے پاس لے گئے۔

جواب شیعہ - آپ کو گھڑت کرتے ہوئے تو شرم نہیں آتی نہ آگے پیچھے کا خیال کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ بھلا فرمائیے تو کہ قرآن جلد بندھا بندھایا ایک مرتبہ نازل ہوا تھا جو جبرئیل غلطی سے وہاں لیگئے اور جب وقتاً فوقتاً آیات لاتے تھے تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ آپ کے خیال میں خدا عالم الغیب نہیں ہے جو جبرئیل کو آگاہ نکر سکا ایسی جرات تو آپ لوگوں ہی کو ہے ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے نہ اگلے جالیس پارہ تھے نہ تیس ۳۰ تھے حضرت عثمان صاحب کی لیاقت کا نمونہ ہے کہ تیس پارہ کرا دیئے چاہے اوسوقت سو پارہ کرا دیتے اور اب چاہے ورق ورق کی علیحدہ جلد بنوا دو تو کیا ہرج ہے۔ اور اسکی تحریف کے قائل بھی علمائے سنت ہیں پھر اگر ہم اونکے اقوال کو پکڑ کر تحریف دکھاتے ہیں تو کیا گناہ ہے آپ لوگوں نے جاہلوں کے بہکانے کو اپنے الزام دوسروں پر لگائے ہیں۔ ہم حضرت علی کی شان میں نازل ہونا بتلاتے ہیں وہ بھی تمہارے ہی علما لکھ گئے ہیں کہ فلاں آیت میں علی کا نام تھا فلاں موقع پر مسئلہ کا نام تھا اب ندارد ہے فلانی آیت گم ہوگئی فلانی صورت ندارد ہے پھر ہم لوگ آپ کے اقوال کو حجت میں لاتے ہیں تو کیا بیجا ہے۔ چونکہ لوگ کتابوں کو دیکھکر مذہب سنت ترک کردیتے اسلئے پہلے سے پہلے دوسروں پر عیب لگا دئے۔ لیجئے اب اپنی کتب کی سیر کیجئے۔

شرح بزدوی جو اصول فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب ہے اوسمیں روایت ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ رسول خدا پر ایک قرآن نازل ہوا تھا پھر وہ بھول گئے پس اوسمیں سے کچھ باقی نرہا۔

(۲) فتح الباری شرح بخاری کتاب تفسیر ملاحظہ ہو ترجمہ۔ جو قرآن دو لوح

سپتهون کے درمیان ہی پورا نہین ہے بہت سا اوسمین سے جاتا رہا۔

(۳) ابن ضریس نے حضرت عمر کے صاحبزادے سے روایت کی ہے کہ وہ اسبات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جو کوئی یہہ کہے کہ یہہ قرآن پورا ہے کیونکہ بہت سا اسمین سے جاتا رہا۔

(۴) جلال الدین سیوطی نے بھی اپنی جناب سے لکہا ہے کہ تم مین سے کوئی یہ نکہے کہ مین نے پورا قرآن لیا ہے کیونکہ اسمین سے بہت سا جاتا رہا۔

(۵) اتقان ملاحظہ ہو جس مین لکہا ہے کہ قرآن مین پورے دو سورہ نہین ایک کا نام سورہ حفد تہا اور دوسرے کا نام سورہ خلع تہا ساقط کردے گئے موجودہ قرآن مین نہین ہین۔ اور ابو عبید اور محمد بن نضر نے کتاب صلوۃ مین لکہا ہے کہ ابی بن کعب اور حضرت عمران دونون سورتون کو قنوط مین پڑھا کرتے تھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر تک نماز مین قنوط پڑھا کرتے تھے جسکو ابو حنیفہ کے پیروان نے چھوڑ دیا۔

(۶) جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین اور مسلم نے اور ابن مردویہ اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلائل مین ابو موسی اشعری سے لکہا ہے۔

ترجمہ ہم صحابہ ایک سورہ پڑھا کرتے تھے جو طول اور شدت مین مثل سورہ برات کے تہا مگر اوسکو بھول گئے صرف ایک آیت یاد رہگئی۔ اور ایکدوسری سورہ تلاوت کرتے تھے جو مسبحات مین سے کسی ایک کے مشابہ تھی سو اوسکو بھی بھول گئے جسکا شروع یہہ تہا کہ سبح للہ ما فی السموت اوسمین سے صرف ایک آیت یاد رہگئی۔

(۷) درمنثور مین ابن ضریس اور عکرمہ سے لکہا ہے ترجمہ سورہ احزاب سورہ بقر کی برابر تہی اور اوسمین آیت رجم بھی مرقوم تہی۔

(۸) ابو عبید نے ابن الانباری اور ابن مردویہ سے اور بی بی عائشہ سے لکھا ہے فضائل ہین کہ زمانہ نبوت مین سورہ احزاب مین دو سو آیتین شامل تہین جب عثمان نے اپنی لیاقت اور علمیت کا اظہار کیا یعنی قرآن کو جمع کرایا تو صرف ستر یا بہتر آیات رہگئین -

(۹) - بخاری نے اپنی تاریخ مین حذیفہ سے لکھا ہے کہ سورہ احزاب کی ستر آیات کو بہول گئے جب عثمان نے قرآن کو جمع کرایا تو اسقدر رہین -

(۱۰) - حاکم نے مستدرک مین ابی بن کعب سے لکھا ہی کہ [illegible] ہیں سے وہ آیات نہ وارد ہین اور حضرت رسولخدا اون کو پڑھا کرتے تھے -

(۱۱) اور تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق مین اور مسلم نے بی بی عایشہ سے لکھا ہے کہ آیہ رضاع کبیر اور اور آیہ رجم نازل ہوئین تہین - اور ایک رقعہ مین لکھی ہوی عایشہ کے سر کے نیچے رکھی تہین جب عایشہ رسول خدا کے ماتم مین مشغول ہوئین تو اونکی بکری اوسکو کہا گئی -

یہہ تہوڑے سے حوالہ بطور نمونہ از خروارے مین نے لکہدئے ہین اگر زیادہ ضرورت ہو تو تفسیر یہہ القرآن ملاحظہ ہو بہت کثرت سے ایسی مضامین ملینگے - اب فرمائے کہ اسکا نام تحریف ہی یا کیا جسکو آپ کے ایسے معتبر راویون نے لکھا ہے پہر شیعہ غریب بہی تحریف کے قائل ہوے تو کیا گناہ ہے آپ ہی کے قول کو بنا رہی ہین - اور آپ کا یہہ قول ہے کہ خدا فرماتا ہی کہ مین اسکا خود نگہبان ہون جسکو ہم دوسرے طریقہ پر سمجہتے ہین - مگر یہان خدا نے نہ بکری کے کان پکڑے جو رقعہ کو کہا گئی تہی نہ قرآن کو گہٹانے والون پر عذاب نازل کیا - اب رہا یہ امر کہ قرآن حضرت علی پر نازل ہوا تہا ہم تو اس بات کے قائل نہین ہین مگر آپ لوگون کا یہ عقیدہ

ضرور ہے کہ قرآن حضرت عمر صاحب اور بی بی عائیشہ کی رائے کی بموجب نازل ہوتا تہا - اگر کچہہ عذر ہو تو ملاحظہ ہو کتاب اتقان مین حضرت عمر کے صاحبزادہ سے روایت ہے اور اسکو ترمذی نے لکھا ہے - کہ جو کچہہ خدا نے نازل کیا آدمیون پر وہ موافق قول عمر کے ہے اور یہہ بہی لکہا ہے کہ عمر صاحب اور عائشہ صاحبہ نے بعض موقعون پر کچہہ باتین کہین پہر انکے کلام کو خدا نے بجنسہ نازل کیا - اور قرآن مین ایسے احکام بہی ہین کہ پہلے بعض صحابہ نے اپنی رائے سے احکام تجویز کر لئے پہر خدا نے انکو پسند کر کے وہی احکام نازل کئے - دوسرے ابن مردویہ نے مجاہد سے نقل کیا ہے اور اسکو ازالۃ الخفا مین بہی درج کیا ہے کہ حضرت عمر کے کلام بجنسہ خدا نے قرآن مین درج کئے ہین (کیا خوب گویا حضرت عمر کی طرفداری مین آپنے خدا مین نقص پیدا کر دیا کہ وہ عالم و دانا نہین رہسکتا کیونکہ حضرت عمر خدا کے اوستاد ٹھہرے اور بی بی عائشہ اوستانی جی ہوئین - لہذا ایسے عاجز خدا کے کہ جو آدمیونکی صلاح لیکر احکام نازل کرے ہم بندے نہین ہونا چاہتے نہ وہ ہمارا خدا - بہلا سنئے تو سہی انسان کے کلام دو ہی طرحکے ہوتے ہین ایک اچھے دوسرے برے اور احکام خدا مین بہی اوامر اور نواہی شامل ہین پس ضرور ہے کہ کہین نہ کہین ضرور ملینگے جیسا آتش پرستون کی شروع کتاب مین ہے کہ بنام ایزد بخشائیدہ بخشایشگر جو بجنسہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنی ہین اگر انکو ان کتب سے کچہہ عذر ہو تو صحیح بخاری مین انس کی روایت دیکہئے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا نے تین امرون مین میری تجویز کے موافق اپنا کلام نازل کیا ایک یہ کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کو مصلی بناتے تو فوراً آیت نازل ہوئی - واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی دوسری مین نے کہا کہ اے رسول اللہ یہ آپ کی بیبیان ہر کس و ناکس کے سامنے بے پردہ آتی ہین کاش انکو

پردہ کا حکم دیا جاتا تو جھٹ پٹ آیت حجاب نازل ہوئی۔ تیسرے یہ کہ ایکدن پیغمبر کی بیبیان کچھ غیرت مین آکر حضرت کے پاس جمع ہوئین تو ہین نے کہا کہ عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا۔ حضرت عمر کا کیا کہنا ہے وہ تو حضرت عمر ہی ہین یہان تو معمولی آدمیون کے تک کلام خدا کے کلام سے آپنے بڑھادے دیکھون تنزیہ القران اوسمین بہت کچھہ ایسا مادہ ملیگا۔ اور یہ حرکات کیون کی گئین ہین۔ صرف علی مرتضےٰ کے فضائل چھپانے کے لئے۔ چنانچہ اس زمانہ کی تصنیف مین مولوی شبلی صاحب نے جو سیرت الفاروق لکھی ہے اوسکی عبارت مین پورے طور پر لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا کا مبعوث ہونا اور کلام الٰہی کا نازل ہونا غرض کہ جو کچھہ دنیا و ما فیہا ہے وہ سب عمر صاحب کی ہی بدولت ہے گویا حضرت رسالت مآب برائے نام تھے مگر اسکو بالکل ہو گئے جو متفق علیہ حضرت عمر کا قول ہے کہ جب وہ مسائل شرعیہ مین عاجز ہوتے تو شتر بار اونہون نے بڑا لمبا لفظ لولا تا آخر اپنے مُنہ سے نکالا ہے کیا ہی شان نبی سے بڑھنے کی ہے۔ معاذ اللہ جسکو جی چاہا خدا بڑھا دیا رسول سے بڑھا دیا آگے پیچھے کا کچھہ خیال نہین کیا آپ ہی لوگون کی جرأت ہے۔ ہان اگر ایسا دعویٰ کرتے تو رسول اللہ کرتے ہمارے نزدیک تو نہ کبھی رسول نے ایسا کیا نہ کسی انکے نائب برحق آئمہ طاہرین مین سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا آپ ہی لوگون کی ایسی ہمت ہے کہ دبنے چلا ہے تک انا الحق اور انا الرسول کہتے پھرتے ہین بس اگر ہم ہی آپکے علما کے قول کو لیکر اسبات کے مدعی ہین کہ جو آیات حضرت علی کی شان مین نازل ہوئین اون مین سے علی کے نام کو نکال ڈالا اور حضرت عثمان کی لیاقت نے وہ ستم ڈہایا کہ کچھ آدرمعنی آیات کی ہی تمیز نہ رہی تمام مضمون کو گڑبڑ کردیا دیکھو (احقاق الحق باب دوم و سوم۔ بجواب الطال رحمہم اللہ بخوبی۔ ہمارے یہان تو قرآن کی جو وقعت ہونی چاہیے وہی ہے۔ ذرا آپ اپنے ابن بچے مذہب کو

تو آئینہ لیکر دیکھئے کہ کیسے کیسے بدنما دھبے اوسکے چہرہ پر ہیں کہ جو اندر تک جسم میں سرایت کر گئے اور تا قیامت نہ مٹینگے - قرآن شریف کی وقعت ملاحظہ ہو کہ آپ کے اس گندے مذہب میں کتنی ہے -

سنیوں کے یہاں قرآن کی عزت و وقعت

نمبر ۱ - فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور جلد ۴ - صفحہ ۳۶۴ -

نمبر ۲ - فتاوی سراجیہ جو فتاوی قاضی خان کے حاشیہ پر ہے اسکی جلد ۳ - صفحہ ۳۱ -

نمبر ۳ - فتاوی عالمگیری چھاپہ دھلی جلد ۵ صفحہ ۱۲۴ - ملاحظہ ہوں -

ترجمہ - جس کسی کی نکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے پس اگر وہ خون کے ساتھ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھے تو بقول ابو بکر اسکاف یہ امر جائز ہے - اور بعض کا قول ہے کہ اگر پیشاب سے قرآن لکھے تو بھی مضایقہ نہیں ہے اگر اسمیں شفا ہو اور اسیطرح واسطے شفا کے مردار کی کھال پر بھی لکھنا کچھ حرج نہیں ہے -

اور پانچویں کتاب رد المختار شرح در المختار چھاپہ دھلی جلد ۱ - صفحہ ۱۴۰ میں بھی یہ مسئلہ موجود ہے جسمیں سورہ الحمد کو خون اور پیشاب سے ناک اور پیشانی پر لکھنے کی اجازت ہی واسطے حاصل کرنے شفا کے - معاذ اللہ - بحث - خدا نے قرآن میں خون اور سور کے گوشت اور میت کو حرام کیا ہے پس حرام اشیا سب برابر ہوئیں لہذا واسطے شفا کے سور کے خون سے بھی لکھنا جائز ہوگا اسیطرح ہر مردار کی کھال پر خواہ کتے کی ہو یا سور کی اور شفا کہتے ہیں مرض کی تکلیف کے دور کرنیکو پس اگر کوئی شخص درد سر یا بخار کی برداشت ایک دن تک نہیں کر سکتا تو اوسکو جلدی سے شفا حاصل کرنے کے لئے بھی یہ عمل جائز ہے کیونکہ جان کی جانیکا ذکر صاف طور پر نہیں ہے - مگر ہیں آپکو دروازہ تک پہونچانے کے لئے آپکی

ظاہر ہے تسلیم کئے لیتا ہون کہ جان بچانے کے لئے جب کچھہ تدبیر باقی نہ رہے
تو یہ عمل بہی آپ کے یہان جائز ہے تو معلوم ہوا کہ جب کسی طرح پر جان نہ بچے
تو خدا و رسول کی توہین کرنے سے بہی کچھہ ہرج نہ ہوگا۔ جس طرح سے ہو جان بچ جائے
گویا آپ کے نزدیک جان کے سامنے دین و ملت کچھہ نہ رہے۔ مذہب کا نام
اک بہانا ہے۔ جان ہے تو جہان ہے۔ پہر اگر ہم لوگ تقیہ کے ذریعہ سے جان
بچا لیتے تہے تو کیا حرج ہوا۔ اسمین تو نہ کسی کی توہین کرنی پڑتی تہی نہ قرآن کو
حرام اشیاء سے لکہنا پڑتا تہا بلکہ بادل ناخواستہ آپ کے ساتھہ مین ملکر خلفاء کی
گہڑی ہوئی تعریف مین ہان مین ہان جی کرنے لگتے تہے۔ اور سنئے تو سہی اگر جان
بچانے کیلئے ایسے امور قبیحہ درست ہوتے تو آپ لوگون سے بہی زیادہ زیادہ
ذی علم اور ہوشیار تہا جس نے اپنے نانا سے تعلیم حاصل کی تہی اور مدت تک
اونکی صحبت اوٹہائی تہی۔ پس وہ اپنے اور اپنے بچون اور دوستون کی جان بچانے
کے لئے ضرور یزید کی بیعت کر لیتا اور یقینی بات تہی کہ کسی ملک کی گورنری بہی ملجاتی
وہان نہ تو قرآن کو حرام اشیاء سے لکہنا پڑتا تہا نہ خدا و رسول کی توہین کرنی پڑتی تہی صرف
یزید کی بیعت کی بحث تہی۔ پس ثابت ہوا کہ دین حق کی حمایت مین جان و مال اور
آبرو کوئی شے نہین ہے۔ چونکہ خدا عالم الغیب ہے غالبا یہی مصلحت الٰہی تہی جو
عثمان صاحب کے ہاتہون قرآن جمع کردہ علی مرتضیٰ کو جلوا دیا جو حضرت صاحب
الزمان کے پاس ہے کیونکہ اونکی شئیت نے نگوارا کیا کہ اوس قرآن پاک کو
پیشاب وغیرہ سے لکہائے اوسکے علم مین تہا کہ سنی اسکی یہ گت بنائینگے۔

نمبر ۱۷ - قول سنیان - شیعہ لوگ بت پرستی کرتے ہین
یعنے تعزیہ بناتے ہین۔

جواب - شیعہ - آپ کو کچہہ تعزیہ کی اصلیت بہی معلوم ہے

یانہیں اسکے موجد بہی آپ ہی لوگ ہین - آپ کے امیر تیمور نے اول اوسکو
بنایا اسلئے کہ وہ ہر سال زیارت سید الشہدا کو جاتا تہا - چونکہ امور سلطنت مین
بڑا حرج واقع ہوتا تہا - لہذا علما نے اوسکو یہہ فتوی دیا کہ اگر اوس روضہ کے
نقل بنا کر روزانہ آپ زیارت کر لیا کرین تو وہی ثواب ہوگا جیسا وہان جانے مین
اوس نے منظور کیا چونکہ رعایا پر بادشاہ کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اوس کی
خوشنودی کے لئے ہر ہر سنی نے اپنے گہرون مین تعزیہ بنا کر رکھلئے - رفتہ رفتہ
یہہ رسم عام ہوگئی اور شیعون نے اسکو اپنے ہادیان دین کے یادگار قایم کرنے
اور سامان غم بڑہانے کے لئے اپنے یہان بہی لیلیا - یہہ تعزیہ نقل روضۂ
امام حسین کی ہے - اوسکو شیعہ نہ امام حسین سمجھتے ہین نہ امام حسین کی تصویر
بلکہ آدمی کی ہاتہہ کا بنایا ہوا اور بانس کی کھپچ کا ہوتا ہے - چونکہ مکان کی نقل ہے
اسلئے بت کا اطلاق اسپر نہین ہو سکتا ہے - جاندار کی تصویر سایہ افگن کو
بت کہتے ہین خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا پرندہ کی مگر مکان کی تصویر کو کہین بت
نہین سنا اور اگر مکان کی نقل کو بہی آپ کے نزدیک بت کہتے ہین تو آپ کو ماننا پڑیگا
کہ مساجد بہی بت ہین کیونکہ بیت اللہ کی نقل ہین اور انمین بہی نماز ہوتی ہے انہین
بہی ہوتی ہے - اب کہئے کہ اچہا ہو یا کہ جیسا آپ کہتے ہین اسکو ہمنے ایجاد کیا یا آپنے
یہ بہی عجیب بات ہے کہ تم جو چاہو کرو تمکو مباح ہے اب سنئے کہ بقول خداوند کریم
کہ بہت سے اسکے ساتھ گمراہ ہونگے اور بہت سے اسکے ساتھ ہدایت پاوینگے
چنانچہ خدا نے دونون سامان دکہا دئے کہ ایک فریق تو اپنے ہادیان دین
کی مصیبت کو یاد کرکے اونکے احسانات کا شکریہ بذریعہ آنسوون کے ادا
کرتا ہے اور تعزیہ علم وغیرہ رنج وغم بڑہانے کو بناتے ہین عشرہ کو فاقہ کرتے
ہین خرید و فروخت نہین کرتے اچہے کپڑے نہین پہنتے اور اکثر تو چارپائی پر نہین سوتے

روز تک نیا کپڑا ہی نہیں استعمال کرتے دوسرا فریق اپنے آباو اجداد کی سنت کو ادا کر کے پورے طور پر سر یزید کا سمان دکھاتا ہے - عمدہ لباس پہنتے ہیں خرید و فروخت کرتے ہیں عشرہ کو روزہ رکھتے ہیں جو خوشی کی علامت ہی کیونکہ یا تو سنت روزہ کہا جاتا ہے یا ماہ رمضان کے فرض روزے ہوتے ہیں اور فاقہ نشانی مصیبت اور تکلیف کی ہے - ادھ جلتے کو دتے ہیں اکھاڑے بنا کر جاتے ہیں پٹہ وغیرہ کہیلکر اپنا ہنر دکھایا جاتا ہے ہنسی مزاق ہوتا ہے - بہلا کوئی شیعہ بہی یہ حرکتیں کرتا ہے - اب سنئے شیعہ کے تعزیہ تو بت بتائے جاتے ہیں مگر وہ حج میں جو تین محمل ایک شام سے دوسرا مصر سے تیسرا بصرہ سے آتا ہی جاوت پر باجے اور آتشبازی کے ساتہہ بی بی عائشہ کے نام سے نامزد ہو کر آتے ہیں کہ دیکھو ری لوگوں میں بہی آئی - جنکے اونٹوں کا گوہ موت تبرک بنا کر ہاتہوں ہاتہہ اوڑا لیا جاتا ہے اوسکو سنی چومتے ہیں بیت اللہ کو اور مرقد نبوی کو جا بے پشت دکہا دیں مگر کیا ممکن کہ محمل عائشہ کو پشت ہو جائے آخر وہ روضہ رسولخدا میں جا کر رکھہ دئے جاتے ہیں گویا میاں بی بی کی ملاقات ہی - زرائی تو سہی یہ ہی بت ہیں یا نہیں اگر یہ رسم موافق شرع ہے تو ضرور رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت خدیجہ کا محمل کعبہ میں سجا کرتے کیا کوئی حدیث اسکی صحت میں ہے ورنہ اسکو بدعت سیئہ کہئے اگر مخالف شرع یہ کام ہوتا ہی تو چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی کیوں اہل عرب نے اسکو جائز کیا اور کیوں سنیوں نے اسکی ممانعت نہ کی یہ ہی بت بتایا جائے کیا اسمیں بی بی صاحبہ سوار ہوتی ہیں یہ تو ادنکے قبر کی بہی نقل نہیں ہے بلکہ تین محملوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایک میں کبھی دوسرے میں باری باری بیٹھتی ہونگی پہر اگر شیعہ روضہ امام مظلوم کی نقل بناتے ہیں تو کیا گناہ ہے مگر میں

آپ کی خاطر سے تسلیم کئے لیتا ہون کہ بت ہی بناتے ہین اوس بت کی آنکھو
خبر دون کہ بلاشک ۹ - ربیع الاول کو شیعہ ایک بت بناتے ہین اور اسکو
وہی سزا دیتے ہین جو بت کے لئے ہونی چاہیئے زیادہ لکھنے کی ضرورت
نہین ہے کسی شیعہ سے دریافت کرلینا -

نمبر - ۱۸ - قول سنیان - شیعون کے ایمان کا کیا ٹھکانا ہے
اپنے آئمہ کو رسول اللہ پر بھی فضیلت دیدیتے ہین -

جواب شیعہ - ہم تو ایسا نہین کرسکتے ہین البتہ حب ارشاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اونکے فضائل بیان کرتے ہین - جیساکہ جناب امیر
کی شان مین آنجناب کے بہت سی احادیث وارد ہین جو متفق علیہ فریقین ہین
یا ایسی احادیث سے حجت پکڑتے ہین جیسے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ تحقیق
حسنؑ اور حسینؑ سردار ہین جوانان بہشت کے - جو متفق علیہ ہے اور بعض روایتون
مین یون ہے کہ تحقیق حسنؑ او حسینؑ سردار ہین جوانان بہشت کے اور اونکا
باپ اونسے بھی افضل ہے اب ذرا آنکھین ملکر اور کہولکر ملاحظہ فرمائیے
کہ بہشت مین سب جوان ہوکر داخل ہونگے کوی بوڑھا نہو گا یہان تو خود جناب
رسالتمآب نے حضرت آدم سے لگا کر اپنے اوپر تک سردار بیان فرما دیا ہے
تو کہیئے ہمارا کیا قصور ہے ہم تو جناب رسالتمآب پر کسی کو فضیلت نہین
دیتے ہمارے نزدیک گناہ ہے مگر آپ اپنی کہیئے کیونکہ ہم تو احادیث کی
پیروی کرتے ہین یہ آپ کے حضرت عمر وغیرہ جو ہین انکی شان مین بھی کوئی
اس قسم کی حدیث مستند ہے یا نہین اگر ہے تو یقینی گھڑی ہوئی ہے کیونکہ آجکل
بھی اس گھڑت کے نمونہ موجود ہین کہ تیرہ سو سال کے بعد میان شبلی صاحب نے
عمر صاحب کی سوانح عمری لکھکر گویا یہ ثابت کردیا کہ دنیا و مافیہا انہی کے لئے بنائی گئی

ورنہ کچھہ نہ پیدا ہوتا اگر عمر صاحب پیدا ہوتے یہانتک کہ رسول اللہ پر بہی ترجیح دی ہے کہ اون کی صلاح سے تمام احکام حضرت تجویز کرتے تہے نہ نمازکے ارکان خود تجویز کرسکے نہ اذان کا طریقہ حضرت کے خیال مین آیا غرضکہ جو کچھہ ہوا اور ہے وہ سب حضرت عمر کی بدولت ہے اگر یہ نہ پیدا ہوتے تو رسول اللہ کا بہی وجود نہوتا۔ اور حضرت عمر کا کیا کہنا ہے یہان تو اونے اونے دہنے جلاہے باو بہنسگر۔ چرسئے۔ جو عقل سے خارج۔ احکام شرع سے ناواقف۔ روزہ نماز سے متنفر۔ وہ لوگ بہی رسول اللہ سے بڑہا دیے جاتے ہین۔ کیونکہ جتنے کمالات ایسے بے وقوف آدمیون کے ظاہر کئے جاتے ہین ویسے تو رسول اللہ نے تمام عمر نکئے تہے۔ ہمتو بموجب حدیث رسول فضایل اہلبیت بیان کرتے ہین مگر آپنے عوام الناس کو درحقیقت رسول اللہ پر ترجیح دیدی غرضکہ ہم ہرطرح پر انصافاً آپ سے اچھے ثابت ہین۔ مین نے آپ کے ان بے بنیاد اعتقادونکا جواب عرض کرکے ثابت کردیا کہ آپ بڑے غلط گو اور مفسد اور مفتری ہین۔ اب مین آپ کے اون عقیدون کی جڑ اوکہاڑتا ہون جنسے آپ عوام الناس کو دہوکہ دیتے ہین مگر اوس سے پہلے مین مناسب سمجہتا ہون کہ شیعہ اور سنیون کے خدا۔ رسول۔ اور آئمہ یعنے خلفا کا مقابلہ کرکے دکہاؤن۔

سنیونکا خدا

کتاب عرش والعلو۔ مین علامہ ذہبی نے چند احادیث حضرت عمر کے صاحبزادے سے نقل کی ہین جنکا ترجمہ یہہ ہے۔

کہ خدا عرش پر بیٹہا ہوا ہے چار چار اونگل عرش سے باہر ہے اور عرش اوسکے بوجہہ سے چرچراتا ہے۔

دوسرے کہ ہر شب جمعہ کو خدا آسمان اول سے بہا کرتا ہے اور قبل خلقت دنیا جب عرش وغیرہ کچھ نہتھا تو ایک نور کی مچھلی پر رہتا تھا -

تیسرے جب جہنم مین گنہگار بہر دے جاوینگے تو خدا سے جہنم شکایت کریگا کہ میرا پیٹ ابھی نہین بہرا تب خدا اپنی ٹانگ اوس مین ڈال دے گا - دیکھو معالم التنزیل -

بغوی روایت انس بن مالک تحت تفسیر و تقول ال جہنم اور کتاب ملل ونحل مین مضر اور کہمس اور احمد الجہمی وغیرہ کا عقیدہ ہے کہ اونکا خدا صورت اور اعضا رکہتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے اور اوپر نیچے چڑہتا اترتا ہے -

چوتھے شیخ مسلم اور بخاری فرماتے ہین کہ اونکا خدا مصافحہ کرتا ہے دنیا و آخرت مین اور خالص مسلمانون سے معانقہ کرتا ہے -

پانچوین - داود الجواری کا عقیدہ ہے کہ خدا کے عضو مثل انسان کے ہین جس عضو کی بابت چاہو مجہسے سوال کرو مگر اوسکی فرج اور ڈاڑہی سے معاف رکہو اور خدا کے بال گہونگروالے ہین -

چھٹے - خدا طوفان نوح پر اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین دکھنے لگین اور فرشتے عیادت کو آئے - غرضکہ کہانتک لکھون - دیکھو طبقات سبکی - ہدایت العلیا محسن کشمیری - اور تلبیس ابلیس ابن جوزی -

شیعون کا خدا

ان تمام باتون سے پاک اور مبرا ہمارا خدا عادل ہے قادر ہے تمہارے ان عقاید کے بالکل خلاف ہے اور جو خدا سنیون کے خدا کی صفات سی متصف ہے

ہمارا خدا نہین ہے نہ ہم اوسکے بندے ۔

سنیونکا پیغمبر

۱۔ صحیح بخاری چہاپہ محمدی پریس بمبئی سنہ ۱۲۸۰ھ صفحہ ۵۴۰ مین حضرت عمر کے صاحبزادے سے روایت ہے کہ قبل نزول وحی پیغمبر خدا اور زید ابن نفیل سے مقام بلدح مین ملاقات ہوئی حضرت کے سامنے دسترخوان بچہایا گیا اور بعض نسخون مین یہہ لکہا ہے کہ خود حضرت نے دسترخوان بچہایا۔ اور زید سے کہانیکو کہا تو اوسنے انکار کر کے کہا کہ مین اوس چیز مین سے کچہہ نہین کہا سکتا جسکو تم اپنے بتون پر قربان کرتے ہو مگر وہ چیز کہاتا ہون کہ جسپر خدا کا نام لیا گیا ہو۔

۲۔ امام سدی سے امام رازی نے تحت تفسیر و وجدک ضالا فہدی کے لکہا ہے کہ پیغمبر قبل بعثت بت پرستی کیا کرتے تہے۔ دیکہو تفسیر کبیر

نمبر۳۔ تفسیر درمنثور مین جلال الدین سیوطی نے مختلف حوالون سے لکہا ہے۔ اور مولوی عبدالحی لکہنوی نے کتاب ظفر الامانی شرح مختصر جرجانی مین بہت زور کے ساتہہ اس حدیث کو قبول کیا ہے کہ رسولخدا وقت تلاوت سورۃ والنجم کی جب اس آیت پر پہونچے افرایتہم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری تو شیطان نے یہہ کلمات اونکی زبان پر جاری کر دئے وتلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترجی اسکے بعد رسولخدا سجدہ مین گر پڑے اور کفار نے بہی سجدہ کیا کہ محمد ہمارے خداؤن کی تعریف کرتا ہے۔

۴۔ عبدالعزیز شاہ دہلوی نے مسجد فضیخ کی وجہ تسمیہ یہ لکہی ہے کہ پیغمبر خدا نے اوس مین بیٹہکر فضیخ یعنے شراب پی تہی اور اسکو مسند احمد بن حنبل نے

حوالہ سے لکھا ہے دیکھو مدارج النبوۃ ۔ ضرب القلوب

پانچویں - بخاری اور ترمذی شریف ملاحظہ ہون - کہ پیغمبر ناچ دیکھا کرتے تھے - گانا سنتے تھے اور اپنی پیاری بی بی عائشہ صاحبہ کو کاندھے پر چڑھا کر دکھاتے تھے -

چھٹے دیکھو شرح مواقف معہ متن باب ۵ - عصمت انبیا جسمین لکھتے ہین کہ انبیا مین عصمت کی ہر وقت ضرورت نہین بلکہ جسوقت تک احکام خدا کی تبلیغ کر رہے ہون اوسکے بعد غیر ضروری ہے - اور گناہ کبیرہ رسول خدا سے ہونیکے اکثر علما قایل ہین اور صغیرہ کے عمداً صادر ہونیکے بھی اکثر عقیدت مند ہین اور سہواً صغیرہ کے صدور مین تو سب سنی متفق ہین -

ساتوین - بخاری شریف ملاحظہ ہو کہ سنیون کے پیغمبر وقت وفات حواس باختہ ہو گئے تھے جسکو حضرت عمر صاحب نے کہ جو اپنے تدبیر کے زور سے آیندہ مسند رسول پر جلوہ گر ہونے والے تھے کس خوبی سے ظاہر کیا ہے کہ اس شخص کو ہذیان ہو رہا ہے ہمکو اللہ کی کتاب کافی ہے -

شیعون کا پیغمبر

ہمارا پیغمبر ان سب باتون سے پاک اور معصوم ہے عمداً یا سہواً گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بری ہے اور جس پیغمبر مین سنیون کے پیغمبر کی موافق باتین ہون وہ ہمارا پیغمبر نہین ہے اور نہ ہم اُسکی اُمّت -

سنیون کے امام یعنی خلفا

تاریخ الخلفا مین جلال الدین سیوطی نے باب حدیث اثنا عشر مین قاضی عیاض

اور ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کو لکہکر بارہ خلفاء کے نام درج کئے ہین - ملاحظہ ہون

ابوبکرؓ - عمرؓ - عثمانؓ - علیؓ - معاویہ - یزیدؓ - عبدالملکؓ بن مروان

ولیدؓ - سلیمان - یزیدؓ - ہشامؓ - عمرابن عبدالعزیزؓ - اور بعض نے

بارہوان خلیفہ یعنے امام ولید بن یزید کو - اور بعض نے مہدی عباسی کو لکہا ہے

اور خلفاء کا خاطی اور گنہگار ہونا - شیطان کا اونپر مسلط ہونا - بت پرستی کرنا -

بعد اسلام شراب پینا - اور مسائل شرعی سے پوری وقفیت بھی نہونا - یہ سب

تسلیم ہے - اور اس امر کے قائل ہین کہ خلفا کا تقرر منجانب اللہ ہونا ضروری

نہین ہے - دیکھو نہایت العقول امام فخرالدین رازی - لہذا اسقدر

معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ بارہ کے صرف چار خلفاء رسول کا کچہہ مختصر حال

لکہون کہ کیا کیا تبرک خلفاء رسول تہے اور رسول کے نیابت کی کیا قدر کی گئی

ہے - لیکن کچہہ تعجب کی بات نہین جبکہ سنیون کا رسول ہی امیِ محض تہا یعنے

بے پڑہا لکہا تو صحابہ کسی قدر پڑہے لکہے تو تہے -

حضرت ابوبکر کا مختصر حال

دیکھو تاریخ الخلفاء - جلال الدین سیوطی مطبوعہ محمدی پریس کانپور صفحہ ۴۹ سنہ ۱۳۰۴ھ

حضرت ابوبکر پہلے خلیفہ یا امام نے جو خطبہ پڑہا ہے اوسکا خلاصہ لکہتا ہون - کہ

اے لوگو مین تم مین سے کسی ایک سے بہی بہتر نہین ہون تم میری نگرانی کرتے رہو

جب تم دیکہو کہ مین کجی پر ہون تو تم مجہے سیدہا کر دو اور یہہ خوب سمجہہ لو کہ مجہپر ایک

شیطان مسلط رہتا ہے جب تم دیکہو کہ مین غصہ مین ہون تو بہاگ جاؤ -

دوسرے - فتح الباری شرح بخاری مین ابن مردویہ اور ابن حجر عسقلانی کی

روایت ہے کہ جنہون نے حضرت ابوبکر کی نسبت قبول کیا ہے کہ اونہون نے

او حضرت عمر نے بعدِ اسلام شراب پی۔
تیسرے۔ تاریخ بغداد اور علامہ تاریخ بغداد سے۔ تاریخ بغداد مختصر مولفہ
ابن جزلہ ملاحظہ ہون کہ اہلسنت کے امام ابو حنیفہ نے جو فتوی حضرت ابوبکر کو دیا
ہے اوسکو بعینہ لکھتا ہون۔ فقرہ آسان ہے ترجمہ کی ضرورت نہین ان ایمان
ابو بکر صدیق و ایمان ابلیس واحدٌ

حضرت عمر کے مختصر حالات

دیکھو ربیع الابرار علامہ زمخشری اور کتاب مستطرف مولفہ ابن خطیب شہاب الدین
جزری۔ اول حضرت عمر صاحب نے بعد اسلام شراب پی اور جب آیت یسئلونک
عن الخمر نازل ہوئی تو اسپر بہی لوگون نے اپنی پرانی عادت کو نہ چھوڑا پہر آیت
لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ نازل ہوئی تو اوسپر حضرات نے یہ حاشیہ
چڑہایا کہ عین وقت نماز مین شراب نہ پینی چاہیے۔ بانشہ کی حالت مین نماز
نہ پڑہنی چاہیے اور پہر وہی عمل جاری رکہا۔ آخر ایک روز نشہ کی ترنگ مین آکر
حضرت عمر صاحب نے عبد الرحمن بن عوف کے سر مین اونٹ کا ہڈا دہلاکر دہر
سے رسید کیا اور پہر نہایت افسوس کے ساتھ اسود بن یعفر کے اشعار کشتگان
بدر کے ماتم مین نہایت دردناک آواز مین پڑہکر جہومنا اور کودنا شروع کیا۔
دو شعر پیغمبر صاحب نے بہی سنلئے تو جوشے لطیفہ برق کے ہاتہہ مین تہی اوسکو
چہین کر بیدرد سے جناب کے سر پر ضرب لگائی جس سے فوراً آنکہین کہل گئین اور
نشہ ہرن ہوگیا اوسکے بعد یہہ آیت نازل ہوئی انما یرید الشیطان الخ
دوسرے جامع صغیر من عبد الصمد اور اوسکے باپ سے روایت لکہی ہے
کہ امام اعظم صاحب نے حضرت عمر اور اون کے قول کی نسبت کیا فرمایا ہے جو

یہہ جناب سنیون کے نزدیک سولہذا اسے بہی افضل واعلے ثابت ہوتے ہین لہذا میری زبان اون الفاظ کے کہنے کے قابل نہین ہے - باقی اون کا عورا تسے الزام کہانا - مسائل مین عاجز ہونا - اور اعلے درجہ کی بزدلی یہہ سب کتب مطولات مین درج ہین ورنہ دیکہو احقاق الحق باب اول و دوم و سویم -)

حضرت عثمان کے مختصر حالات

ان جناب کے حالات سے تو بقول شیخ کہ خاموشی از ثنائ تو حد ثنا ئیست - سنیون کی کتب ان کے حالات سے گنہگارون کے نامہ اعمال کیطرح سیاہ ہین آپ نے حکم رسول اور نیز اپنی شیخین کی سیرت کے خلاف مروان کو بلا کر اپنا وزیر مقرر کیا آپ نے فدک مروان کو عطا کر دیا - آپ نے خمس جو کہ حق سادات تہا ضبط کر کے مروان کو عطا کیا - آپ نے اپنے عزیز و اقارب بلاد اسلامیہ پر مسلط کر دئے - کہ لوٹو اور کہاؤ - آپ کی عقل اور قابلیت یہانتک بڑہی ہوئی تہی کہ بغیر مشورہ سنیون کے حضرت مروان کے کوئی کام نکر سکتے تہے آپ نے اپنے عزیز بہتیجے محمد بن ابی بکر کی جان لینے کے لئے بڑا بہاری فریب کیا تہا - اگرچہ اوسوقت تعذیر سے بچ گئے لیکن اوس سنت کو معاویہ صاحب نے پورا کیا - کہانتک آپ کی فضیلت بیان کرون - شیخ سعدی صاحب لکہہ گئے ہین - کہ - خرو سند عثمان شب زندہ دار - جسکی وجہ یہہ ہے کہ آپ بہت بڑے مالدار تہے اسیوجہ سے آپ کا لقب غنی تہا - اور بعد مرنے کے جائداد کثیر اور بے تعداد مال چہوڑا - جیسا کہ ہمارے یہان بنئے بقال مال کی محبت اور چوری جانے کے خوف سے رات بہر نہین سوتے اسیطرح آپ بہی رات بہر جاگتے ہونگے اسکے سوا اور کوئی وجہ سمجہہ مین نہین آتی -

غرضکہ عالم اسلام کو درہم برہم کرنا دنیا، اسلام مین مفسدے برپا ہوجانا جملہ خرابیان آپ کی ذات بابرکات سے ظہور پذیر ہوئین جو قبل ظہور حضرت صاحب العصر کے نہین رفع ہوسکتین مصرع - از بن ظلم وزین ہتک اسلام حیف -

سنیون کے چوتھے خلیفہ کے مختصر حالات

دیکھو صحیحین سنیون کے چوتھے خلیفہ کو لکھا ہے کہ ایک دفعہ پیغمبر نماز شب کیلئے اوٹھے اور علیؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کو اوٹھو علیؑ نے جواب دیا کہ ہم واجب نمازون کے سوا اور کوئی نماز نہ پڑہینگے - اور ایک روایت مین یہ ہے کہ علی نے یہہ جواب دیا کہ ہماری روحین خدا کے قبضہ مین ہین جب چاہتا ہی ہمکو جگا دیتا ہے - تو سنیون کے پیغمبر زانو پر ہاتھہ مار کر یہہ کہتے ہوئے چلدے - وکان الانسان اکثر شیء جدلا -

دوسرے - سنیون کے علیؑ نے رسول کی بیٹی پر سوت بٹھانی چاہی جب پیغمبر کو خبر ہوئی کہ علی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہین تو آپ بہت خفا ہوئے کہ ہرگز بنت عدوے خدا بنت نبی خدا ایک جگہہ جمع نہین ہوسکتین ہان اس شرط پر کہ علی فاطمہ کو طلاق دین - معاذ اللہ - امت کو تو چار ازواج کا حکم دیا جاے اور اپنے گھر مین آٹھہ سات موجود مگر بیٹی پر سوت ناگوار ہوئی - کیا نبوت سے ممکن تھا کہ عدوے خدا کی بیٹی حضرت سیدہ کی صحبت مین مسلمان ہوکر خدا کی دوست بنجاتی - اے اہلسنت خدا کے غضب سے ڈرو نکو اپنے رسول پر بھی اتہام لگاتے شرم نہین اتی -

تیسرے - صحیح ترمذی ملاحظہ ہو - اوسمین لکھا ہے کہ سنیون کے چوتھے خلیفہ علی فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوف نے میری دعوت کی اور

مجھے شراب پلائی جب نماز کا وقت آیا تو مین قل یا ایہا الکفرون مین بجائے
لا اعبد ما تعبدون کے نحن نعبد ما تعبدون پڑھ گیا جسپر آیت لا تقربوا الصلوۃ
وانتم سکارا نازل ہوئی خیال کرنا چاہئے کہ جب ایسے ایسے نایب رسول ہونگے
تو دین اور مذہب کا کیا ٹھکانا ہے۔

شیعون کے امام یعنی خلفا

بعد جناب رسالت مآب بموجب حدیث اثنا عشر خلیفۃ کل ھم من قریش
وہ ہین کہ جنکے نام نامی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نے حدیثون مین ظاہر کئے
ہین۔ دیکھو کتب مطولات در بحث امامت و خلافت اون خلفا کے نام یہ ہین۔
حضرت[۱] علی۔ حضرت[۲] امام حسن۔ حضرت[۳] امام حسین۔ حضرت[۴] علی بلقب
بہ زین العباد۔ حضرت[۵] محمد ملقب بہ باقر۔ حضرت[۶] امام جعفر صادق۔ حضرت[۷]
موسی کاظم۔ حضرت[۸] علی ملقب بہ رضا۔ حضرت[۹] محمد ملقب بہ تقی۔ حضرت[۱۰] علی
ملقب بہ نقی۔ حضرت[۱۱] حسن عسکری۔ حضرت[۱۲] محمد ملقب بہ مہدی آخر الزمان
صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ جو بحکم خدا غایب ہین یہ ائمہ اور نایب رسول حسب
ارشاد جناب بشیر و نذیر ہین اور مثل اونکی طاہر و مطہر ہین محفوظ عن الخطاء والنسیان
ابتدائے عمر سے انتہائے عمر تک گناہ صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہین اور اگر کچہ شک ہو
تو حدیث جناب سرور عالم کو کتب اہل سنت سے پیش کرتا ہون۔

کتاب صراط مستقیم مین شیبانی جو اہلسنت کا راوی ہے اس حدیث کی اسناد کو
ابو امامہ کیطرف بتاتا ہے کہ ترجمہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مین نے ساق
عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ کہ اللہ ایک ہی اور محمد اوسکا رسول ہے۔ تائید اور نصرت
کی مینے محمد کی علی کے ساتھہ پھر اسکے بعد حسن[۱] پھر حسین[۲]۔ پھر تین[۳] علی۔ دو[۲] محمد

ایک جعفر - ایک موسیٰ - ایک حسن - پھر حجۃ القائم مہدی ہین - اور دوسری حدیث اسی مضمون کی ہے جسمین ہر ایک کو نام بنام بتایا ہے دیکھو روضۃ الاحباب اب ملاحظہ کیجئے کہ بعد علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے تین علی اور دو محمدؐ ہین یا نہین مخبر صادق کے اقوال ضرور صحیح ہین کہ حضرت حجۃ خدا ظہور فرمائینگے حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوکر دین محمدی قبول کرینگے دشمنون کو سخت عذاب دیجائینگے اور اولاد فاطمہؑ یکے بعد دیگرے سلطنت کرینگے - دنیا کو عدل و داد سے معمور کرینگے پھر قیامت کبریٰ ہوگی - گو آپ لوگ ان باتون کو نہ مانین ہمارا کچھہ ہرج نہین ہے ہم یہی چاہتے ہین کہ آپ گمراہ رہین تاکہ سنیون کے خدا کو بروز حشر دوزخ مین اپنی ٹانگ ڈالنی نہ پڑے اور جن صفات سے سنیون کے خلفا متصف ہین وہ خلیفہ رسول نہین ہوسکتے - کیونکہ خاطی - گنہگار - شرابخوار کہ جنکا چلن ایسا ہو وہ دوسرے کو کیا ہدایت کرسکتے ہین تع محتسب گر می خورد معذور دارد مست را - خدائے عادل و دانا ایسے اشخاص کی ہرگز بخشش نکریگا دوسرا لطیفہ سنئے کہ حسب مسلمات سنیان بموجب تحقیق علامہ سیوطی بارہ ۱۲ خلفا تو ختم ہوگئے اب تیرہوان ۱۳ اور پیدا ہوگا جسکا نام مہدی آخر الزمان ہوگا - کہئے یہہ ایک نمبر کیسے بڑھ گیا -

اب مین سنیون کے عام فریب اعتقادات کہ جنسے جہلا کو دہوکہ دیتے پھرتے ہین اون کی بنیاد دکھاتا ہون -

سنیون کے ابلہ فریب اعتقادات

نمبر ۱ - قول سنیان - ہمارے مذہب کے حق ہونے کی یہہ دلیل ہے کہ کثرت ہے -

جواب شیعہ - جی ہان اگر کثرت حق ہونے کی دلیل ہے تو دنیا
مین بُت پرست مذہب سب سے زیادہ ہے اوسکو قبول فرمائیے۔
دوسرے - قاعدہ قدرت ہے کہ اچھی شے کم ہوا کرتی ہے جسکی مثال ایسی
ہے جیسے کہ گوہ - گوبر - کوڑہ - کرکٹ - اینٹ - پتھر - کے جا بجا ڈہیر لگے
ہوتے ہین مگر جواہرات بادشاہون کے یہان بہی بوریون مین ہوتے ہین تو
ثابت ہوا کہ انکی وقعت کمیابی کی وجہ سے ہے مگر مین دوسرے طریقہ پر بتاتا ہون
کیونکہ جب آپ لوگ معقول ہوتے ہین تو حدیث کے انکار کر بیٹھنا کوئی مشکل بات
نہین لہذا مین چاہتا ہون کہ آپ اپنے دیوانہ وار مذہبی جوش مین قرآن سے
بہی انکار کرین تاکہ مین آپ پر حجت قائم کرون - ملاحظہ ہو - خداوند کریم اپنے
کلام مین فرماتا ہے وقلیل من عبادی الشکور یعنے میرے بندون مین
سے شکر گذار تہوڑے ہین پس ثابت ہوا کہ ناشکرون کی تعداد کثرت سے ہے۔

نمبر - ۲ - قول سنیان - بہت بوکہہ لاکر - دیکہو گائے وغیرہ جو حلال
جانور ہین کس کثرت سے ہوتے ہین - اور کتے اور سور اکثر
سات سات بچہ دیتے ہین مگر کم ہوتے ہین -

جواب شیعہ - مین تو خود ہی جانتا تہا کہ آپ اپنے جوش مین کلام اللہ
تک کی تردید کرتے ہین - سنئے خداوند کریم آدمیون کی نسبت فرما رہا ہے کہ اونمین
شکر گذار بندے تہوڑے ہین جانورون سے آدمی کا مقابلہ نہین کر رہا ہے آپنے
جیسا کتے اور سور کو حرام بتلایا ہے ویسا آدمی کو بہی حرام سمجہہ لیا ہوتا آخر انسان کی
کیون کثرت ہے بہہ بہی تو حرام ہین - افسوس کہ آپ لوگ کنوے کی مینڈک کی طرح
یہہ ہی جانتے ہین کہ اس سے بڑا دریا ہی نہین ہوتا ہر شخص جسکو ذرا بہی علم ہوگا اسکو سمجہا
سکتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ آپ ایسے جاہل اور جہلا کے پیرو ہین کہ اپنی رائے

سامنے کچھہ نہیں ہے - صرف ہندوستان کی مثال پیش کرتا ہون جسکی آبادی ساڑہے اونتیس کروڑ ہے فی کس ایک راس رکھہ لیجئے اور گائے کے گوشت کہانے والے معہ عیسائیون کے زیادہ سے زیادہ سوا چھہ کروڑ ہین تو سوا تئیس کروڑ راس بچ رہین -

اب نگینہ کی مثال یجہ لیجئے کہ اگر یہان کا پیداوار موشی کہانیکے لئے کافی ہوتا تو آئے دن اقوام غیر گوشت خوار کے یہان سے مکروفریب کرکے نہ لایا کرتے چونکہ اقوام غیر گوشت خوار کثرت سے ہین لہذا اون کے یہانسے ملجانے ہین کی معلوم نہین ہوتی دوسری وجہ یہہ ہے کہ بوجہ زراعت کے یہان ہر قوم گائے کو نہایت محنت سے پالتی ہے اگر اسیطرح سور اور کتون کو پالا جائے تو جسقدر گائین دس سال مین ہوتی ہین سور اور کتے ایک سال مین ہو جاینگے اور اس حساب سے دس سال کی پرورش مین دنیا مین بجائے آدمی کے سور اور کتے نظر آنے دینگے اب یہہ خیال کیجئے کہ سور کے پالنیوالے اور کہانے والے خاکروب ہین جو ہر جگہہ پر آبادی کے بمنسوبی حصہ سے ہی کم ہوتے ہین لہذا اونکی ضرورت کے موافق اونکے یہان ہر جگہہ ہوتے ہین اب آپ چین تشریف لے جائے تو وہان آپ کو بہت کثرت سے کتون کے گلے کے گلے ملینگے کیونکہ وہان بڑی تجارت کتے کے اون کی ہے جسکا سرمائی کپڑا آپ استعمال کرتے ہین - پہر آپ ولایت تشریف لیجائے تو آپ وہان کتون اور سورون کی دہارین کی دہارین دیکہینگے وہان گائے کے آپ کو دو چار گلے ہی نہ ملینگے - قاعدہ ہے کہ جو شی جس ملک کی پیداوار ہوتی ہے وہ وہین کثرت سے ہوتی ہے گائے مخصوص ہندوستان کی پیداوار ہے یہان کثرت سے ہے - بہلا عرب مین دو

چنار ہی گلے دکہادو۔ اب آپ بن مین تشریف لے جائے اور ملاحظہ کیجئے کہ شام کو کسقدر دہاڑین سوروں کی نکلتی ہین اور جنبل وغیرہ حلال جانور بننے کثیر التعداد ہوتے ہین خدا آنکھ کہول کر دنیا کو دیکھئے اور صانع قدرت کی حکمت ملاحظہ فرمائیے۔ دیہنے۔ بہلا ہے۔ کب اس قابل ہوتے ہین۔ جو آپ کو یہہ باتین بتائین۔ اگر آپ اور ہنود وغیرہ سب متفق ہوکر سوا ور کتے پالین اور شل گائے کے اونکی خدمت کی جائے تو دو تین ہی سال مین آپ کا ناک مین دم کر ڈالین گے۔

شاباش رے سنیون یہہ تمہاری ہی جرأت ہے کہ اپنی بہدی سمجھ کے سامنے کلام خدا تک کو ذلیل کرتے ہو۔ آفرین باد برین ہمت مردانہ تعجو بہتر ہوگا کہ بجنور سے کوئی کتاب تصنیف کرا کر منگائیے جسمین قرآن کا ابطال

نمبر۔۳۔ قول سنیان۔ بعد پیغمبر افضل البشر اور جو کچھہ بہی ہین وہ خلفا ہین۔ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی خلیفہ برحق ہین۔

جواب۔ شیعہ۔ آپ کا یہہ دعوی بہی آپ ہی کے طرز عمل سے باطل کئے دیتا ہون۔ اور ثابت کرتا ہون کہ کاغذکی ناو کب تک چلتی ہے۔ پہلے یہ فرمائیے کہ آپ کے نزدیک فضیلت کسکو کہتے ہین اسکا جواب یہی ہوسکتا کہ حکم خدا اور حدیث رسولؐ پر غور کیا جائے کہ کس شخص پر پورے طور سے یہ ثابت ہوتے ہین پس جس مین وہ سب صفات موجود ہون وہ ہی بعد پیغمبر افضل ہوسکتا ہے اور جس مین ایک شرط بہی کم ہو وہ مصداق آیات اور احادیث کا نہین ہوسکتا کیونکہ نقص باقی رہگیا اور جس مین نقص باقی ہو ہے وہ کامل نہین ہوسکتا۔ پس اس شرط پر بہی مین آپ کو ایک سنت قایم نہ رہنے دونگا

پہلے مین یہہ دریافت کرتا ہون کہ جناب رسالت مآب کو تمام انبیا پر فخر حاصل ہے یا نہین۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ بلاشک ایسا ہی ہے تو پہر فرمائیے کہ آریہ اور عیسائی جناب رسالت مآب کو کن کن بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہین تعجب ہے کہ جس ذات پاک پر اسلام کا دار و مدار ہے اوسکی برائی تو آپ بخوشی سُن لیتے ہین نہ اونکو معقول جواب دیا جاتا ہے نہ اونکے مقابلہ مین اپنے بزرگان کی سیرت کو عمل مین لاتے ہو اور نہ اپنی معمولی عادت کی موافق نالش کرتے ہو۔ لیکن اگر شیعہ آپ ہی کی کتب سے چھانٹ کر حضرت عمر پر جرح کرتے ہین اور اپنے بہائیون کو بتاتے ہین تو عمر صاحب کی حمایت مین شیعون پر جھوٹے الزام لگا لگا کر مار پیٹ کرتے ہو اور حضرت عمر کی موافق کوئی گہر سے نکلنے کی دہمکی دیتا ہے جب کچھہ بس نہین چلتا تو نالش کی جاتی ہے۔ جیسا کہ ہندو اور آریہ ایک جانور گائے کو اپنی ماں قرار دیکر اوسکی حمایت مین طرح طرح کے فساد اور بلوے کرتے ہین بجنسہ آپ اوسطرح حضرت عمر کے فدائی ہین۔ پس ثابت ہوا کہ عمر صاحب کو آپ کے نزدیک جناب رسالت مآب پر بھی بجد فضیلت حاصل ہے۔ ادہر تو آپ کا یہہ طریقہ عمل ہے دوسری طرف مین بتاتا ہون کہ آپ حضرت عمر پر دوسرون کو اور معمولی آدمیون تک کو فضیلت دیتے ہین اور شیعون پر الزام۔ فرمائیے کہ بعد پیغمبر آپ کے نزدیک اہلبیت نبوی افضل ہین کہ جنکی شان مین احادیث متفقہ وارد ہین یا صحابہ کہ جنکی شان مین کوئی حدیث صاف طور پر نہین۔ اسکا جواب یہ آپ دینگے کہ بعد پیغمبر صحابہ افضل ہین اور بعد صحابہ اہلبیت نبوی مگر مین اس عقیدہ مین آپ کو سخت غلطی پر ثابت کرتا ہون فرمائیے کہ اہلبیت افضل ہین یا آپ کے حضرت پیران پیر اسکا جواب یہ آپ دینگے کہ بعد اہلبیت حضرت پیران پیر۔ بہرحال جو کچھہ ہی ہو۔ گویا پیران پیر صاحب کی وقعت درجہ چہارم مین رہی یا یون تسلیم کریں کہ بوجہ بغض اہلبیت کے اہلبیت کو

کسی درجہ مین نہ کیجئے اور سیوم درجہ مین پیر صاحب کو رکھہ دیجئے مین بہت خوش
ہون کیونکہ میرا مطلب ہر طرح حاصل ہے - اب فرمائیے کہ رسولخدا کا تو سال بہر
مین شہر یا حضوری کوئی کوئی سُنی ایک دو مرتبہ مولود شریف کراتا ہے - مگر حضرت
پیران پیر کی ہر ماہ مین گیارہوین ہو کر وہ فضایل بیان کئے جاتے ہین کہ تمام عمر
رسول پاک کو وہ باتین حاصل نہو ئین لیکن ان صحابہ کی نہ بارہوین ہوتی ہے نہ تیرہوین
بقول شخصیکہ - فاتحہ نہ درود - جس سے دو باتین ثابت ہوتی ہین کہ یا تو
یہ جناب سید البشر سے بہی مرتبہ مین بڑہے ہوئے ہین - جو انکی یادگار
ہر ماہ مین قایم ہوتی ہے اور یا آپ کے اعتقاد مین ایسے بڑے گنہگار ہین
کہ انکے لئے ہر ماہ مین دعائے مغفرت کرنی پڑتی ہے مگر فقرہ آخر سے تو
تعلق ہو نہین سکتا کیونکہ اگر گنہگار ہوتے تو اونکے فضائل جناب رسالتماب سے
نہ بڑہائے جاتے اور مثل مولود شریف اس جلسہ کو کیا جاتا پس فقرہ اول پورے
طور پر ثابت ہوتا ہے کہئے کہ کسی بات کو آپ کی مین ٹہیک بتاؤن میرے
نزدیک تو آپکو کسی آیت اور حدیث کی ضرورت نہین جو بات چاہی جائز کرلی
جسکو چاہا نامنظور کردیا - اب اگر ان حضرات ثلثہ صحابہ کی کوئی صحبت آپ
قایم کرینگے تو اگرچہ اوسکا ثواب خدا کے یہان ہوتا ہوگا تو وہ مجہے ہوگا -
کیونکہ الدال علی الخیر کفاعلہ - اور اگر عذاب ہوگا تو آپ لوگ ذمہ دار ہین -
مین تو انسے بیزار ہون - سُنی ان کی شان مین حدیث ہے کہ میرے اصحاب مثل
ستارون کے ہین جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے -

شیعہ - یہہ حدیث متفق علیہ نہین ہے مگر مین آپ کی خاطر سے تسلیم کئے
لیتا ہون - اور بتاتا ہون کہ جہوٹ ضرور کہل جاتا ہے اس حدیث مین مجملاً ستارون
سے مثال دی گئی ہے - آپکو یہہ خوب معلوم ہے کہ ستارے دونون قسم کے

ہوتے ہین - سعد - اور نحس - نحس اکبر - نحس اصغر - چنانچہ سعد کم مین اور نحس زیادہ - اب مین آپکو آپ ہی کی کتب سے ایک حدیث سناتا ہون کہ جناب رسالتمآب نے ان ہی شیخین کی نسبت فرمایا ہے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تمہارے دلمین شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے -

سُنی - اگر یہہ لوگ ایسے تھے تو رسولخدا نے انکو کیون اچھا کہا -

شیعہ - مین آپ کی خاطر سے تسلیم کئے لیتا ہون کہ آپ کے صحابہ کو جو اور علانیہ اچھا کہا - صحابہ بھی آدمی تھے اور رسول اللہ بھی آدمی تھے اور آدمی عالم الغیب نہین ہو سکتا - انسان کا قول وقت موجودہ پر لحاظ کرکے رائے قایم کرنے کا ہوتا ہے یا ظاہری تجربات سے پیشین گوئی کرتا ہے ممکن ہے کہ حضرت کے سامنے آپکے خلفا آپ کی رائے کے بموجب صاحب ایمان ہون تو کیا آدمی بعد ایمان کے کفر نہین کر سکتا - آپ کو حضرت عمر کی سنت کی قسم ذرا ایمان سے کہئے کہ شیخین کے پیرو ہو کر آپ روزانہ کتنے گناہ کرتے ہین اور جھوٹ بولتے ہین اور پھر مستحق ثواب کے بنتے ہو اسی لئے آپ شیخین کی نسبت بھی ایسی رائے قائم کرتے ہو مین آپ کو ایک بہت موٹی مثال سے سمجھائے دیتا ہون کہ جیسا شیطان قوم جن سے تھا بذریعہ اعمال کے ملائکہ مین داخل ہو گیا اور وہی شیطان تھوڑی سی نافرمانی سے مردود ہو گیا - ہزارہا سال کی عبادت بیکار ہو گئی تو فرمائے کہ خدا عالم الغیب تھا جو ایک وقت اوسکو ملائکہ مین لے لیا اور دوسرے وقت نکال باہر کیا - اسکی یہہ ہی وجہ تھی کہ عالم الغیب جانتا تھا کہ امت محمدی اپنے مجرمون اور نیز مجرمون کے لئے ایسی ایسی حجتین گھڑے گی لہذا وقت آفرینش عالم شیطان کی مثال سے سمجھا دیا کہ سب سے بڑی شے اعمال ہین اگر اعمال اچھے نہون تو ذاتی شرافت کچھہ کار آمد نہین - اسی شرط پر قابیل بن آدم اور کنعان

بن نوح دونون بنی زادون کو ملعون کر کے دکھا دیا کہ بداعمالی کے سامنے ذاتی قرابت بھی جاتی رہتی ہے۔ ان گزری ہوئی حدیثون سے تو زمانہ موجودہ کا پتہ چلتا ہے بخلاف اسکے حدیث ثقلین جو متفق علیہ ہے زمانہ آیندہ کی تا قیامت خبر دے رہی ہے اور آپ کے صحابہ ہی کی شان مین تو خداوند کریم فرماتا ہے دیکھو تفسیر وترکوک قایما کہ جب جناب رسالتماب نماز کی نیت باندھ لیتے تھے تو صحابہ نیت توڑ تار جھٹ بازارون مین اوڑ جاتے تھے۔ کوئی سودا خرید تا تھا کوئی ناچ دیکھتا تہا ان کامون کے کرنے والے صحابہ ہی تو تھے کوئی غیر تہا۔

اب مین آپ سے چند سوالات کرتا ہون فرمائے کہ آیا خلافت جزو اسلام ہے یا نہین اگر نہین ہے تو مجھے کچھ بحث نہین ہے اور اگر جزو اسلام ہے تو ثابت کیجے کہ رسولخدا نے اپنا خلیفہ مقرر کیا یا نہین جواب بلادد شبوڑی دیر بعلین جہانک کر رسول نے مقرر نہین کیا۔ امت کے اجماع پر چھوڑ دیا۔

شیعہ۔ اجماع کو مین خود پوچھون گا۔ مین تو صرف آپ سے یہہ پوچھتا ہون کہ آیا خلیفہ مقرر کیا یا نہین۔

سُنی۔ ہان نہین مقرر کیا۔

شیعہ۔ تو دین کامل نہ رہا ناقص ہوگیا اور آیات الٰہی کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور گویا نبی نے تبلیغ احکام الٰہی مین قصداً کوتاہی کی۔ کیونکہ خلافت کے لیئے آیات موجود ہین اگر خلیفہ نہین مقرر کیا تو نبی پر الزام قایم ہوتا ہے۔ اچھا اب بتائے کہ آیا خلافت بذریعہ وحی قایم ہوئی۔

سُنی۔ نہین

شیعہ - بوصیت رسول قایم ہوئی -

سنی - نہین -

شیعہ - بوجہ قرابت قایم ہوئی -

سنی - ہان -

شیعہ - تو حضرت علی سب سے زیادہ عزیز و قریب اور عالم اور فاضل تھے -

سنی - نہین نہین - اجماع امت پر ہوئی -

شیعہ - بہت اچھا - اجماع کے شرائط بیان کیجئے - اور ثابت کیجئے کہ شرعاً کونسا اجماع جایز ہے (جواب ندارد اور غصہ آگیا)

شیعہ - بھائی برا نہ مانو مین تمکو سمجھائے دیتا ہون - (غصہ مین عقل خراب ہو کر دماغ بگڑ جاتا ہے - پھر کسی بات کی تحقیق نہین کر سکتا -

سنی - ہم تحقیق نہین کرنا چاہتے -

شیعہ - تم خود ہی تو خواہ مخواہ چھیڑ نکالتے ہو - ہم لوگ کب آپسے اس قسم کی گفتگو کرتے ہین -

سنی - اچھا - مینے خطا کی ہمکو تو جیسا بتا دیا ویسا جانتے ہین ہمکو مولویصاحب نے تحقیق کو منع کر دیا ہے -

شیعہ - تو پھر دوسرون پر جھوٹے الزام کیون لگاتے پھرتے ہین مہربانی کر کے تحقیق کیجئے ماننے نماننے کا آپکو اختیار ہے - آپ لوگون کی عام عادت ہے کہ اپنی ہی باتین کہے جاتے ہین دوسرے کا جواب نہین سنتے اور جو بات بلا تحقیق ہوگی وہ سچ نہین ہو سکتی -

سنی - اچھا اچھا فرمائیے مین غور کرونگا -

شیعہ - آپ کے یہان خلافت کی تین شرائط ہین - ایک اجماع - دوسرے
استخلاف یعنے بذریعہ وصیت یا ولی عہدی کے - تیسرے - قہر و غلبہ - جسکی
مثال ایسی ہے کہ اگر کسی شخص کا مال دس پانچ آدمی ملکر کسی غیر مستحق کو دیدین اور وارث
اصلی کو محروم کردین تو جایز - اور اگر وہ مال مارنے والا شخص بہی وارث اصلی کو محروم
کرکے دوسرے کو دیدے تو جایز - اور اگر چوری ڈاکہ کے ذریعہ سے حاصل ہوجاے
تب جایز - اگر یہہ طریقہ شرعًا اور بموجب حکم خدا جایز ہوتا تو ضرور تہا کہ جناب امیر
بخوشی بیعت ابوبکر کرلیتے اسی لیئے بنی ہاشم نے اور بنی امیہ مین سے ابوسفیان
نے چہہ ماہ تک بیعت نکی تہی - تو اب طریقہ خلافت ایک ہی طرح پر رہتا - اب جو
شرایط آپنے قرار دے ہین اون مین سے ہر مسلمان اور غیر مسلمان بادشاہ
مین ایک یا سب کے سب پائے جاتے ہین - پس اس حساب سے ہر بادشاہ
اپنے اپنے ملک مین خلیفہ رسول بنگیا - چونکہ اصل اول اجماع ہے مین اس کو
اوکہاڑے دیتا ہون باقی دو شرایط خود بخود رد ہوجاینگے - سنئے اجماع کی
تعریف یہہ ہے کہ ہر قوم اور قبیلہ کا ایک ایک شخص ایسا شریک جلسہ ہو کہ جسکو
اثر کو اوسکی قوم اور قبیلہ مانتے ہون - یا یہ کہ جس کسیکو اوسکی برادری یا اہل شہر نے
باضابطہ ایسا منصب دیا ہو کہ یہ ہماری طرف سے مختار ہے جسکی نظیر منیونسپل بورڈ
موجود ہے - ایسے اشخاص کے جلسہ کو اجماع جایز کہتے ہین اور جسکا نام آپنے
اجماع رکہا ہے اوسکی یہہ حالت تہی کہ بعد وفات جناب بشیر و نذیر انصار آپسمین
جہگڑ رہے تہے اور یہہ ذکر سقیفہ بنی ساعدہ کا ہے جسکا ترجمہ آپ لغات کی کتب
مین دیکہہ سکتے ہین کہ وہان مفسد لوگ اکہٹے ہوا کرتے تہے غرضکہ انصار یہہ کہتے
تہے کہ رسول نے وفات پائی اب ہم مین سے کوئی حاکم ہونا چاہئے - کیونکہ
ہمنے رسول اللہ کو پناہ دی ہر لڑائی مین ساتہہ دیا لہذا استحقاق فایق ہمارا ہے -

یہہ خبر پاکر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور ابو عبیدہ کو ہمراہ لیکر صلاح کا نسی کہ
من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو - غرضکہ حسب صلاح حضرت عمر انصار مین فوراً اتفاق
پیدا کر کے بہت دور اندیشی سے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا اور خلافت کی دہن
مین ایسے سرگردان ہوئے کہ نبی کی اوس دوستی کو جسکو سنی بہت بڑی جان نثاری بتاتے ہین
مین بالائے طاق رکھکر میت رسول کی بھی خبر نہ لی - اور نماز جنازہ مین بھی نہ تشریف
لائے - واہ کیا دوستی تھی جو بالکل رسم و رواج کے خلاف عمل کیا - اسموقع پر شیخ
عبید اللہ امرتسری نے یون طفل تسلی کی ہے کہ اوسوقت بڑی ضرورت اس
کارروائی کی تھی کیونکہ جب سردار فوج مرجاتا تھا تو مخالف جھٹ پٹ آمادہ فساد ہوکر
اپنا قبضہ کر لیتے تھے پس اس مصلحت سے کہ اگر یہہ خبر شایع ہو گئی تو کفار حملہ کر بیٹھینگے
اور مسلمانون کو مار نہ ڈالین اسلیئے یہہ کارروائی کیگئی اسکی تردید بہت آسان ہے -
اوسوقت مدینہ کے قرب وجوار مین بلکہ صدہا میل تک کفار کا نشان بھی نہ رہا تھا -
اور جو کہین تھوڑے بہت ہونگے تو وہ نہایت شکستہ حال اور کمزور ہوگئے تھے
اور جو کفار سو پچاس میل کے بعد قوت دار تھے وہ مہینون مین مدینہ پر چڑھ سکتے تھے
اوسوقت کوئی سلسلہ ڈاک یا تار یا ریل نہ تھا کہ فوراً حضرت کے انتقال کی
خبر پہنچ جاتی اور اگر ایسا ہوتا بھی تو کم سے کم ہفتہ عشرہ مین مدینہ پر حملہ آور ہوسکتے تھے
اور اگر دوسرے دن مدینہ پر کوئی چڑھ دوڑتا تو تقاضائے دوستی اور وفاداری یہی تھا
کہ میت رسول کو دفن کرا کر فوراً احباب امیر کو خلافت پر قایم کرکے آپ مثل دیرینہ انتظام
تدبیر مین مشغول ہوتے پھر اگر دوسرے ہی دن کفار چڑھ دوڑتے تو کیا تھا جیسا جناب
نے او غزوات فتح کیئے تھے اونکو بھی مار کر نکال دیتے اگرچہ اوسوقت بھی خلفاء
مثل جنگ احد وغیرہ کے بھاگ بھاگ نکلتے مگر ایسا فضیحتہ اسلام کا نہوتا اور یون شیرازہ
اسلام نہ ٹوٹتا جیسا حضرت عمر صاحب کی حکمت کی بدولت ہوا اس سے صاف ثابت

ہوتا ہے کہ انکا منشاء صرف حکومت کو حاصل کرنے کا تہا ورنہ بنی ہاشم سے ضرور مشورہ کرتے کہ ہم خلافت کا انتظام کرتے ہیں تمہاری کیا رائے ہے اب سنئے کہ خلافت اول تو اس ناجائز اجماع پر ہوئی اور خلافت دوم میں وصیت نامہ کے ذریعہ سے حضرت عمر کے سر پر رکہی گئی اور خلافت سوم بذریعہ کمیٹی ہوئی جس سے صاف ثابت ہے کہ ان خلافتوں کے لئے کوئی حکم خدا اور وصیت رسول نہ تہی ورنہ طریقہ خلافت ایک طرح پر رہتا یہ کئی کئی طریقے نہوتے اب رہی یہ بات کہ بنی امیہ میں سے ابو سفیان نے کیوں بیعت ابو بکر نہ کی تہی یہ بہی چالاکی حضرت عمر صاحب کی تہی کہ اپنے میں سے ایک شخص کو علیحدہ کرکے مخبر مقرر کیا تاکہ بنی ہاشم کی ہر بات کی خبر دفتاً فوقتاً ہوتی رہے اسیوجہ سے حضرت عمر آگ لیکر جناب سیدہ کے گہر پر چڑہ گئے تہے اب میں آپ کو ثابت کرتا ہوں کہ جناب سرور عالم نے اپنا خلیفہ مقرر کیا اور ہر ہر موقع پر ثابت کردیا کہ سوائے علی کے اوروں میں کسی قسم کی لیاقت نہیں ہے اور آخر مرتبہ باضابطہ اجماع کے سامنے خلیفہ مقرر کردیا پیغمبر کا کام حجت ختم کرکے احکام الٰہی کا پہونچا دینا ہے پیروی کرنا نہ کرنا امت کا کام ہے جیسا کہ نماز کے لئے سخت تاکیدی حکم ہے مگر میں نے کہیں نہ دیکہا کہ کسی بے نماز کو خدا مانتا ہو وہ تو اور ایسے اشخاص کو نعمت عطا کرتا ہے بروز حشر سمجھ لیگا ۔ جناب تقرر خلیفہ کا منجانب خدا ہوتا ہے ۔ سنئے سب سے پہلے خدا نے حضرت آدم کو عقل عطا فرماکر زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور فرمایا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ اسکے بعد درجہ بدرجہ یہ سلسلہ مسیح تک پہونچا کہ بحکم خدا نائب رسول ہوتا تہا چنانچہ جب حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ اب تو اپنے لوگوں میں طلب ہو جا۔ آپ نے پہاڑ پر جاکر دعا کی کہ اب قوم اسرائیل کا کون نگہبان اور ہادی ہوگا حکم ہوا کہ یوشع بن نون کا دل نور معرفت سے منور ہے وہ تیرا نائب ہوگا غرضکہ یکے بعد دیگرے

بمشورۂ خدا نائب رسول ہوتے رہے اور جب یہود اجماع کر کے کسیکو خود
خلیفہ بنا لیتے تھے تو اونپر عذاب یہ عذاب نازل ہوتا تہا پہر سب توبہ کرتے تھے
اور بموجب حکم خدا کے خلیفہ مقرر کرتے تھے تب نجات پاتے تھے ۔ ملاحظہ فرمائیے
کہ ختم الانبیا کو تمام مدارج انبیا کے عطا کئے گئے اور شریعت کامل عطا ہوئی مگر خلافت کو
خدا نے غصب کر لیا (شاید یہہ ہی حضرت کی صلاح سے ہو) اور امت کے
ہاتہوں اونکے رائے پر رکہدیا کہ جسے چاہو بنا لو یہیں ثابت ہوا کہ خلافت منصوص من اللّٰہ
ہے اب آپ بوجہ حمایت صحابہ کے یہہ فرما دینگے کہ اگر ایسا تہا تو امت محمدی پر
کیون عذاب نازل نہوا مگر آپ لوگ بہول گئے کہ ملاحظہ قرآن مین قرآن کی خبر نہ
کہ اوسمین کیا کیا ہے ملاحظہ ہو کہ جناب خاتم الرسالت کی ذات رحمت العالمین ہے
امت پر تو در کنار کفار پر بہی دنیا مین عذاب نہوگا بلکہ بروز حشر داور محشر کے اجلاس سے
دشمنان دین خدا غاصبان حقوق نہایت ذلت کے ساتہہ سزا پاکر ابدالآباد تک جہنم
مین رہینگے ۔ اب ذرا ایمان سے کہو کہ کیا اسی کا نام شرعی اجماع ہے جو بطریقۂ غاصبانہ
منبر نبوی پر چڑہ گئے ۔ مین خلافت حقہ ثابت کرتا ہون ۔ سب سے اول وہ واقعہ ہے
کہ جسکو انگریز مورخوں نے بہی مورخانہ حیثیت سے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ رسول صلعم نے اپنی
قوم کی دعوت کی اور فرمایا کہ کون میرا جانشین ہے جو میرے قرضہ کو ادا کرے اور میری تجہیز
قایم ہو کسی نے اوس مجمع مین دم نہ مارا آخر ایک نوجوان اوٹہا اور کہا کہ اے رسول برحق
مین تیرا نائب اور جانشین ہون مین تیرے قرضہ کو ادا کرونگا پہر دوبارہ یہہ جلسہ ہوا اور پیغمبر
نے ان ہی الفاظ کو ادا کیا تب حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو دیکہو یہہ میرا نائب ہے اور میرے
قرضہ کو ادا کرے گا تمکو چاہئے کہ اسکی تابعداری کرو ۔ یہہ تحقیق انگریز مورخوں کی ہے اور کتب
اسلامیہ مین بہی موجود ہے اوسوقت حضرت ابوبکر یا عمر صاحب مین سے کسی نے نہ کہا کہ
ہم مین سے کون تیرا نائب ہوگا دوسرے جب حضرت ابوبکر کو سورۂ برات دیگئی اور مکہ کو

روانہ ہوئے تو حکم خدا ہوا کہ وہ اس قابل نہین ہین یا تم جاؤ یا وہ شخص جائے جو تمسے ہو
تب علی کو روانہ کرکے ابوبکر صاحب کو معزول کیا لہذا بحکم خدا ثابت ہوا کہ ابوبکر صاحب
اس قابل ہی نہ تھے تیسری مرتبہ جنگ خیبر مین جب ہان کے شاران نبی شکست فاش
اوٹھا کر بہاگ بہاگ نکلے تب جناب امیر کو خطاب کرار غیر فرار کے ساتھہ علم عطا ہوا
جسے ثابت ہوا کہ اون لوگون مین جنگ کی قابلیت نہ تھی سوائے ایسی لڑائی کے جیسے
وہنے جلاہے آپس مین مار دہاڑ کیا کرتے ہین یا لاٹہی ڈنڈے جوتی بیزار سے
لڑتے ہین - چوتہے مدینہ مین اپنا نایب کرکے فرمایا کہ تجہکو مجہسے ایسی نسبت ہے کہ جسی
ہارون کو موسیٰ کے ساتہہ تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہین ہے جسے ثابت ہے کہ اگر نبوت
بعد مین ہوتی تو وہ علی کے لئے ہوتی اور سب سے آخر مرتبہ پورے اجماع کے سامنے
باضابطہ ولیعہد مقرر کیا کہ جب حضرت کو حکم خدا پہونچا کہ اب اپنے لوگون مین ملجا
تب آپنے تمام اطراف وجوانب مین خبر بہیجدی کہ جس کسیکو اپنے رسول کے ساتہہ حج
آخری کرنا ہو وہ آکر شریک ہو چنانچہ ہر ہر جگہ کے مسلمان شریک حج ہوئے کیونکہ اپنے نبی کے
ساتہہ پہر حج نہ نصیب ہوتا - یہہ سب لوگ با وقعت تہے کیونکہ غربا کو اُسوقت ایسے
دور دراز سفر کی طاقت نہ تھی ان کی تعداد ایک لاکہہ چوبیس ہزار تہی جب حج سے فارغ
ہوئے اور مقام غدیر خم پر پہونچے تو حکم الٰہی نازل ہوا کہ اے رسول پہونچادے وہ شے
امت پر کہ جو تیرے رب کی طرف سے اوتری ہے اور اگر ایسا نکیا تو گویا تونے تبلیغ
رسالت نکی اور خدا تجہکو آدمیون کے شر سے بچا دیگا - صاف ظاہر ہے کہ یہہ آیت
خاص شرایط سے مشروط تہی - ایک یہ کہ اگر وہ پیغام نہ پہونچایا تو گویا تیئس ۲۳ سال کی خدمات
بیکار ہوجاوینگی - دوسرے آیت کے آخر حصہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو
ضرور مخالفین کے شر کا خوف تہا جسکو خدا ظاہر فرماتا ہے گویا حضرت تقیہ مین تہے
پس آپ نے لوگون کو جمع کیا آگے چلے جانیوالون کو واپس کیا اور پیچہے والونکو

روک لیا اور یہہ مقام کوئی اوترنے کی جگہہ نہتی طویل کتب مین پورے طور سے مین
اختصار کرتا ہون - اور بڑی مصلحت یہہ تہی کہ ہر جگہہ کے مسلمان موجود ہین کوئی شخص
نہ کہہ سکیگا کہ حضرت نے کیا ہوگا ہم کیا جانین لہذا اسطرح حجت خدا کو ختم کیا تا کہ
کسیکو انکار کا موقع نہ ملے - ایک وہ اجماع تہا جس کے آپ شیفتہ ہین اور ایک
اجماع یہہ ہے کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار معزز مسلمان شریک جلسہ اور خداوند عالم کی جانب
سے جبرئیل وحی رب العالمین لیے ہوئے شریک اور خود جناب سید المرسلین اس
جلسہ کے میر مجلس ہین غرضکہ کجاوون کا ممبر بنایا گیا حضرت اوپر بیٹھے حضرت علی کو
دہنی جانب کہڑا کیا اور تین مرتبہ سب سے اقرار لیا کہ آیا مین بہ نسبت تمہارے نفسونکی
تم سے بہتر ہون سب نے باواز بلند تین دفعہ جواب دیا کہ بیشک آپ بہتر ہین -
پس آپ نے علی کا ہاتہہ پکڑ کر اوٹہا لیا اور کہا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولا
ہے خداوندا جو اس سے راضی ہو تو اوس سے راضی رہنا اور جو اسکا دشمن ہو
تو اوسکا دشمن رہنا - غرضکہ مبارکباد کا شور بلند ہوا اور عمر صاحب نے بہی بخ بخ کر
مبارکبادی - کہ مبارک ہو اے علی آج تم میرے اور جملہ مومنین اور مومنات
کے مولا بنے - چنانچہ ایک شخص نے انسے یہہ ہی کہا کہ ایسا نہوا اے عمر پہلے تو
ہی اس عہد کو توڑتے - اب بوجہ عداوت علی مرتضی کے جو یعنی مولا کے
آپ تجویز کرین وہ ہی پیغمبر صاحب پر عاید ہوتے ہین - اور ٹہٹے اور عداوت
علی کے جوہر دکہائے - فرمائے یہہ طریقہ جو رسول نے برتا ٹہیک
ہے یا چند انصار اور اصحاب کے تہوڑے سے مجمع کا جائز ہے جن مین نہ کوئی
عالم نہ فاضل نہ ذی رتبہ - لیجئے آپ کی اجماعی خلافت رد ہو کر خلافت حقہ
جناب امیر ثابت ہوتی -

نمبر ۴ - قول سنیان - اگر صحابہ اچہے نتہے تو حضرت علی نے کیون

اپنے لڑکون کے نام انکے نامون پر رکھے ۔۔

جواب شیعہ - کیا عمدہ بات نکالی ہے بھلا نام مین برائی بھلائی کیسی - برے اور اچھے تو انسان کے افعال ہوتے ہین اور اسی کی برائی بھلائی کی تمیز ہوتی ہے نام کسی کی ملکیت نہین ہوتے جو چاہو سو رکھہ لو - فرمائیے یزید آپ کے نزدیک کیسا تھا - جواب - بہت برا اور جہنمی - تو پھر آپ کے کئی علمار کا نام یزید کیون ہے - احقاق الحق باب دوم سوانح عمری ابو حنیفہ ملاحظہ ہو - مگر یون آپ نماننگے فرمائیے کہ آپ کے حضرت زبیر کے قاتل کا نام عمر ابن جرموز اور کمانڈر فوج شام کا نام عمر ابن سعد ہے - کیا حضرت عمر ہی کے نام کی برکت آگئی تہی اور بہت سے عمر نام کے اشخاص حالت کفر مین واصل جہنم ہوئے منجملہ اون کے ایک عمر ابن عبد ود - جنگ خندق مین اور عمر ابن عثمان جنگ بدر مین - حضرت علی کے ہاتھہ سے جہنم رسید ہوئے یہہ بہی حضرت عمر ہی کے نام کی برکت ہوگی اور محمد ابن اشعث اور شیث ابن ربعی دونون ہمنام پیغمبر ہین جو قاتلان حسین ہین کیا آپ کے اعتقاد کی بموجب انمین پیغمبر کی برکت گہس گئی -

نمبر ٥ - قول سنیان - ایک فضیلت انکی یہہ ہے کہ انکی بیبیان پیغمبر کے گہر مین تہین -

جواب شیعہ اس سے کونسی فضیلت ہوئی مین آپ سے تمثیلاً دریافت کرتا ہون کہ اگر کوئی امیر کسی چماری یا بندی کو گہر مین ڈال لے - تو کنجون اور چمارون کو کیا فخر ہو سکتا ہے اگرچہ وہ عورتین سونے مین لدی ہون - اور امیر کے گہر پر پورا اختیار حاصل ہو مگر دنیا مین اون کا نام

زندگی اور بیماری ہی رہتا ہے جناب اگر ایسا کیا جاتا تو پیغمبر کے گہر کی ہر بات کیونکر خبر ملسکتی اور کیونکر خلافت مین کامیابی ہوتی جیسا ک
اور متعلقین کو منٹ منٹ بہر کی خبرین پہونچاتی ہین باہر وہ لوگ مصلحت وقت کی بموجب کام کرتے ہین اور ان سازشوں کا یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بیت
نمبر ۶ - قول سنیان - ایک صاحب ذی النورین تہے یعنے سیدنا عثمان صاحب - **جواب شیعہ** معاذاللہ کیسا بڑا اتہام پیغمبر پر لگایا
تہین اور حضرت عائشہ اور بی بی حفصہ کی نسبت بہی پورے طور پر بحث کیگئی - **نمبر ۷** - قول سنیان - ایک فضیلت یہہ ہے کہ حضرت کے پہلو
زمین کے کسی اراضی مین میت کا دفن کرنا گناہ ہے اگر لوگ بغیر اجازت کے کیسی زمین مین مردہ کو دفن کرین تو میت اور اوسکے وارثان
رہتی تہے پہلے یہہ فرمایئے کہ دفن شیخین کے متعلق کوئی حدیث ہے اگر آپنے کوئی حدیث گڑہ لی ہے تو اوسکو ہین آپکے ہی مسلمات
تو آپکے اعتقاد کی بموجب چارون اصحاب کو روضہ مقدسہ مین دفن کرنا چاہئے تہا عجب تدبیر ہی کہ دو کو تو وہان دفن کیا اگر حضرت عثمان کو با
ہوکا عذر لیہا دیکہو حقائق الحق حصہ اول و دوم - اور اسیوجہہ سے ابتک اہل مدینہ اپنی مردہ کو وہان دفن نہین کرتے کہ نہایت خراب مقام
کہ بارہ برس مین گور رکہے بہاگ بہی پہرتے ہین اگر مقدس مقام پر دفن کرنیسے فضیلت ہوتی ہے تو خراب اور گندہ مقام پر دفن کرتے
ہادی برحق کے پاس دفن کئے جاتے دراصل اسکی وجہہ یہہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر مرے تو حضرت عمر کا زمانہ تہا اونکے حکم سے اونہین عا
اتنا سلوک بہی کرتے اور اونکی صاحبزادی بی بی حفصہ صاحبہ بہی گہر مین موجود تہین اور جب شیخ صاحب کا انتقال ہوا تو اونکو کسی نے سرہانے
یا کعبہ مین دفن کردیا جائے تو اوسکو کیا فضیلت ہوسکتی ہے یا اگر گدہے کے اوپر قرآن شریف لادے جائین تو وہ نہ آدمی ہوسکتا ہے نہ عالم
لیکن گدہے کو وہان دفن کرنے سے کچہہ فخر نہین ہوسکتا اوسکا نام گدہا ہی رہیگا اور باندہنے والے گنہگار ہونگے - اب مین شرعی
دفن ہوئے کیونکہ اوس ورثہ مین شریک غالب جناب سیدہ تہین اور بی بی عائشہ صاحبہ کا حصہ بموجب شرع شریف بہت ادنیٰ ہوتا
بابی کی زمین اپنے باپ کے لئے کیون نہ دیا کی اور اگر آپ یہہ فرماوین کہ حضرت فاطمہ نے اجازت دی تہی تو اونکی
اور بیش از مرگ وا ویلا یہہ زندگی مین اجازت لینا کیا حضرت ابوبکر تو کئی سال زندہ رہے اور جناب سیدہ اپ
ہوے اونکی بہی اجازت کہین ثابت نہین پہر حضرت ابوبکر کو اوس روضہ مین کس منصب اور کسکی اجازت
کیونکر حاصل ہوا اور اگر آپ یہہ فرماتے ہین کہ وہ روضہ بی بی صاحبہ کا ذاتی تہا تو اسکا ثبوت بہی ندارد ہے اور بڑی
تو وہان کسی نہ کسی جگہہ دفن کی جاتین اور ضرور تہا کہ رسول اللہ کے پہلو مین اون کے لئے جگہہ رکہی جاتی یا خود ا
کئے جائین اور سب سے پیاری بی بی صاحبہ علیحدہ کی جائین بہرحال اگر بی بی عائشہ صاحبہ کی اجازت ہو
کہ وہ سب مال صدقہ ہوگیا اور کوئی حق پیغمبر کا اوس مین باقی نہ رہا اور صدقہ انبیاء اور آئمہ پر حرام

...کامیابی ہوئی جیساکہ اکثر چالاک لوگ یہ بہانے عورتونکو شاہی محلات مین داخل کردیتے ہین اور وہ عورتین خدمت گذاری کرکے بادشاہ کی محرم راز ہو جاتی ہین
اور تعلقین کو سنت سنت بہر کی خبرین پہونچاتی ہین باہر وہ لوگ مصلحت وقت کی بموجب کام کرتی ہین اور ان سازشونکا یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بہت جلد دولت تباہ ہو جاتی ہے جیساکہ دین اسلام انہی سازشونکی بدولت تباہ و بدنام ہوگیا کہ گہر کا بہیدی لنکا ڈہائے ۔

نمبر ۶ - قول سنیان - ایک صاحب ذی النورین تہے یعنے سیدنا عثمان غنی - **جواب شیعہ** معاذاللہ کس بات کا اتہام پیغمبر پر لگایا ہے دیکہو کتب وشمنی - احسا - اور احقاق الحق وغیرہ پورے طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دونون پیغمبر کے نطفے سے نہین حضرت خدیجہ کی لڑکیان نہین اور حضرت عائشہ اور بی بی حفصہ کی نسبت بہی پورے طور پر بحث ہو چکی - نمبر ۷ - قول سنیان - ایک فضیلت یہہ ہے کہ حضرت کے پہلو مین ابوبکر اور عمر دفن ہین - **جواب شیعہ** - یہہ کوئی فضیلت نہین ہوسکتی بلکہ فقہ حنفیہ کا مسئلہ ہے کہ جسکا اخذ حضرت عمر مین کہ بغیر اجازت مالک زمین کے کسی اراضی مین میت کا دفن کرنا گناہ ہے اگر لوگ بغیر اجازت کے کسیکی زمین مین مردہ کو دفن کرین تو میت اور اوسکے ورثا دونون گنہگار ہونگے یہہ روضہ مقدسہ خاص ملکیت جناب سرور عالم کی تہا اور صرف اپنی تدفین کیلئے آپنے اسکو خریدا تہا اسیوجہ سے آپ یہین رہتے تہے پہلے یہ فرمائیے کہ دفن شیخین کے متعلق کوئی حدیث گڑہ لی ہے تو اگر آپنے کوئی حدیث گڑہ لی ہے تو اوسکو مین آپکے ہی مسلمات سے جہوٹا ثابت کرونگا - قاعدہ ہے کہ مردہ یا میت زندہ چاہے اوسکو دفن کردو خواہ پہونکدو یا پہینکدو - اگر دفن کرنا کسیکا کسی مقدس مقام پر باعث فضیلت ہے تو آپکے اعتقاد کی بموجب چارون اصحاب کو روضہ مقدسہ مین دفن کرنا چاہئے تہا عجب اندہیر ہے کہ دو کو تو وہان دفن کیا اگر حضرت عثمان کو باوجود موجودگی ورثا - اور مالداری کے نہایت بیکسی کیحالت مین ایسے مقام پر جسمین تین دن تک نعش پڑی رہی دفن کیا گیا کتب قدیم کے دیکہنے سے یہہ چلتا ہے کہ وہان یہود کا مرگہٹ تہا دیکہو احقاق الحق حصہ اول و دوم - اور اسیوجہ سے اب تک اہل مدینہ اپنی مردہ کو وہان دفن نہین کرتے کہ نہایت خراب مقام ہے گو شرمندگی مٹانے اور عیب کو چہپانیکے لئے اوس تمام کو متاخرین نے جنت البقیع کے احاطہ مین لے لیا مگر وہ خود زبان حال سے پکار رہا کہ بارہ برس مین گور رکیکے بہاگ ہی پہرتے ہین اگر مقدس مقام پر دفن کرنیسے فضیلت ہوتی ہے تو خراب اور گندہ مقام پر دفن کرتے سے توہین ہوتی ہے تو ان خلیفہ جی کو کیون یہان چہوڑدیا اور حضرت علیکو نجف مین کیون دفن ہونے دیا انصاف اسکا متقضی تہا کہ چارون اپنے ہادی برحق کے پاس دفن کئے جاتے - دراصل اسکی وجہہ یہہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر مرے تو حضرت عمر کا زمانہ تہا اونکے حکم سے اور بی بی عائشہ صاحبہ کی خواہش کے بموجب جہان چاہا دفن کردیا اور جب حضرت عمر مرے تو سیدنا عثمان جی صاحب کا زمانہ تہا گیا وہ اونہون مرنیکے بعد اونکے ساتھ اتنا سلوک بہی کرتے اور انکی صاحبزادی بی بی حفصہ صاحبہ بہی گہر مین موجود تہین اور جب سیدنا صاحب کا انتقال ہوا تو اونکو کسی نے سرہانے نہ پاینتی گاڑا انکی فضیلت کو کیون خوار کیا - تو واقعات تہے اب مین دریافت کرتا ہون کہ اگر کسی یہود یا نصاریٰ کو یا تخت گنہگار مسلمان کو مسجد مین یا کعبہ مین دفن کردیا جائے تو اوسکو کیا فضیلت ہوسکتی ہے یا اگر گدہے کے اوپر قرآن شریف لادے جائین تو وہ آدمی ہوسکتا ہے نہ عالم نسل اور قوم کا گدہا ہی رہیگا اسیطرح اگر گدہے کو مسجد مین باندہ دیا جائے تو مسجد کا کچہہ حرج نہین ہوگا نہ اوسکی برکت گہٹ سکتی ہے وہ مسجد ہی رہیگی لیکن گدہے کو وہان بندہنے سے کچہہ فخر نہین ہوسکتا اوسکا نام گدہا ہی رہیگا اور باندہنے والے گنہگار ہونگے - اب مین شرعی مسئلہ سے بحث کرتا ہون کہ وہ روضہ مطہرہ ملکیت جناب سرور کی تہا اگر آپ اوسکو ورثہ مانین تو ثابت کیجئے کہ شیخین کسکی اجازت سے دفن ہوئے کیونکہ اوس ورثہ مین شریک غالب جناب سیدہ تہین اور بی بی عائشہ صاحبہ کا حصہ بموجب شرع شریف بہت وان ہوتا تہا تو جسقدر اراضی روضہ رسول کی اوس وقت تہی اوسکا حصہ نکالا جائے کہ بی بی صاحبہ کے حصہ مین کتنی گرہ زمین آتی تہی تو خلاف شرع دو ہاتہ گز زمین اپنے باپ کے لئے کیون ہتہیائی اور اگر آپ یہ فرماوین کہ حضرت فاطمہ نے اجازت دی تہی تو اونکی ناراضی کا پتہ بخاری سے خوب چلتا ہے کہ جناب سیدہ ابوبکر سے ایسی ناراض ہوئین کہ پہر مرتے دم تک بات نکی اور بیش از مرگ واویلا یہ زندگی مین اجازت لینا کیا حضرت ابوبکر تو کئی سال زندہ رہے اور جناب سیدہ اپنے باپ سے تہوڑے ہی دنون بعد انتقال فرماگئین بعد حضرت فاطمہ کے اولاد فاطمہ اور حضرت علی وارث ہوئے انکی ہی اجازت کہین ثابت نہین پہر حضرت ابوبکر کو اوس روضہ مین کس منصب اور کسکی اجازت سے دفن کیا گیا - اور اگر بی بی عائشہ صاحبہ کی اجازت ہوئی تو یہہ کہین سے ثابت نہین کہ اون کو پورا اختیار کیونکر حاصل ہوا اور اگر آپ یہہ منتر گڑہین کہ وہ روضہ بی بی صاحبہ کا ذاتی تہا تو اسکا ثبوت بہی نادارد ہے اور برای ملکیت مین رسول اللہ نہین رہسکتے تہے اور بڑی موٹی بات ہے کہ اگر عائشہ صاحبہ کی وہ جائداد تہی تو وہ خود ہی وہان کسی نکسی جگہہ دفن کی جاتین اور ضرور تہا کہ رسول اللہ کے پہلو مین اون کے لئے جگہہ رکہی جاتی یا خود اپنے لئے جگہہ باقی رکہتین کیونکہ جب رسول اونکو بے حد پیار کرتے تہے تو تعجب ہے کہ مرد تو پہلو مین دفن کئے جائین اور سب سے پیاری بی بی صاحبہ علیحدہ کی جائین بہرحال اگر بی بی عائشہ صاحبہ کی اجازت ہوئی تو حدیث لانرث ولا نورث غلط ہوئی اور اگر یہہ حدیث صحیح ہے تو بعد انتقال جناب سرور کائنات کے وہ سب مال صدقہ ہوگیا اور کوئی حق پیغمبر کا اوس مین باقی نہ رہا اور صدقہ انبیاء اور آل پر حرام ہے تو فرمائے کہ مال صدقہ مین نبی کو کیسے دفن کیا گیا اور گناہ کمایا ضرور ہے کہ حضرت ابوبکر اس کے

سلسلہ جنبان ہوئے ہونگے تو گویا نبی کو صدقہ کے مال مین خلاف شرع دفن کر کے گناہ کیا یا جناب چلتے کیا تک آپ چلین گے ہین آپ کو دروازہ تک پہونچا کر حضرت عمر کی خدمت مین بہیجتا ہون اِس
حدیث کی بموجب تو دفن شیخین در کنار دفن رسول ہی خلاف شرع اسلام ہوا فرمایئے اگر یہہ ترکہ ورثہ تہا تو دفن شیخین کسکے اجازت سے ہوا اون کے دونو بیٹیون کے حصہ کی زمین تو ایک
گز بہی نہو تی ہتی پہر دُہائی دُہائی گز مین دبا کر مال غصب مین دفن کر کے گنہگار بنایا اور اگر یہہ ترکہ صدقہ تہا تو ان دونون کی کیا ہستی ہے رسول اللہ ہی کو خلاف شرع ناجائز طور پر دفن کیا بڑے گون ہی
بات کو آپ پسند کرتے ہین ہان ستاخرین نے دونون طعنون سے بچنے کے لئے یون منتر گڑہا ہے کہ ان کے جنازے تیار کر کے روضہ مقدسہ کے سامنے لائے اور پکارا کہ آپ کا غلام حاضر
تو جہٹ کیواڑ کہل گئے اسکو اجازت سمجہا۔ بہت خوب جناب آپ لوگ محبت شیخین مین ایسے از خود رفتہ ہین کہ بے سوچے ایسی بات گڑہ دیتے ہین کہ اوندھے مونہہ کنوئین مین جا پڑتے ہین
اگر کہا تک آپ آنکی جانب داری کرینگے آپ کی اس گڑہت سے پورے طور پر ثابت ہے کہ کسی کی اجازت نہین ہوئی نہ کسی سے دریافت کیا اسلئے یہہ مکر بنایا گیا لیکن جہوٹی بات بجائے
عیب پوشی کے اور فضیحہ کرتی ہے آپ کی اس عبارت سے دوسری بات یہہ ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ جنسے بے حد آپ مانوس تہے اون کو بعد مرنے کے چہوڑ دیا اور کوئی طریقہ
انکو اپنے پاس دفن ہونے کا نہ حضرت نے بتایا نہ کسی صحابی وغیرہ نے تدبیر سوچی اور حضرت شیخین کو بعد وفات کے بہی نہ چہوڑا تو گویا آپ کے اعتقاد مین رسول اللہ مردون سے
زیادہ محبت کرتے تہے اور عورتون کو بالکل بہول گئے اور خاص کر اپنی پیاری بی بی حمیرا صاحبہ کی یاد ان دونون مردون کی محبت مین فراموش ہوگئی کہ جن کو اپنے کاندہے چڑہا کر
ناچ دکہاتے تہے اس کواڑون کے واقعہ کو متقدمین نے تو لکہا نہین ہے۔

اگر بفرض محال اسکو سچا مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ ہوا کے جہونکے سے کیواڑ کہل گئے ہون یا یہہ کہ بیبیان تو گھر مین موجود ہی تہین صلاح کر کے دُرارون مین سے جہانک
رہی ہون گی جب لاش سامنے آئی تو جہٹ کیواڑ کہول کے بہاگ گئی ہون گی۔

بہرحال اس منتر سے اجازت کا کسی وارث شرعی سے نہ لینا پورے طور پر ثابت ہے۔

اب رہی حدیث لانورث ولانورث کی اوسکے بموجب مال صدقہ مین خود رسول اللہ کا دفن خلاف شرع ثابت ہوتا ہے شیخین کو تو کون پوچہتا ہے پس دونون حالتوں مین
ان بزرگوارون کو دفن سے کچہہ فضیلت نہین ہو سکتی بلکہ اور معصیت ہوئی۔

اے خلیفہ جی کے شیدا آپ لوگون کو شیخین کی طرفداری مین رسول خدا پر بہی الزام لگاتے غیرت نہین آتی اور ہان حاجیون سے دریافت کیا جائے کہ حضرت کی زیارت
کے ساتہہ شیخین کی قبرین بہی دکہائی جاتی ہین یا نہین۔

مجکو بذریعۂ اخبار معلوم ہوا ہے کہ روضہ مطہرہ جناب سرور عالم مین کسی دوسری قبر کا نشان وغیرہ کچہہ نہین ہے نہ کوئی وہان کا مجاور حجاج وغیرہ کو بتاتا ہے
کہ یہان دو قبرین اور ہین نہ زیارت پڑہی جاتی ہے۔

تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین بیٹہے بیٹہے سب کچہہ بنا لیا ہے وہان کچہہ بہی نہین ہے اور اگر ہے تو ایسے کس مپرسی کی حالت مین ہین کہ نہ فاتحہ ہے
اور نہ درود ہے۔ -+-

ن گے ہین آپ کو دروازہ تک پہونچا کر حضرت عمر کی خدمت مین بھیجا ہون اس
کسکے اجازت سے ہوااون کے دونون بیٹیون کے حصہ کی زمین تو ایک
تنی ہے رسول اللہ ہی کو خلاف شرع ناجائز طور پر دفن کیا بگڑے گون ی
ے تیار کرکے روضہ مقدسہ کے سامنے لائے اور پکارا کہ آپ کا غلام حاضر
ے سوچے ایسی بات گڑھ دیتے ہین کہ اوندہے موہنہ کنوئین مین جاپڑتے ہین
وئی نہ کسی سے دریافت کیا اسلئے یہ بہ بکر بنایا گیا لیکن جہوٹی بات بجائے
ے بے حد آپ مانوس تہے اون کو بعد مرنے کے چہوڑ دیا اور کوئی طرح
کے بہی نہ چہوڑا تو گویا آپ کے اعتقاد مین رسول اللہ مردون سے
ن مردون کی محبت مین فراموش ہو گئی کہ جن کو اپنے کاندہے چڑھا کر

بیٹیان تو گھر مین موجود ہی تہین صلاح کرکے دراڑون مین سے جہانک

شرع ثابت ہوتا ہے شیخین کو تو کون پوچہتا ہے پس دونون حالتون مین

ہین آتی اور ہان حاجیون سے دریافت کیا جائے کہ حضرت کی زیارت

یرہ کچہ نہین ہے نہ کوئی وہان کا مجاور حجاج وغیرہ کو بتاتا ہے

ے اور اگر ہے تو ایسے کس مپرسی کی حالت مین ہین کہ نہ فاتحہ ہے

کیون خلافت کو زبردستی چھین لیا۔

جواب شیعہ۔ یہان پر دو باتین ثابت ہوتی ہین اول یہ کہ بوجہ عداوت جناب امیر آپ کو ان معرکون کے فتح کرنے مین بہی تامل ہی دوسرا یہ کہ حکم خدا و رسول پر کسنے عمل کیا اور کسنے خلاف ورزی کی اسکی نسبت تو مجھے لکہنے کی ضرورت نہین کہ وہ معرکہ کسکے ہاتھہ سے فتح ہوئی آپ ہی کی کتب بہری پڑی ہین ہان دوسرے امر کو سمجہاتا ہون کہ جب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہر طور پر حجت ختم کر کے باضابطہ طور سے

جناب امیر کو اپنا خلیفہ بنایا پھر خداوند عالم نے لوگون کے دلون اور نیتون کی خبر اپنے حبیب پاک کو
دی - حدیث متفق علیہ فریقین ہے کہ اے علی جب تم دیکھو کہ اہل دنیا نے دین کو
دنیا کے ہاتھہ فروخت کر دیا اور اوسپر مایل ہو گئے تو تم اوسوقت صبر کرنا پس جب
صحابہ نے سنت رسول کو چھوڑ کر اپنی حکمت عملی مین کامیابی حاصل کی تو اوسوقت
جناب امیر نے بموجب حدیث رسول صبر کیا کہ یہہ لوگ مال دنیا اور حکومت کے
خواہش مند ہین اگر مینے انکو مار پیٹ کر خلافت کو چھین لیا تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ یہہ لوگ کفار کو
اپنا حامی بنا کر مدینہ پر چڑھا لاوینگے اور بنی ہاشم کے چند آدمی ہین وہ قتل ہو جاوینگے
اور دین خدا کا خاتمہ ہو جائیگا بلا سے اسی حالت مین اسلام کو ترقی کر دینے دو جب
لوگ شایستہ ہونگے خود راہ رست اختیار کرینگے اور اگر دنیا کو ہمارا جھگڑا معلوم ہوگیا
تو پھر کفار حملہ کرینگے لہذا آپ نے صبر کیا اور یہی دلیل آپ کے امامت حقہ کی ہے کہ اپنا
نقصان کیا اور سختیان برداشت کین مگر دین مین فساد نہ گوارا کیا - دوسری وجہہ
یہہ ہے کہ جیسا حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا تھا ویسا ہی حضرت نے مدینہ کو حرام کیا تھا
جیسی ممانعت خون بہانے اور ہر ادرخت تک کاٹنے کے لئے مکہ مین تھین ویسے ہی
مدینہ کے لئے بھی تھی پس جناب نے پورے طور پر حکم رسول پر عمل کیا کیونکہ تخمین نے
مدینہ سے قدم باہر نہ نکالا حضرت علی نے اوپر ہاتھہ نہ اوٹھایا - دیکھو بی بی عائشہ
صاحبہ نے جناب امیر پر قتل عثمان کا الزام لگا کر مدینہ سے قدم باہر نکالا تو ملاحظہ کیجئے کہ کیسی
کیسی لڑائیان اوسوقت کین اور فتح پا کر باوجود ایسی بڑی بغاوت کے اپنی اتنی بڑی
دشمن کو اوسی احترام کے ساتھہ مدینہ پہونچا دیا - اگر آپ کو مدینہ کے حرام ہونے مین
کچہہ تامل ہو تو چار حدیثین صحاح کی ملاحظہ کیجئے پہلی حدیث مشکوۃ شریف فصل ایک
باب حرم المدینہ مین حضرت علی سے ہے مگر اسکو چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ کو اون سے
تحت عداوت ہے - دوسری حدیث مشکوۃ شریف کے اسی باب اور اسی فصل مین ہے

انس سے جو آپ کا معتبر راوی ہے تیسری حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور جلد ۱
صفحہ ۳۴۰ - میں سعد وقاص سے ہے یہ بھی آپ کا معتبر راوی ہے - چوتھی
حدیث ابو داؤد - چھاپہ اول دہلی جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ - اور نیل الاوطار جلد ۴
صفحہ ۲۵۴ - میں حاکم اور سلیمان سے ہے چونکہ ترجمہ قریب قریب ایک ہی سا ہے
لہذا ماحصل لکھتا ہوں کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ مدینہ مانند حرم مکہ کی ہے جو چیزیں
مکہ میں حرام ہیں مدینہ میں بھی حرام ہیں - درمیان عیر کے ثور تک یعنے جو شخص مخالف
کتاب اور سنت ہو اور جو شخص ایسی بدعت کرے یا بدعتی کو جگہ دے اوس پر خدا اور فرشتوں
اور آدمیوں کی گالیاں یعنے لعنت ہو - اور فرمایا جناب رسول خدا نے جبکہ ظاہر ہوا کوہ احد
کہ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمکو دوست رکھتا اور ہم اسکو دوست رکھتے ہیں یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے
حرام کیا مکہ کو اور میں حرام کرتا ہوں مدینہ کو درمیان دونوں طرف سنگستان کے اور روایت کیا
اسکو مسلم اور بخاری نے - اب اپنے اشتعال کی وجہ سے جھوٹا کہا ہے - اور جناب امیر نے
صبر اور حکم رسول کی پابندی اس بات سے پوری طور ثابت ہوتی ہے کہ باوجود قدرت کے
اپنے کو عاجز ظاہر کیا کیونکہ جب حضرت علی کو زبردستی بیعت کے لئے پکڑ لے گئے تو آپ نے
روضۂ رسول کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے بھائی مجھکو اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ اگر میں انکو
بادشاہوں اور زبردستی خلافت چھین لوں تو ایسا نہو تو بروز حشر شکایت کرے
کہ تو نے میری امت میں فساد ڈال دیا اور اے بھائی اس قوم نے مجھکو ضعیف سمجھ لیا ہے
اور قریب ہے کہ مجھکو قتل کر ڈالیں - اب آپ سمجھ لئے ان مطعونوں سے خلافت کو
نہ چھینا -

نمبر ۹ - قول سنیان - قرآن کو حضرت عثمان نے جمع کیا ہے -

جواب شیعہ - ہمکو کب انکار ہے مگر یوں بھی تو فرمایئے کہ جلوایا بھی تو
جناب نے مہربانی کر کے سنی سنائی باتوں کو چھوڑ دیجیے اور کتب فریقین اور تواریخ دیکھئے

بات کیا بے کچھے آپ لوگ تو شل طوطے گی جتنا سنتے ہین اوتنا بولنے لگتے ہین حضرت عمر نے آپکی تحقیق کا مادہ سب کچھ لیا ہے ایکو یہہ تو تسلیم ہوگا کہ حضرت علی سب سے زیادہ عالم وفاضل تہے اور جناب رسالتمآب کی حدیث ہے کہ علی ساتہہ قرآن کے ہے اور قرآن ساتہہ علی کے ہے اور یہہ بہی تسلیم ہوگا کہ حضرت عثمان ایسے کم عقل تہے کہ آپکے حضرت مروان علیہ الرحمہ سے متسد اونکے نفس ناطقہ تہے - اچھا یہہ بہی نہی یہ تو تسلیم ہوگا کہ صحابہ مین سے کوئی شخص حضرت علی کی برابر علم رکہتا تہا اور آپ نے یہہ بہی سنا ہوگا کہ اول قرآن کو حضرت علی نے جمع کیا تہا جو بہت بڑے عالم اور رازدار پیغمبر تہے چنانچہ جب ابو بکر صاحب نے حضرت امیر کو بیعت کیلئے بلایا تہا تو آپ نے یہہ جواب دیا تہا کہ جب تک مین قرآن کو جمع نکرلون گا ردا کو بہی کاندہے پر نہ ڈالونگا سخت ہی اندہیر ہے کہ ایسے عالم کا جمع کیا ہوا قرآن کہ جسکو اوسنے خود جمع کیا تہا اور جسکی شان مین اوپر والی حدیث ہے جلا دیا جائے اور اوسکے مقابل جاہل جمع کرے اور وہ بہی خود نہین بلکہ اپنی پارٹی کے آدمیون سے جمع کرائے کہ جنکو مطلق تمیز نہو - اور حفصہ صاحبہ کے یہان سے صحیفہ منگاکر - جسکو خود علمائے سنت نے فتح الباری شرح بخاری مین حضرت عمر زادہ سے لکہا ہے کہ قرآن رائج الوقت پورا قرآن نہین ہے تو حضرت عثمان کو اس فعل سے کیا فخر حاصل ہوا اب آپ دو باتون مین سے ایک کو تسلیم کیجیے کہ یا تو علی نے قرآن کو غلط جمع کیا تہا اور حدیث رسول جہوٹی ہے یا حضرت عثمان نے گناہ کیا اگر صحیح تہا تو کیون جلایا اور قرآن کی بحث کو مین احقاق الحق مین لکہہ آیا ہون کہ حضرت علی کا قرآن صحیح تہا اور حضرت عثمان کی قرآن کو تو حضرت عمر کے صاحبزادے نے ناتمام بتایا ہے -

نمبر ۱۰ - قول سنیان - پہر حضرت علی نے کیون عثمان کے قرآنکو جائز رکہا اور خود اپنی ایام حکومت مین کیون نہ درست کیا -

جواب شیعہ - اسکی وجہ یہ ہے کہ جب عثمان کے قرآن کو مخلوق نے قبول کرلیا اور بارہ سال کی مدت مین اوسکی نقول کثرت سے دنیا مین پہیل گئین تو کہان کہان سے پتہ لگا کر واپس لیا جاتا اور اگر اسکی از سر نو تصحیح کیجاتی تو ضرور تھا کہ کہین نہ کہین قرآن عثمان ہی باقی رہجاتا اور خاصکر بنی امیہ کے مفسد لوگون مین یا جو حافظ مثل آپ کی خلفاء کے دوست تھے وہ جابجا فساد پہیلاتے پہرتے۔ پس عالم اسلام مین بڑا فتور پڑجاتا جیسا کہ آئیدن عیسائی دنیا مین جہگڑے ہوتی رہتے ہیے - اگرچہ عثمان صاحب نے مضمون کو ایسا گڑبڑ کرایا کہ مکی اور مدنی آیات کی بہی تمیز نہ رہی اور جابجا بقول آپ کے علماء کے ترمیم کرادیا مگر ہمارا اب بہی کچھ ہرج نہین کلام خدا مین ہمکو اب بہی ہر طرح دین حق کی تائید ملتی ہے اور ہر آپکے عشرہ مبشرہ کے ممبرون یعنے طلحہ اور زبیر نے جب اپنی حسب منشا حکومت نہ پائی تو بی بی صاحبہ اور معاویہ کو ابہار کر جنگ ہائے عظیم برپا کرادین اور عالم اسلام کو ایسا خراب کیا کہ درست ہونا مشکل ہوگیا - ابہی ان جہگڑون سے نجات نہ پائی تہی کہ آپ کے امیر المومنین معاویہ صاحب نے بذریعہ ابن ملجم شہید کرادیا۔

نمبر ۱۱ - **قول سنیان** - اسلام کی ترقی حضرت عمر کے وقت مین ہوئی۔ اور انہین کے بدولت دنیا مین اسلام پہیلا۔

جواب شیعہ - کیا خوب کون سے معرکہ انہون نے بہ نفس نفیس سر کئے کسی غزوہ مین کوئی زخم کہایا سوائے بہاگ بہاگ نکلنے کے۔ کتنے کفار قتل کئے آپ کی تلوار کی چمک اور دُرہ کی لچک تو اسی سے ثابت ہے کہ جتنے غزوات ہوئے اونمین آپ کے ہاتہہ سے صرف ایک مقتول اور وہ بہی اونکا ماموں درج ہے جسکو صرف واقدی نے لکہا ہے جو مجروح ہے البتہ آپکا زور بند ہے چور پر بہت چلتا تہا چنانچہ قیدیان بدر پر آپ بے تحاشا تلوار

کھینچکر دو ٹکڑے اڑا حضرت کو اپنی بہادری دکہائی کہ اسوقت یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ علی اپنے رشتہ دارونکو قتل کرین اور مین اپنے کٹم والون کے سر اوتارون (جیسے
ہاتی کی مثل مشہور ہے) جی ہان اپنے عزیزون اور بندھے ہوون کو مارنے چلے تہو۔
جنکو رسولخدا نے منع کیا اور فرمایا کہ قساوت قلبی کی علامت ہی چونکہ جناب امیر کو آپ کی
بہادری خوب معلوم تہی اسی لئے وہ عمر صاحب کو لڑائی مین جانے سے منع کردیا کرتے
تہے کہ کبھی جناب بہاگ پڑین اور مسلمانون پر بہی آپکی بہادری کا اثر پڑجائے۔
تو کفار تمام لشکر کو قتل کر ڈالینگے کیونکہ اوسوقت ایسا رواج تہا کہ جب سرلشکر مارا
جاتا تہا یا بہاگ نکلتا تہا تو تمام لشکر کو شکست ہوجاتی تہی اگر خلیفہ جی بہاگ پڑتے
تو اوسوقت اسلام کی قوت کا کیسا فضیحتہ ہوتا آپ کی بہادری تو جنگ خندق
مین معلوم ہوئی تہی کہ خود تو لے علی درجہ کے بہادر تہے ہی اپنی بہادری مسلمانون کے
دلون مین بہی ڈالدی۔ کہ عمر ابن عبدود ایسا زبردست ہی کہ اونٹ کے بچے کی کہال
بنالی اور ایک ہزار ڈاکوونکو مار کر ہٹا دیا تہا اسوجہ سے اوسکی جنگ کو کوئی نہ نکلتا
تہا۔ آخر حضرت علی نے جاکر اوسکو مارا۔ اور جنگ خیبر مین جب آپ جنرل بنکے
گئے تہے اپنی بہادری سے روز مین خود ہی بہاگ نکلے کہان کہانتک آپ کی
بہادری بیان کرون۔ سنئے اس باغ کو جناب رسالتمآب نے لگایا اور حضرت
علی نے اسکو تیار کیا اور اسکی جڑ کو مضبوط کیا دیکہو غزوات مین خاصکر واقعات
بدر و احد و خندق و حنین اور کون صحابہ مین ایسا تہا کہ جسنے رسول کی حمایت مین وہ وہ
کارنمایان کئے ہون جنسے کتب سیر و تواریخ بہری پڑی ہین آپ کے صحابہ نے تو کئی مرتبہ
رسول اللہ کو قتل کرانے کے کام کئے تہے (جناب وہ میرے بہی پیشوا ہین جنہون نے
اسلام کو قائم کیا اور ایسے بہادر تہے کہ دین حق کی حمایت مین بال بچے تک کٹوادیے اور
قدم پیچہے نہ ہٹایا اور وہ آپ کے پیشوا ہین جو رسول کو لڑائیون مین چہوڑ چہوڑ بہاگ گئے تہے

اور ہان دنیا کے لالچ مین آخرکار خاندان نبوی کے چراغ کو گل کر دیا) چونکہ اوسوقت کوئی
سلسلہ ڈاک یا تار وغیرہ کا نہ تہا جو جلدی خبر معلوم ہوجاتی اور جناب امیر کا نام دور دور تک
مشہور ہوگیا تہا اور کفار پر اونکی دہاک بیٹہ گئی تہی تو ممکن ہے جو جنرل بعد وفات پیغمبر جا بجا ہو گا
وہ بنام علی مشہور کردیا جاتا ہو اور علی کا نام سنکر بہت جلد لڑائی سے بہاگ جاتے ہون -
اسکے علاوہ جب احادیث رسول ایسی موجود ہین کہ آپ نے فرمایا تہا کہ خزانہ روم و
ایران مسلمانون کے ہاتہہ آوینگے یہ ممالک ضرور فتح ہونگے - کسی کے نام کی تخصیص
نہ تہی پس اگر کوئی ادنی سے ادنی آدمی بہی جاتا تو ضرور فتحیاب ہوتا کیونکہ قول رسول تہا
پہر حضرت عمر کو کیا فخر حاصل ہوسکتا ہے اور اگر فتوحات کا نام ترقی دین اسلام ہے تو
شہنشاہ ایڈورڈ کی سلطنت کو خدا نے وہ برکت دی ہے کہ
چوبیس گہنٹہ مین کسیوقت سورج نہین چہپتا - آپ عیسائی ہونا قبول کیجئے کیونکہ
حضرت عمر صاحب کی سلطنت اتنی وسیع نہ تہی - مین ناحق اتنی طوالت کر رہا ہون
مین آپ کی رائے کو تسلیم کرکے بتاتا ہون کہ آپ کی صحاح مین اس ترقی دین کے
متعلق کتنی حدیثین درج ہین منجملہ اونکے ایک چہوٹی سی حدیث پیش کرتا ہون ملاحظہ ہو
صحیح بخاری مطبوعہ میمنہ مصر ۱۳۱۲ ہجری کتاب الجہاد جزو دوئم صفحہ ۱۱۲ ترجمہ
تحقیق کہ اللہ مدد کرتا ہے اس دین کی ساتہہ مرد فاسق کے - پس اب انکار
کر بیٹہیے کیونکہ حضرت عمر پر صادق ہوتی ہے -

نمبر ۱۲ - قول سنیان - اسلام بزور شمشیر پہیلا ہے

جواب شیعہ - غلط بالکل غلط آیندہ کبہی ایسا نہ کہنا یہہ تو اوسکے ضعف
کی دلیل ہے جو مذہب اور دین دہمکا ڈرا کر پہیلایا جاتا ہے وہ سچا نہین ہوتا
بلکہ لوگون کو اوس سے نفرت ہوجاتی ہے - رسول رحمؐ فرماتے ہین کہ
مخالف کو دلیل سے سمجہاؤ - ڈراؤ مت ورنہ تمسے نفرت کرنے لگے گا - مین

آپ کو بتاتا ہون کہ جناب رسالت مآب نے کبھی خود کسی قوم پر چڑہائی نہین کی بلکہ جب
خبر لگتی تہی کہ کفار ہم پر چڑہے آتے ہین تو آپ مدافعہ کرتے تہے اوس لڑائی کا نام غزوہ
ہے اور جب کبھی خبر لگی کہ کفار فلان مقام پر مسلمانون پر حملہ کرنے کو جمع ہوئے ہین
تو آپ لشکر روانہ کیا کرتے تہے - یا تو یہ خبر غلط ہوتی تہی یا کفار ہی خبر پاکر بہاگ جاتے
تہے اوسکا نام سریہ ہے اور جب غزوات مین کفار گرفتار ہوتے تہے تو اون کو
تین حکم دیئے جاتے تہے یا تو ایمان لاؤ - یا جزیہ دو - (کیونکہ اوسوقت کوئی [illegible]
اور مالگذاری نہ تہی اس ٹیکس سے لشکر اسلام کی پرورش ہوتی تہی) یا یہ کہ ہماری
مفتوحہ اراضی سے نکل جاؤ - اگر مسلمان ہو جاتے تہے تو آزاد کردئے جاتے تہے اور
اگر جزیہ دینا قبول کرتے تہے تو اونکو ڈراکر مسلمان نہ بناتے تہے بلکہ چہوڑ کر مذہبی رسوم مین
آزادی دیجاتی تہی یا یہ کہ نکل جاتے تہے اور جب تینون باتون کو نہ قبول کرتے تہے تو
ایسے اشخاص قتل کردیجاتے تہے - تاکہ فساد کرتے نہ پہرین - آپ مجہے ثابت کردین
کہ کسی جنگ مین رسولخدا خود چڑہ کر گئے ہون - جناب اسی کا نام جہاد ہے - اور اگر
کوئی شخص مال و دولت حکومت و سلطنت کے لالچ مین ملکون پر چڑہائی کرے اور جہاد
کی آڑ لیوے تو دین حق پر کیا الزام ہے - بندگان خدا کے خون ناحق کا مجرم ہوگا
اور لوگون کو اپنے طریقے سے نفرت دلاتا ہے بلاشک جن لوگون کو آپ کے
آبا و اجداد نے بزور تلوار مسلمان کیا تہا وہ بہت سی قومین ہندوستان مین موجود ہین
جو یہہ بہی نہین جانتی کہ مسلمانی کیا شے ہے اور بوجہ جہالت کے یہہ سمجہ لیا ہے کہ ہمارے
بزرگون نے چونکہ اس مذہب کو قبول کرلیا اور گائے کا گوشت اونہون نے اور ہمنے
کہا لیا اب ہم ہندو تو ہو نہین سکتے جسکی بڑی دلیل یہہ ہے کہ اونمین مراسم ہنود ابتک
کثرت سے موجود ہین اور اسلامی احکام سے بالکل ناواقف ہین - درحقیقت اونکو اس
مذہب سے سخت نفرت ہے اور مین آپکو باور کرادیتا ہون کہ پچیس ۲۵ سال کے عرصہ مین

یہہ سب زبردستی کی مسلمان بنائی ہوئی قومین آریہ ہوجائنگی اور مسلمانون کو بجائے فائدے کے سخت نقصان نہ ہونچائنگی کیونکہ مذہب تبدیل کرکے آدمی پہلے مذہب کا سخت دشمن ہوجاتا ہے - عام قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسیکو زبردستی کے ساتھہ کسی کلام پر مجبور کرتا ہے تو وہ ڈر کے مارے قبول تو کرلیتا ہے مگر بدلہ لینے کی فکر سے کبھی غافل نہین رہتا - ورنہ یہہ وہ دین پاک ہے کہ اگر اسکو حسب ہدایت جناب بشیر ونذیر اسکے اسلی پیرایہ مین پیش کیا جاتا تو دنیا اسکو ہاتھون ہاتھہ لیتی - جس کی مثال مذہب شیعہ موجود ہے کہ اجتک محض زبانی وعظ وپند سے کام لیا گیا ہے کبھی تلوار نہ پکڑی - صرف اقوال ائمہ طاہرین اور احادیث رسول پر عمل کرتے ہین اسی وجہ سے آپنے جہلا کو نفرت دلانے کی غرض سے جھوٹ گرھ ڈالے تاکہ وہ شیعون کے پاس نہ بیٹھین اور انکی کتابین نہ دیکھین ایسا نہو کہ مذہب چھوڑ کر حضرت عمر سے نفرت ہوجائے - جناب یہ آپ کی تلوار کے اسلام نے دنیا کو اسلام کے نام سے متنفر کردیا -

نمبر ۱۳۳ - قول سنیان - خلفا اور آئمہ کے لئے عصمت ضروری نہین ہے -

جواب شیعہ - آپ کے یہان تو پیغمبرون مین بھی عصمت کی ضرورت نہین ہے - مین بتاتا ہون کہ عصمت بہت ضروری ہے کیونکہ جو خود گنہگار ہوگا وہ دوسرے کو کب باز رکھ سکتا ہے - ؎ محتسب گر می خورد معذور دارد مست را - سنئے خداوند کریم فرماتا ہے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور صاحبان حکم کی جو تم مین سے ہے یعنے مسلمانون مین سے ہو - مسلمان کے شرائط یہہ ہین کہ پورے طور پر احکام شریعت کا پابند ہو - یہہ نہین کہ کلمہ پڑھ لیا یا گائے کا گوشت کہا لیا جس حکم کو چاہا مانا جسکو جی چاہا نہ مانا خلاف شریعت اور سنت نبوی جو چاہا حکم دیدیا ایسا شخص خلیفہ نہین ہوسکتا - کیونکہ اطاعت

اولی الامر اطاعت رسول اور اطاعت رسول اطاعت خدا ٹھہری گویا تینون اطاعتین ایک ہوئین پس جبکہ اولی الامر معصوم نہو گا تو خلاف شریعت الٰہی ہی احکام صادر کریگا اور امت کو اونکا ماننا فرض ہوگا اور نہ ماننے والا باغی اور دین سے باہر نکلنے والا یعنے کافر ہوگا کیونکہ رسول خدا کا نایب اور اولی الامر رسول کا نایب ہوا اور خدا سے ظلم کا سرزد ہونا محال ہے اسیطرح رسول کوئی حکم خلاف مرضی الٰہی نہین دیسکتا اسیطرح پر اولی الامر وہ ہی ہوسکتا ہی جو کوئی حکم خلاف خدا و رسول کے نہ دے پس صاحب امر کے لئے پہلی شرط معصوم ہونے کی ہے البتہ جس قوم کا نبی ہی معصوم نہو اور سکے نزدیک ہر دنیا جلایا لچا لنگا شرابی زانی جاہل اور فاسق نایب رسول ہوسکین گے۔ دوسری۔ یہ شرط ہے کہ صاحب علم اور عقل اور فاضل ہو کیونکہ اگر امت مین سے کوئی شخص صاحب امر سے زیادہ علم رکھتا ہوگا تو وہ صاحب امر سے درجہ مین بڑہ جائیگا اور وہ ہی صاحب امر ہونے کی قابل ہوگا۔ ظالم اور گنہگار وہ ہی شخص ہوگا جو خلاف حکم خدا و سنت رسول عمل کرے ایسی اشخاص نائب رسول اور صاحب امر نہین ہوسکتے۔ پرایا حق چھین لینا ایک ایسا گناہ کبیرہ ہے کہ جسکو حق العباد کہتے ہین جو کسی حالت مین بخشا نہین جاسکتا ایسی اشخاص دوسرون کو کیا ہدایت کرسکینگے جو خود سزا پاوینگے اسلئے اونپر صاحب امر کا اطلاق نہین ہوسکتا۔

نمبر ۱۴۔ قول سنیان۔ اگر حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر کو خلیفہ برحق نہ جانتی تہین تو کیون اونکے اجلاس مین فدک کا دعوے دائر کیا۔

جواب شیعہ۔ آپ نے کیسے جان لیا کہ اونکے اجلاس مین دعوی دائر کیا۔ دعوی دائر کرنے کے یہ معنی ہین کہ کسی اور کو مدعا علیہ بناکر حضرت ابوبکر کے

اجلاس مین باضابطہ عرضی دیجاتی وہان تو اسکے خلاف خود حضرت ابوبکر مدعا علیہ
تھے جسکی مثال مین آپ سے یون دریافت کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص یا کوئی ڈاکو
آپکا مال زبردستی چھین لے اور آپ اوس سے یہہ فرماوین کہ یہ اسمین کچھہ حق
نہین ہے میرے باپ نے مجکو دیا تھا اور دو ایک گواہ بھی پیش کرے اور اسپر بھی وہ اوسکو
واپس ندے تو انصاف سے فرمایئے کہ آپ نے اوسکو حاکم عدالت سمجھکر یا ڈاکو تصور
کر کے واپسی کا سوال کیا تھا یا یہہ سمجھہ لیا تھا کہ اسکی کارروائی حق بجانب ہے - پس
مجبوراً آپکو یہہ ماننا پڑے گا کہ پہلے ڈاکو سمجھکر واپسی کا سوال کیا تھا کیونکہ اگر
آپ اسکو حق پر جانتے تو واپسی کا سوال نکرتے - مگر مین اس بحث کو یون ختم کئے
دیتا ہون کہ آپکو جناب سیدہ کا صدیقۃ الطاہرہ ہونا بزبان رسول تسلیم ہے
یا نہین اور حضرت علی کا صدیق اکبر ہونا تسلیم ہے یا نہین اگر کچھہ عذر ہو تو دیکھو
سوانح عمری جناب امیر مولفہ شیخ عبید اللہ امرتسری حنفی المذہب - پس پھر یہ
طور پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ صدیقہ ہرگز جھوٹا دعوی نکرتین اور جناب امیر ہرگز جھوٹی
گواہی ندیتے لہذا آپ دو باتون مین سے ایک کو تسلیم کیجئے - اول یہ کہ حضرت فاطمہ
نے جھوٹا دعوی کیا اور حضرت علی نے جھوٹی گواہی دی تو رسول اللہ پر الزام عاید ہوگا
کہ بیٹی اور داماد کی خاطر جھوٹی حدیثین بیان فرمائین اور خلاف حکم خدا وَمَا يَنطِقُ
عَنِ الْهَوَى کے عمل کیا - دوسرے یہ کہ حضرت ابوبکر نے ظلم کیا تو ظالم شخص رسول
کی نیابت کے قابل نہین ہوسکتا اور یہہ حدیث لا نرث ولا نورث کی جو گڑھہ
لی گئی ہے کہ جسکا کوئی دوسرا معتبر راوی نہین ہے کہ جسکو نہ حضرت فاطمہ نے کبھی
سنا نہ حضرت علی کو اسکا علم ہوا جو ہر وقت جناب سرور کائنات کے ساتھہ رہتے
تھے اور اگر حضرت نے ان دونون کو آگاہ نکیا تو پھر نبوت پر الزام آتا ہے اور
خلاف آیات قرآنی ہوتا ہے - عجب اندھیر ہے کہ وہ رسول جو امت کو تمام

جھگڑون اور مفسدون سے بچاوے اور اپنی لخت جگر کے لئے اوسکو ریخ پہونچانے کو اپنے گھر مین جھگڑا ہوجانے بقول شخصیکہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت بہت آسان تھا کہ بیٹی کو آگاہ کر دیتے کہ دیکھو بیٹا بعد میرے فدک مین تمہارا کچھہ حق نہین ہے - اور وہ سیدہ اگر اپنے باپ اور رسول برحق کے ارشاد کی بخوشی تعمیل کرتین - اور سوائے حضرت ابوبکر کے اور کوئی اس حدیث کا راوی نہین یہہ تو سنیون ہی کا طریقہ ہے کہ خاطی اور گنہگار ون کو کہ جو خود تسلیم کرتے ہون کہ ہمپر شیطان مسلط رہتا ہے اور ہم سب سے ادنی درجہ کے آدمی ہین اون لوگون کو صدیق کا خطاب دیدین - اور اگر یہہ حدیث صحیح ہوتی تو بعد حضرت فاطمہ کے دعوی کے بی بی عائشہ صاحبہ بھی ترکہ شوہری کا دعوی بوکالت مسٹر عثمان صاحب بیرسٹر کے دائر نکرتین جسکو آپ نے اپنی صحاح مین چھاپا رکھا ہے اور یہہ مصنوعی صدیق تو بھی حد صدق سے باہر ہوئی جاتی ہین -

نمبر - ۱۵ - قول سنیان - جب خلافت اور فدک دو نون غصب شدہ تھے تو حضرت علی نے خلافت کو کیون قبول کیا اور فدک پر کیون قبضہ نکیا -

جواب شیعہ - خلافت عام مسلمانون کا حق تھا اور فدک اپنا مال تھا - مگر بعد غصب ہوجانے خلافت کے جناب امیر نے حسب وصیت رسول صبر کیا چونکہ امام برحق کا کام اتمام حجت ہے لہذا ہر خلافت گردی مین آپ اپنے حق کی حجت پیش کرتے تھے تاکہ بروز حشر خلفاء کو جواب دہی کا موقع نرہے - اور جب اہل دنیا نمانتے تھے تو صبر کرتے تھے پھر کسی سے ذکر نہ کرتے تھے آخر بعد قتل حضرت عثمان جب طلحہ اور زبیر اور بہت سے لوگون نے آپ سے بیعت کو کہا تو آپ نے انکار کرکے فرمایا کہ اے طلحہ تو اپنا ہاتھہ لا مین تیری بیعت کرون جب اون لوگون نے بہت دبا دبا دیا کہ

اگر تم بیعت نہ لوگے تو اسلام بالکل پریشان ہو جائیگا اور ہم خدا سے شکایت کرینگے کہ علی نے
ہمارے حال سے غفلت کی تب آپ نے بخوف خدا اس بات کو قبول کر کے یہہ فرمایا
کہ اگر میرے ہاتھہ پہ بیعت کرتے ہو تو مین حکم خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام نکرونگا
جسکو سب نے قبول کیا تھا مگر جب دیکھا کہ علی نے موافق حکم خدا کے ہر شخص کے سے
برتاو کیا اور ہمکو ہماری خواہش کے بموجب حکومت نہ ملی تو طلحہ بیعت توڑتا عایشہ
صاحبہ کو جا اوبھارا کہ اب دشمنی نکالنے کا موقع ہے تم عثمان کی وارث بنکر علی سے
خون عثمان طلب کرو کیونکہ اونہون ہی نے عثمان کو قتل کرایا ہے اور ہم تمہارے
ساتھی ہین (نہ معلوم کہ باوجود موجودگی ورثائے عثمان کے بی بی صاحبہ کیسے وارث
بنی اور زندگی مین عثمان پر لعنت کیا کرتی تہی) اودہر معاویہ صاحب کو مقابلہ کے
لئے اوبہار دیا غرضکہ اسلام مین ایسے فساد پیدا کرا دے کہ جنکا رفع ہونا ناممکن
ہے۔ اب رہا فدک یہہ اپنا مال تہا اسکو لینا نہ لینا ہر شخص کے اختیار مین ہے۔
جناب امیر کا اس مین بہت تہوڑا حق تہا اسکے اصلی وارث حسنین علیہم السلام تہے
چونکہ حسنین نے دعوی نکیا۔ اسلئے کہ مرد کریم کی یہہ ہی شناخت ہیکہ اگر اوسکا
مال تلف ہو جاے تو اوسکی طرف نگاہ بہر کر نہ دیکھے اور اوسکا کچھہ افسوس نکرے۔ پس
جب مدعیان نے دعوی نکیا تو شرع مجبور نکرتی تہی کہ زبردستی دلایا جاوے دوسرے
یہ کہ جیسا جناب سید المرسلین کے گہر کو بعد ہجرت مکہ کفار قریش نے قبضہ کر لیا تہا
اور بعد فتح مکہ آپ نے پہر اوسکو واپس نلیا اسیطرح جناب امیر نے سنت نبوی پر
عمل کیا۔ تیسرے یہ کہ جس مال سے جناب سیدہ سخت رنجیدہ گئی ہون اوسکا واپس
لینا جناب امیر کو ہرگز مناسب نتہا۔ چوتہے یہ کہ خلفاء کی پچیس برسکی خلافت مین
کثرت سے لوگ حضرت علی کے مخالف بنا دیئے تہے تو فدک کی واپسی مین اندیشہ
تہا کہ اسلام مین فساد واقع ہونگے اور کہین گے کہ علی نے مال کا لالچ کیا۔ پانچوین

یہہ کہ اوسکی واپسی مین غاصبون پر سیقدر تخفیف عذاب ہوتی تہی کیونکہ اونہون نے
نعمتہاے الٰہی کو چہوڑ کر دولت دنیا او حکومت ظاہری کو پسند کر لیا اور حکم خدا و
رسول کو بالائے طاق رکہا او حضرت علی کے سمجہانے کو نہ مانا چونکہ اونہون نے
ہر طرح پر حجت کو ختم کردیا لہذا اپنے فرض کو پورا کرکے صبر اختیار کیا۔ جناب امیر نے
روز محشر کی جوابدہی سے ہر طرح بچانا چاہا جب کسیطرح نہ مانے اور دنیاوی حکومت
نے آنکہون کو بند کردیا تو مجبور ہو کر حکم خدا پر عمل کیا جیسا کہ خداوند کریم اپنے کلام
مبارک مین فرماتا ہے کہ یہہ کتاب ہدایت کرتی ہے پرہیزگارون کو گویا جو پرہیزگار
نہونگے اونکو کچہہ ہدایت نہ کرے گی کیونکہ کتاب اپنے فرض کو ادا کر رہی ہے ماننا
نہ ماننا آدمیون کا کام ہے۔ کتاب پر کوئی نقص نہین ہے اور یہہ خدا فرماتا ہی
کہ مہر کردی اللہ نے اونکے دلون پر اور اون کی آنکہون پر اور کانون پر پردہ
ڈالدیا ہے اور اونکے لئے بڑا عذاب ہے۔ پس جسطرح ہدایت جناب امیر کو
نہ مانا تو جناب امیر نے اپنا فرض ادا کرکے صبر اختیار کیا

نمبر ۱۶ - قول سنیان - اگر خلفا مال دنیا کے خواہشمند تہے تو
جب قابو پا گئے تہے تو اپنے اولاد کو کیون نہ اپنا جانشین
کیا۔ بلکہ یکے بعد دیگرے ہوئے کہ جو آپسمین ایک قوم بہی نہ تہی نہ
ایک خاندان تہے۔

جواب شیعہ - جی ہان یہی تو بڑی چالاکی تہی اگر ایسا کرتے تو
خلافت اول کے بعد ہی سلمان بگڑ جاتے اور اونکی حکمت عملی کو سمجہہ لیتے اور حضرت
علی سے معذرت کرکے یہہ مسند خلافت پر بٹہلاتے۔ یہہ سب چالاکی اور دور اندیشی
حضرت عمر صاحب کی تہی اوسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اونہون نے خلافت
قایم کرتے وقت نہایت اعلے درجہ کی حکمت عملی کو کام فرمایا کہ اول [illegible] تقرر

ڈالکر نہایت دور اندیشی کے ساتھہ ابو بکر کو خلیفہ بنوایا اسلیئے کہ اگر بنی ہاشم کو خبر ہو گئی
اور اونہون نے دعوی کیا اور لوگ ادہر آمادہ ہو گئے تو مین دوڑ کر علی سے
جا ملون گا اور اگر میری رائے کی بموجب خلافت مستقل طور پر قایم ہو گئی تو
یہہ جناب تو چراغ سحری مین ایک آدہ سال مین چل بسینگے تو پہر یارون کا دم
اور نقارون کی جوڑی ہوگی اور انکی زندگی مین بہی در پردہ صلاح کار مین ہی رہونگا
اور جب آخر وقت حضرت ابو بکر نے میچ میچ باتین کہین تو اونہون نے اونکو دم بتا کر
ایک وصیت نامہ بذریعہ مسٹر عثمان صاحب لکہوا لیا ۔ اگر حضرت ابو بکر اپنے بیٹے کو
اپنا خلیفہ کرتے تو سب سے پہلے مسٹر عمر ہی اگر بیٹہتے اور ہاوس آف کامنس شکست
پا جاتا اور شاید حضرت ابو بکر کو مدینہ مین دفن بہی نہ ہونے دیتے مگر اتنا یہہ بہی اپنا
یادگار چہوڑ گئے کہ جناب سیدہ سے تو باپ کا دیا ہوا مال چہین کر اونکو جبت لا یا ۔
جو حق المسلمین یہ تہا مگر اپنے نواسہ عبد اللہ ابن زبیر کو اوسی حق المسلمین مین سے
ایک زمین ہبہ کر گئے اور کسی نے اون سے باز پرس نکی کہ کہان سے تمکو اسکا
منصب حاصل ہوا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اونکو بہی وہی دور اندیشی
ہوئی کہ اگر اپنے بیٹے کو کرتا ہون تو سیٹہہ عثمان صاحب بگڑ اوٹہینگے اسلیئے
انہون نے مرنے سے پہلے ایک کمیٹی قایم کی جسکا پیر مجلس عبد الرحمن بن عوف کو
قرار دیکر اپنی مصلحتین سمجہا دین مگر اتنا یہہ بہی کر گئے کہ معاویہ کو حاکم شام بنا کر اپنی راز سمجہا
گئے پہر جب سیٹہہ صاحب کا زمانہ ہوا تو اونہون نے اپنے تمام کنبہ کو بلاد اسلام پر
حاکم کر کے دنیا مین اندہیر مچا دیا اور جب اہل مصر مظالم سے تنگ آکر مکان پر چڑہ
آئے اور خلافت خالی کرنے کو کہا تو ہرگز نہ قبول کیا اب اس اندہیر کو ملاحظہ کیجئے
کہ دس پانچ آدمیون کے مجمع کو اجماع قرار دیکر خلافت کو جایز بنایا اور ہزارہا آدمی خلافت
کے خالی کرنیکو کہتے ہین تو انکار ہو رہا ہے ۔ دیکہو تواریخ کہ اوسوقت ابو سفیان نے

بہ آواز بلند کتنی مرتبہ کہا کہ اے عثمان قسم ہے خدا کی نہ حشر ہے نہ نشر نہ
عدل ہے نہ عذاب نہ بہشت ہی نہ دوزخ تم ہرگز خلافت نہ چھوڑنا اور شوق سے
اپنی اولاد کو اپنے بعد خلیفہ کرو کہ آپ نے ین مصریون سے چھٹ کرہی دیا۔ ورنہ
جناب آج تو اولاد کو خلیفہ کرنے مین کچھ کسر ہی نتھی اب آپ خیال کرین کہ بنی امیہ
کہ جو بڑے ہی مفسد تھے اونکی قوت ٹوٹ گرگہ جو نہایت پست ہمت ہو چکے تھے
وہ تو سب کے سب حکومت اور مرتبہ پا جاوین لو بنی ہاشم کہ جنکے خاندان مین بوت
تھی اون کا ایک آدمی بھی کسی عہدہ اونے یا اعلے پر نہو اور اونکو محتاج بنا دیا
جاوے اب مین آپ کو عام قاعدہ بتاتا ہون کہ حکومت کی خواہش مین لوگ
طرح طرح کے نقصان گوارا کرتے ہین مفسدے برپا کرتے ہین اور سمجھ لیتے ہین کہ اپنی تو
اچھی طرح گذار دو اولاد کو اگر حکومت ملجائے تو بہتر ہے ورنہ بعد از سر من گر طوفان
شد شدہ باشد۔ چنانچہ اکثر اہلکارون کو بعد پنشن کے سخت رنج ہوتا ہے اور وہ مفت
مین بھی کام کرنے کے خواہشمند ہوتے ہین مین موٹی سی مثال بتائے دیتا ہون
کہ جن وکلاء کو گورنمنٹ نے اختیارات مجسٹریٹی دیدئے تھے اونہون نے محض حکومت
کے شوق مین کہ لوگ ہمسے ڈرتے ہی رہینگے وکالت فوجداری سے استعفے
دیدئے اور اپنی آمدنی کی ایک مد کو بھی کہو دیا۔

نمبر ۱۷۔ قول سنیان۔ ہم تو اہلبیت کے تابع ہین۔ اور ہم ہی
اون کے محب ہین۔ اور شیعہ اون کی توہین کرتے ہین
اور مجالس مین اونکی مصیبت کا ذکر کرتے ہین۔

جواب شیعہ۔ جی ہان اول مین آپ کی محبت ثابت کرتا ہون
عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیٹھتے یا اوٹھتے یا علی کہتا ہے تو آپ لوگونکے
کان کھڑے ہوتے ہین اور اوسکے چلے جانے کے بعد یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ شخص

پورا رافضی ہے جسکا مجھکو بہت مرتبہ تجربہ ہوا ہے۔ اب ذرا ایمان سے کہئے۔ کہ یہہ دلیل محبت کی ہے یا عداوت کی اگر ایک برادر اور نایب رسول کا کہ جسکو رسول نہایت عزیز رکھتے تہے نام لیا گیا تو گناہ ہوگیا آخر کیا کہیا آپنے اوسکو بتایا ہوتا کہ علے کا نام لینا گناہ ہے۔ اب ملاحظہ کیجیے کہ یہہ وہ بزرگوار ہین کہ جنکا نام مسلمان تو درکنار مثل گوالیار وغیرہ کے ہنود بہی تعظیماً رکہتے ہین ادہر اکہاڑہ مین عموماً ہندو اور مسلمان یا علے کہتے ہین مگر یا عمر یا ابو بکر۔ یا عثمان۔ کوئی آجتک نہین کہتا۔ دوسرے آگے علامہ ابن خلکان اپنی کتاب وفیات الاعیان مین لکہتے ہین کہ علی کی محبت مذہب تسنن کے ساتہہ جمع نہین ہوسکتی جو شخص سنی ہوگا وہ علیکا دوست نہوگا اور جو اون کا دوست ہی وہ سنی نہین ہے چنانچہ علی ابن الجہم شاعر کا ذکر اوہون نے لکہا ہے کہ وہ ایسا ناصبی تہا کہ اپنے باپ پر لعنت کیا کرتا تہا کہ اوسنے کیون میرا نام علی رکہا۔ دوسری محبت اور تابعداری آپ کی اس سے خوب ثابت ہے کہ عشرہ کو آپ لوگ روزہ رکہتے ہین نئے کپڑے پہنتے ہین سرمہ لگایا جاتا ہے۔ تجارت ہوتی ہی سوانگ نبائے جاتے ہین گتکا پہری کہیلا جاتا ہے۔ بندر لنگور ریچہہ وغیرہ بنتے ہین طرح طرح کی خوشی منائی جاتی ہے اور اس سال تو لکہنؤ مین سنیون نے اربعین مین رنڈیون کا ناچ اور گانا ہی کرا ڈالا۔ اے اہلسنت خدا کے غضب سے ڈرو جس رسول اور اوسکی اولاد کو تم اپنی بدرجہا بہتر اور اون کے تابعدار ہونیکے اور محب ہونے کے بہت زور کے ساتہہ مدعی بنتے ہو مین تمہارے دعوے کو تمہارے ہی طرز عمل سے جہوٹا ثابت کرتا ہون۔ سنو اگر تمہارا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو تمہارے خاندان مین

سال بہر تک عید بھی نہین کرتے اب انصاف کیجئے کہ ختم الانبیا کا نواسہ بیجرم و بے گناہ ریت کے میدان مین تین دن کا بہوکا پیاسا شہید کیا جائے تو اوسکے مرنے کی خوشی کی جاتی ہے اگر خوشی محبت کی علامت ہی تو آپ اپنے بیٹا بیٹی کے مرنے مین ہی کبھی خوش ہوتے ہین - اے اہلسنت تمہارا تو کہین ٹھکانا ہی نہین تمہاری کس بات کو مین صحیح مانون - اور آپ کے امام غزالی صاحب صاف صاف اپنی کتاب مین لکھہ رہے ہین کہ قتل حسینؑ کا تذکرہ واعظ پر حرام ہے اسلئے کہ اوس ذکر سے صحابہ سے بغض پیدا ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام غزالی صاحب کی نزدیک اس قتل کے جڑ بنیاد صحابہ تہے - اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ یزید کی حمایت مین آپ نے یہہ اعتقاد بنایا ہے کہ گو اوسنے اتنا بڑا جرم کیا - مگر لعنت اوسپر ہی مت کرو ممکن ہے کہ مرتے دم اوسنے توبہ کرلی ہو - حالانکہ اوسکے مرنے کا صحیح حال کسیکو نہین معلوم کہ کیونکر مرا اور کوی گواہ ابتک اس امر کا نہین ہوا کہ اوسنے مرتے دم توبہ کرلی تہی - مین آپ کی کس بات کو صحیح مانون کسی جگہہ تو آپ کہدیتے ہین کہ شرع ظاہری ہے اور کسی جگہہ ظاہر و باطن دونون نذارد آگے پیچہے کا کچہہ خیال نہ رکہا کہ کونسا قول ہمارا جہوٹ ثابت ہوگا - تعجب ہی کہ خداوند کریم تو جہوٹے - ظالمون - اور فاسقون تک پر لعنت کرے - مگر مسلمان ایک مظلوم اور بے گناہ نبی زادہ کے قاتلون تک کو مستحق ثواب سمجہین حالانکہ قاتلان حسینؑ کی بزبان رسول کسیطرح بخشش نہین ہوسکتی - کیونکہ اوس سید مظلوم نے کوی دقیقہ محبت ختم کرنیکا باقی نہین چہوڑا ابتک تو کسی راوی نے یزیدکی توبہ پر شہادت نہین دی لہان شاید اب آپ کے مرزا حیرت صاحب خود شہادت اداکرین تو کرین - اور سنئے تو سہی جب خداوند کریم یزید کے اتنے بڑے جرم کو معاف کردے گا

تو عجب اندھیر ہے کہ شیعہ تو صرف چند الفاظ ہی سے آپ کے خلفا کی مذمت
کرتے ہین اون کو نہ معاف کرے گا - اب فرمائیے کہ یہہ باتین عداوت کو
ثابت کرتی ہین یا محبت کو - اب رہے شیعہ کہ وہ اہلبیت نبوی کی توہین کرتے
اور اونکی مصیبتون کو بیان کرتے ہین - فرمائیے تو سہی کہ کیا شیعہ اون مصیبتون کو
عیش و آرام سے نام زد کرین یا کس طور سے بیان کرین ہمارا اسمین کیا قصور ہے
ہمارے یہان تو بہت کم ایسی روایات ہین ہمنے تو زیادہ تر آپ کے علماء کی تحقیقات کو
نقل کیا ہے اور کثرت سے روایات کتب سنیہ سے ہمکو ملی ہین - لکھا تو آپ کے
علما نے مگر شیعون کا پڑہنا گناہ ہوگیا قتل آپ کے آبا و اجداد نے کئے مگر شیعونکا
یہہ بیان کرنا کہ ہمارے ہادیان دین کو سنیون نے ان ان مصیبتوں سے شہید کیا
گناہ ہوگیا - تاریخ دنیا غیر قومون کے ہاتھہ مین بہی ہے اگر سنی سب جمع ہوکر او
اون کتب کو اکہٹا کرکے مثل قرآن کی پہونکدین اور نئے سرے سے ترمیم کرین تو
وہ واقعات غیر قومون کے ہاتھہ مین رہینگے اور مسلمان کہانتک اونپر پردہ ڈالینگے
اب مین ثابت کرتا ہون کہ ہادیان دین حق کی توہین جو تبلیغ احکام الٰہی مین کی
جاتی ہے تو اوسی توہین کے بدولت اوس دین کی ترقی ہوتی ہے کیونکہ غیر لوگ
غور کرتے ہین کہ یہہ توہین کیون ہوئی اور جب معلوم ہوتا ہے کہ دین حق کے
پہیلانے مین ہوئی تو وہ لوگ اوس دین کو سچا یقین کرکے جلدی قبول کرلیتے
ہین - جناب اصل دنیا کی توہین تو ذلت مین داخل ہے اور ہادیان دین
کی اگر کوئی توہین کرے تو اون کی وقعت بڑہتی ہے اور دین کو ترقی ہوتی ہے مین
آپ کو کہانتک بتلاؤن کہ کتنے انبیاء کو بادشاہون نے قید کرکے سخت
سخت اذیتین اور ذلتین دین یہانتک کہ حضرت مسیح کو فحش فحش گالیان اور
حضرت مریم کہ جنکی پاک دامنی پر خدا گواہی دیتا ہے اونپر بدکاری اور زنا کا الزام

لگاکر طرح طرح کی ایذائین پہونچائین مگر چونکہ ہادیان دین تہے لہذا اونکی اوروقعت
بڑہی اسیطرح سے اگر امام حسینؑ ابن فاسق اور فاجر یزید کی بیعت کرلیتے تو یزید کا حکم
تمام اہل اسلام کو ماننا فرض ہوجاتا کیونکہ اہل دنیا اوس فاسق فاجر کو خلیفہ
رسول مانتے تہے لہذا حسینؑ نے دین حق کے بچانے کے لئے یہہ سب کچہہ
گوارا کیا ورنہ آج دین ابراہیم کا نام دین یزید ہوجاتا - اب مین اس امر کو تبلاتا ہون
کہ فی الحقیقت کیون اس قسم کے منتر گڑہ کر لوگونکو دہوکے دیجاتے ہین کہ مجالس
حسینؑ مین مت جاؤ اور لعنت مت کرو اسکا جواب عبداللہ ابن عمر کے خط اور
یزید کے جواب سے بخوبی ملتا ہے کہ جب عبداللہ ابن عمر نے بعد قتل حسینؑ یزید کو
خط لکہا کہ تونے بہت برا کیا کہ خاندان نبوی کے چراغ کو گل کردیا اسکا عذاب
تجہے بہگتنا ہوگا - اور یزید نے یہہ جوابدیا تہا کہ جناب ہماری کیا خطا ہے ہم تو بنے
بنائے اور سجے سجائے مکان مین آبیٹہے یہہ بنیاد تو آپ کے والد بزرگوار
کی ڈالی ہوئی ہے اسکا جواب عبداللہ ابن عمر نے پہر کچہہ نہ دیا - درحقیقت آپکے
علمانے یہہ ہوشیاری کی ہے کہ اگر لوگ حسنینؑ کے قتل کا تذکرہ کرکے
یزید پر لعنت کرینگے اور تحقیق کرینگے تو یہہ لعن سیڑہی در سیڑہی اوپر کو چڑہیگا
اور خلفا تک اس جرم مین ماخوذ ہونگے جیسا کہ امام غزالی صاحب کی رائے ہے
یہہ لیجیے آپ کے اعتقادات کی تردید بہی ہمنے کردی اب کچہہ مسائل
آپ کے فقہہ کے اسوجہہ سے مجبور ہوکر لکہتا ہون کہ آپ لوگ ہم پر نہایت
بیجا طور سے بزدلانہ حملہ کرتے ہین آپ لوگ محض زبانی اور جہوٹے مسائل بناکر
ہمکو الزام دیتے ہین مگر مین آپ کو بحوالہ آپ کے کتب کے باب اور صفحہ کے
پتہ سے بتاتا ہون کہ اگر آپ کو کچہہ شک ہو تو اونکو خود دیکہہ لیجیے اور پہر بہی
اگر کچہہ شک رہے تو میرے پاس اوس کتاب کو لے آئیے مین انکو ثابت کردونگا

اور میں نے بہت مجبوری سے ان چند مسائل کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ انکی شہرت سے غیر قوموں میں آپ کے اسلام کی سخت توہین ہوگی مگر مجبوری کہ آپ ہمپر جھوٹے الزام رکھکر ہر طرح ہمارے دلکو ستاتے ہیں۔ لہذا ہمارے دلمیں آپ کی کب جگہہ ہو سکتی ہے مثل مشہور ہے کہ نہ تو کہہ نہ تو کہلا۔

فقہہ حنیفہ کے مقدس مسائل۔

وضو

اہلسنت کے آئمہ شراب سے وضو کی ہدایت کرتے ہیں

نمبر ۱۔ ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۳۰۔ میں لکھا ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو چھوہارہ کی نبیذ یعنے شراب سے وضو کرے مگر تیمم نکرے۔ نبیذ اوس شراب کو کہتے ہیں جو چھوارہ اور کشمکش اور اس قسم کے میووں سے بنائی جاتی ہو۔

نمبر ۲۔ فتح القدیر چھاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۱۳۔ میں لکھا ہے کہ وضو کے لئے نیت کی حاجت نہیں۔

نمبر ۳۔ عینی نے شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور جلد ۱۔ صفحہ ۱۰۶۔ میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک وضو میں ترتیب واجب نہیں ہی مستحب ہی۔ گویا الٹ پلٹ وضو کر ڈالو۔ پہلے منہ دہو لو پہر پاؤں پہر ہاتہہ پہر ناک اخیر میں کلی کرلو۔

اہلسنت ۔ کتے کی کہال وغیرہ پر نماز کی ہدایت کرتے ہیں۔

۱۔ شرح وقایہ عربی چھاپہ نولکشور صفحہ ۱۴۔ اور ہدایہ فارسی چھاپہ منشی نولکشور جلد ایک صفحہ ۲۲۔ میں لکھا ہے۔ کہ جو چمڑہ پکایا گیا ہو سوائے آدمی کے اور

اور آدمی کے چمڑے کے وہ پاک ہے اوسکے اوپر یا اوسکو پہنکر نماز جائز ہے ۔

۲ - فتاوی قاضی خان - چھاپہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۱۱ - مین صاف لکھا ہے جبکہ نماز پڑہی جاوے اور اوپر کتے کے چمڑے یا بہیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہو تو جائز ہے ۔ اور امام ابو محمد کے نزدیک اگر چمڑہ پکایا ہوا ہو صرف بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی نماز جائز ہے ۔ اور منیہ المصلی چھاپہ لاہور صفحہ ۳۲ مین امام ابو یوسف نے سور کے چمڑے کو پاک بتایا ہے ۔

۳ - ہدایہ - فارسی چھاپہ نولکشور صفحہ ۴۸ - مین لکھا ہے کہ اگر نجاست خفیفہ مثل پیشاب اون حیوانات کے کہ جنکا گوشت کہایا جاتا ہے اوس سے چوتہائی کپڑا بہر جاوے تو نماز جائز ہے اور وہ پاک ہے ۔

نماز

اہلسنت نماز کو ذلیل کرنیکی ہدایت کرتے ہین

۱ - ہدایہ - فارسی چھاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۷۶ مین لکھا ہے کہ تکبیر زبان فارسی مین اور قرات فارسی زبان مین نماز مین پڑہنا درست ہے ۔ اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی جلد ایک صفحہ ۲۵ - مین لکھا ہے کہ اگر بجائے اللہ اکبر کے زبان فارسی مین خدائے بزرگ کہے ۔ یا بسم اللہ کو فارسی مین پڑہے یا سورتون کو زبان فارسی مین ادا کرے اگرچہ عربی اچہی جانتا ہو تو درست ہے ابو حنیفہ کے نزدیک ۔

۲ - فتاوی عالمگیری کے اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک قرات اسیقدر فرض ہے کہ ایک سب سے چہوٹی آیت مثل مُدھامتان کی یا اسکا ترجمہ زبان فارسی مین دو برگ سبز پڑہ لے ۔

۳ - ہدایہ چھاپہ نولکشور فارسی جلد ایک صفحہ ۱۷ اور فتاوی قاضیخان

چہاپہ دہلی جلد ایک صفحہ ۲۶ - مین لکھا ہے کہ رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد کہڑا ہونا
فرض نہین ہے اور اسیطرح درمیان دونون سجدون کے بیٹھنا فرض نہین ہے جسکو
جلسہ کہتے ہین - یعنے رکوع مین جاکر بغیر پورا کہڑے ہوئے جہٹ پٹ گر پڑے اور
دو ٹہونگے کوئے کیطرح مار پہر کہڑا ہو جائے -

۴ - شرح وقایہ - چہاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۹۲ - اور شرح وقایہ عربی
چہاپہ نولکشور صفحہ ۳۴ مین اور کنز الدقایق کلان چہاپہ دہلی صفحہ ۳۰ و ۳۱ مین
لکھا ہے کہ نماز مین اگر بجائے سلام کے صرف دہیرے سے گوز لگا دے یا پیشاب
کر دے یا کوئی کام ایسا کرے جس سے نماز جاتی رہے تو وہ نماز پوری ہو جائیگی
اس صورت مین نماز کا دوہرانا فرض نہین ہے اسلئے کہ ارکان مین سے کوئی
چیز باقی نہین رہی - لیکن اگر اتفاقی گوز نکل جائیگا تو نماز دوہرانا ہوگی اور
اگر قصداً گوز لگا دے تو نماز ختم ہو جائیگی -

روزہ

اہلسنت روزہ کی حالت مین جماع اور اغلام کی ہدایت کرتے ہین

۱ - فتاوی قاضیخان چہاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۱۰۰ مین لکھا ہے
کہ اگر جماع کرے چوپایہ کے ساتھہ یا جماع کرے مردے کے ساتھہ یا ہاتھہ
کار روائی کرے یا مقام مخصوص کے سوا کسی اور مقام سے جماع کرے اور انزال
نہو تو ان سب صورتون مین روزہ نہین ٹوٹتا - اور اگر انزال ہو جائے تو روزہ
کی قضا ہے نہ کہ کفارہ - واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھہ صفت نقصان کے -

۲ - فتاوی برہنہ مطبوعہ لاہور مطبع حسامی جلد ۲ - صفحہ [illegible] مین لکھا ہے
کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا جائے اگر کپڑا نرم ہے تب تو روزہ کی قضا اور

کفارہ ہے اور اگر کپڑا سخت ہے تو نہ قضا لازم ہے نہ غسل۔

نیوگ

اہلسنت آریون سے بھی زیادہ نیوگ کی ہدایت کرتے ہین

۱۔ ہدایہ چہاپہ مصطفائی جلد ایک صفحہ ۴۹۶۔ اور ہدایہ چہاپہ نولکشور جلد دوم صفحہ ۴۳۰ مین لکہا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی سے کہ جنکو خدا نے حرام کیا ہے مثل۔ مان۔ بیٹی۔ بہن۔ وغیرہ کے نکاح کر لے جانکر اور اون سے صحبت کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اوسپر حد نہین آتی۔ حد شرع یہہ ہے کہ زانی اور زانیہ سنگسار کئے جائین مگر ابو حنیفہ کے نزدیک صرف تعزیر دیجانی کافی ہے خواہ تہوڑے یا بہت اب دیکہنا چاہئے کہ ابو حنیفہ صاحب کسقدر حکم شرع سے باہر نکلگئے اور حکم خدا کو ترمیم کر ڈالا۔ بس ایسے شخص کی نسبت ہر جاہل وعاقل رائے قائم کر سکتا ہے۔ اور فتاوی قاضی خان مطبوعہ مصطفائی پریس کانپور صفحہ ۴۰۰ کی عبارت مین اس مسئلہ کو پورے طور پر صاف کر دیا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ اگر نکاح کیا جاوے۔ بیٹی۔ بہن۔ والدہ۔ خالہ۔ اور پہوپی۔ وغیرہ کے ساتہہ تو ابو حنیفہ کے نزدیک حد جاری نہوگی۔ اور شرح وقایہ مطبوعہ احمدی پریس کانپور صفحہ ۳۳۳ کی عبارت بہی اسی مسئلہ کی تائید کرتی ہے۔

۲۔ شرح وقایہ مین لکہا ہے کہ اگر عورت مغرب مین ہو اور مرد مشرق مین تو بذریعہ وکیل کے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر مرد اور عورت مین نکاح کے دن سے دو سال تک ملاقات نہوئی ہو اور اس درمیان مین عورت کے بچے بہی پیدا ہو جائین تو ابو حنیفہ کے نزدیک وہ اولاد جائز اور قابل میراث پانے کے ہے کیونکہ امام صاحب کی رائے مین ممکن ہے کہ بذریعہ منی آرڈر نطفہ آگیا ہو یا فرشتگان نے بوقت احتلام اسکو

عورت کے شکم مین رکھدیا ہو۔

۳- جب کسی عورت کا شوہر غایب ہو گیا ہو اور مدت گذر گئی ہو اور اوس عورت سے کہا جائے کہ اوسکا شوہر مر گیا اور بعد اوسکے عدت دوسرے مرد سے نکاح کرلے اور اولاد پیدا ہوا سکے بعد دوسرا شوہر بھی غایب ہو جائے اور پہلا آموجود ہو تو یہہ سب بچے اوس شوہر اول کے ہونگے اور اوسکی میراث لینگے اور اوس شوہر دوم کو جو دراصل ان بچون کا باپ تھا ان فرزندون مین کچھ حق نہین

زکواۃ

اہلسنت خدا سے فریب کرنیکی ہدایت کرتے ہین

۱- احیاء العلوم - عربی چھاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۱۱ - اور احیاء العلوم اردو چھاپہ نولکشور صفحہ ۳۰ - مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف آخر سال مین اپنا مال اپنی بی بی کے نام ہبہ کردیتے ہین اور اوسکا مال خود لیلیتے تھے تاکہ زکواۃ نہ دینی پڑے - کسی نے ابو حنیفہ سے جاکر ذکر کیا تو اونہون نے جواب دیا کہ امام ابو یوسف کی رائے درست ہے - اور یہہ امر انکے فقیہہ ہونے سے واقف ہونے کی دلیل ہے ماشاء اللہ گویا فقہ اسلام دہوکہ بازیون سے بھرا پڑا ہے -

شراب

اہلسنت شراب پینے کی ہدایت کرتے ہین

۱- شرح وقایہ اور ہدایہ مین یہی لکھا ہے کہ نبیذ کھجور اور خشک انگور کی شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نکرے مگر لہو و طرب کے طور پر نہ پیئے بلکہ قوت حاصل کرنے کو پیئے - بہت خوب ہر شخص اپنا فائدہ ہی خیال کر کے پیتا ہے -

فتاوی عالمگیری - جلد ۵ چھاپہ دھلی صفحہ ۱۵ - اور فتاوی سراجیہ جلد صفحہ ۳۰۷ مین لکھا ہے کہ کھجور کی شراب اگر نو پیالہ تک پئے اور نشہ نہ لاوے اور دسوین پیالہ سے نشہ آجاوے تو حد نہ ماری جاویگی -

فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ - مین لکھا ہے کہ اگر شراب کے مٹکے مین چوہا جا پڑے اور پھولنے سے پہلے نکالا گیا ہو اور اوس شراب کا اگر سرکہ ہوگیا ہو تو جائز ہے -- جی ہاں شرابیون ہی کے کہنے پر تو اعتبار ہوگا اور لوگ تو اسکو پینگے نہین - پس بہت آسان ہے شراب کے مٹکے مین پندرہ دن تک چوہا ڈالکر قبل اسکے پینے کے اگر شرابی یہہ کہدے کہ اسکا سرکہ ہو گیا ہے تو جائز ہے - حالانکہ جابر سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور جلد ۲ صفحہ ۱۶۷ مین حدیث ہے کہ فرمایا جناب رسالتماب نے کہ جو چیز بہت نشہ کرتی ہے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے - اور لکھا ہے اسکو ابو داؤد - احمد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ اور حبان نے اسکو صحیح کہا ہے اور عائشہ صاحبہ سے مشکوۃ شریف کے باب الاخمر فصل پہلی مین حدیث ہے کہ رسول اللہ نے حرام کہا ہے اوس شئے کو جسکے پینے سے نشہ ہو پس امام اعظم نے اپنی پسند کے موافق جسکو چاہا جائز بنایا اور جسکو چاہا ناجائز بنا دیا - اور شرع الہی سے باہر ہوگئے -

اہلسنت اپنے لوگون کو چوری کی ہدایت کرتے ہین

ابو حنیفہ صاحب فرماتے ہین کہ اگر گیہون چرا کر چور اوسکا آٹا پیس لے اور فورا پکڑا جائے تو اوس پر چوری کا جرم عاید نہو گا اور وہ اوسکا مال ہو جائے گا اور اگر اسیطرح کوئی چور کسی کے ایک ہزار روپیہ چرائے اور پھر دوسرے کے بھی ایک ہزار چرا کر دونون کو ایک جگہ باندھ رکھے تو وہ مال چور کا ہوگا اوسپر کوئی جرم نہین ہے

اہلسنت کے ائمہ امت کو جہوٹے دعوے اور جہوٹی گواہی دینا سکھلاتے ہین

ہدایہ - چہاپہ مصطفائی جلد ۲ - صفحہ ۱۲۵ - اور شرح وقایہ چہاپہ نولکشور صفحہ ۲۳۷ - اور کنز الدقایق کلان چہاپہ دہلی صفحہ ۲۲۵ - اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی جلد ۳ - صفحہ ۱۰۷ - اور فتاوی قاضی خان چہاپہ دہلی جلد تین صفحہ ۱۱۰ - مین یون لکہتے ہین کہ اگر کوئی شخص کسی عورت پر یہہ دعوی کرے کہ یہہ میری منکوحہ ہے اور جہوٹی گواہ پیش کرے باوجودیکہ عورت اس نکاح سے انکاری ہے مگر قاضی ظاہر طور پر دعوی مدعی ڈگری کر دیگا اور وہ عورت اوسکو ملجائیگی اوس سے صحبت کرنا حلال ہے اسیطرح اگر کوئی دعوی کرے کہ اس مکان کو مینے بیع لے لیا ہے اور جہوٹے گواہ پیش کر تو وہ مکان اوسکو ملجائے گا یعنے جو کچہہ کہ قاضی ظاہر مین حکم کریگا اوسکا ماننا فرض ہوگا -

اہلسنت کے آئمہ امت کو زنا اور اغلام اور دنیا بہر کے فواحش کیطرف ہدایت کرتے ہین

۱ - غایۃ الاوطار ترجمہ اردو - در المختار چہاپہ نولکشور جلد ۲ - صفحہ ۳۰۲ مین لکہا ہے کہ زبردستی کے ساتہہ زنا کرنے سے حد نہ جاری ہوگی -

۲ - عینی نے شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۶۰۷ - مین لکہا ہے کہ جو کوئی شخص اپنے غلام یا کنیز کے دبر مین دخول کرے تو اوسپر کوئی حد نہ جاری ہوگی -

۳ - شرح کنز الدقایق اور اوسکے ترجمہ - تحفۃ العجم چہاپہ نولکشور صفحہ ۱۷۵ مین لکہا ہے کہ اگر اپنی محرم عورت یا اجنبی عورت سے نکاح کیا جائے اور مقام مخصوص کے سوا کسی دوسری جگہہ سے کام نکالا جائے یا کسی کے ساتہہ اغلام کیا جائے یا کسی جانور کے ساتہہ ایسی حرکت کیجاوے یا دار الحرب مین یا باغیون کے ملک مین

زنا کیا جاوے تو اوسپر حد نہ جاری ہوگی۔

۴۔ چلپی حاشیہ شرح وقایہ عربی چھاپہ نولکشور صفحہ ۲۹۸ مین ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اُجرت مہر اگر زنا کرے جیسا کہ کسبیان کرتی ہین تو ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے۔

۵۔ ہدایہ چھاپہ نولکشور جلد ایک صفحہ ۳۱۲ و ۳۱۳ مین ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے پاس اپنی لونڈی گرو رکھی ہو اور داین نے باوجود اس علم کے کہ یہہ لونڈی مجھپر حرام ہے اوس سے زنا کیا تو حد جاری نہوگی۔

یہہ مسائل مینے بطور نمونہ کے درج کئے ہین ورنہ میرے پاس بہت ڈھیر موجود ہے اور مین آپ لوگون کا بہت شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے جھکو بیسر کر جا و بیجا الزامات بیجا بیچارے غریب مذہب شیعہ پر لگائے اور اپنے آباواجداد کے سنت کو آپنے اسیطرح سے قایم کیا کہ اونہون نے یہہ سو سال تک سادات کو بیحد تکلیفین پہونچا پہونچا کر قتل کیا۔ چونکہ اونکی حکومت جاتی رہی اور آپ بے بس ہوگئے تو آپ نے زبان سے ہمکو زخم لگانے شروع کئے۔ لہذا مین پہر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اس سبب سے مینے آپ کی کتب کو دیکہکر یہہ نتیجہ نکالا اگر آپ لوگ ہمکو نہ ستاتے تو ہم لوگ اپنے مذہب سے ناواقف رہجاتے مگر اتنا اور بہی بتائے دیتا ہون کہ ابو حنیفہ صاحب کے اجتہاد سے دہان پر تو تعزیر ہی نکلتی ہے لیکن تفسیر نیشاپوری پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اگر حالت احرام مین اغلام کرلیا جائے تو ابو حنیفہ کے نزدیک حج جایز ہوگا۔ اب مین منجملہ بہت سے علماء اور بزرگان اہل سنت کے صرف تین نام لکھتا ہون کہ اگرچہ ابو حنیفہ تو تعزیر کا حکم دیگئے اور حد کو ساقط کرگئے مگر ان تینون بزرگوارون نے سب سے زیادہ کھلم کھلا فحش علانیہ طور پر کرگئے نہ انکو کسی نے تعزیر دی نہ انہون نے

ان کاموں کو گناہ سمجھا ہے ہیں سب سے اول قاضی القضاۃ یحیی بن اکثم ہیں
ان کی تعریف یافعی نے مراۃ الاجنان میں اور ابن خلکان نے وفیات الاعیان
میں اور ذہبی نے میزان الاعتدال میں کی ہے اور دوسرا نمبر قاضی القضاۃ
عبداللہ بن مبارک کا ہے۔ اور عبدالوہاب شعرانی نے لواقع الانوار میں
بہت سے اکابر کا ذکر کیا ہے۔ منجملہ اون کے ایک پیر طریقت شیخ ابو خود اہر
میں ان بزرگواروں کا ذکر مفصل لکھدیتا کہ کیا کیا فواحش اونہوں نے کئے
مگر اپنے رسالہ کو گندہ اور ناپاک کرنا نہیں چاہتا۔ دوسرے یہہ کہ نوجوانوں کی
اخلاق خراب ہونے کا اندیشہ ہے جن صاحبوں کو ان کا ذکر دیکھنا ہو وہ
کتب مذکورہ بالا میں دیکھہ لیں

اے اہلسنت خدا سے ڈرو اور توبہ کرو کیا اسی براپے کو مستحق ثواب
سمجھتے ہو اور دوسروں پر جہوٹے الزام بنا بنا کر رکھتے ہو۔ شرم۔ شرم۔
شرم۔ وہ کونسا گناہ ہے جسکو تم نہیں کرتے۔ شراب۔ زنا۔ سود۔
چوری۔ جہوٹ بولنا۔ پرایا حق غصب کرنا۔ اغلام۔ جانور اور مردوں
تک سے افعال شنیع کرنا تمہارے یہاں جائز اور مستحق ثواب۔ مگر
متعہ حرام ہو گیا۔

خدا تمہارے ایمان کو درست کرے اور راہ حق دکھلاوے نہ معلوم دنیا
کسکے نصیب سے قایم ہے۔ تمہارے اعمال اور افعال ہرگز اس قابل
نہیں۔ لامذہب سے لگا کر کسی مذہب و ملت میں ایسی باتیں روا ہونگی جو
تمہارے یہاں ہیں [illegible] اب رسالہ کو ختم کرتا ہوں اور عنقریب دہقان صاحب کے
رسالہ فاروق الحق والے [illegible] کی ہزلیات کا ریویو ہدیہ ناظرین کرونگا۔ فقط

تمت